﴿......اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ☆﴾(آل عمران:۷۴) ﴿......عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَاماً مَّحْمُوْداً﴾ (بنی اِسرائیل:۸۰)

ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

قائم مقام مدیر اعلیٰ :— منیرالدین شمس

جلد۶ جمعۃ المبارک ۳۱/دسمبر ۱۹۹۹ء شمارہ ۵۳

۲۲/رمضان المبارک ۱۴۲۰ ہجری ☆ ۳۱/فتح ۱۳۷۸ ہجری شمسی

روزہ کی جزا

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ابن آدم کے سب کام اس کے اپنے لئے ہیں مگر روزہ میرے لئے ہے اور میں خود اس کی جزا بنوں گا۔ اور روزے ڈھال ہیں۔ پس تم میں سے جب کسی کا روزہ ہو تو نہ وہ بیہودہ باتیں کرے، نہ شور وشر کرے۔ اگر اسے کوئی گالی دے یا اس سے لڑے جھگڑے تو وہ جواب میں کہے کہ میں نے تو روزہ رکھا ہوا ہے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے، روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک کستوری سے بھی زیادہ پاکیزہ اور خوشگوار ہے۔ روزہ دار کے لئے دو خوشیاں مقدر ہیں۔ ایک خوشی اسے اس وقت ہوتی ہے جب وہ روزہ افطار کرتا ہے اور دوسری اس وقت ہوگی جب وہ اپنے روزہ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا شرف پائے گا۔

(بخاری کتاب الصوم باب هل یقول انّی صائم اذا شُتِمَ)

خلاصہ درس قرآن کریم رمضان المبارک ۱۹۹۹ء

لندن (۱۳/دسمبر ۱۹۹۹ء): آج حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورۃ المائدہ کی چوتھی آیت کی تشریح کے تسلسل میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض اقتباسات پیش فرمائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اس آیت میں صریح یہ بیان ہے کہ قرآن شریف نے ہی کامل تعلیم عطا کی ہے اور قرآن ہی کا ایسا زمانہ تھا جس میں کامل تعلیم عطا کی جاتی۔ قرآن کریم کا یہ دعویٰ کامل تعلیم کا، اسی کا حق تھا اور اس کے سوا کسی آسمانی کتاب نے ایسا دعویٰ نہیں کیا۔ توریت اور انجیل نے کبھی کامل ہونے کا دعویٰ نہیں کیا۔ انجیل نے بھی کھلا کھلا اقرار کیا ہے کہ اور بہت سی باتیں قابل بیان تھیں مگر تم برداشت نہیں کر سکتے لیکن جب وہ فارقلیط آئے گا تو وہ سب کچھ بیان کرے گا۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ فارقلیط نام سے واضح طور پر آنحضور ﷺ مراد ہیں۔ اس بارہ میں میں نے تحقیق کی ہوئی ہے۔ انشاء اللہ کسی وقت پیش کردوں گا۔

حضور ایدہ اللہ نے حضرت مسیح موعودؑ کا ایک اقتباس پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ بڑے بڑے مشائخ اور گدی نشین اور صاحب سلسلہ جنہوں نے الحادوں اور بدعات کا سلسلہ شروع کیا ہوا ہے یہ سب بے ضرورت و فائدہ ہیں کیونکہ خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ۔

بعض لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ جب دین کامل ہو گیا تو پھر آنحضورؐ کے بعد کسی نبی یا مجدد وغیرہ کی کیونکر ضرورت ہو سکتی ہے۔ اس کے جواب میں حضور نے حضرت مسیح موعودؑ کا شہادت القرآن سے بحوالہ روحانی خزائن جلد ۶ صفحہ ۳۳۹، اقتباس پیش فرمایا جس میں حضورؑ نے فرمایا ہے کہ اس طرح تو ”معترض نے ایسا خیال کر کے قرآن کریم پر اعتراض کیا ہے کیونکہ قرآن کریم نے اس امت میں خلیفوں کے پیدا ہونے کا وعدہ کیا ہے......اور فرمایا ہے کہ ان کے وقتوں میں دین استحکام پکڑے گا اور تزلزل اور تذبذب دور ہوگا اور خوف کے بعد امن پیدا ہوگا۔ پھر اگر تکمیل دین کے بعد کوئی بھی کاروائی درست نہیں تو بقول معترض کے جو تیس سال کی خلافت ہے وہ بھی باطل ٹھہرتی ہے کیونکہ جب دین مکمل ہو چکا تو پھر کسی دوسرے کی ضرورت نہیں“۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں ”آنحضرت ﷺ ایسے وقت میں دنیا سے اپنے مولیٰ کی طرف بلائے گئے جبکہ وہ اپنے کام کو پورے طور پر انجام دے چکے تھے........ حاصل مطلب یہ ہے کہ جس قدر قرآن نازل ہونا تھا، نازل ہو چکا اور مستعد دلوں میں نہایت عجیب اور حیرت انگیز تبدیلیاں پیدا کر چکا اور تربیت کو کمال تک پہنچا دیا اور اپنی نعمت کو ان پر پورا کر دیا۔ اور یہی دو رکن ضروری ہیں جو ایک نبی کے آنے کی علتِ غائی ہوتے ہیں“۔

آیت نمبر ۵۔ ”یَسْئَلُوْنَکَ مَا ذَآ اُحِلَّ لَھُمْ . قُلْ اُحِلَّ لَکُمُ الطَّیِّبٰتُ......“۔ حضور انور ایدہ اللہ نے بعض مشکل الفاظ کی لغوی بحث کے بعد آنحضورؐ کی بعض احادیث پیش کیں۔ ان سے صاف پتہ چلتا ہے کہ شکار وغیرہ اور حفاظت کے پیش نظر اگر کتے رکھے جائیں تو ان کا رکھنا جائز ہے۔ نیز جو شکار شکاری کتے پکڑتے ہیں، یا تیر سے اگر شکار کیا جائے تو جب تک اس شکار شدہ جانور کے کسی حصہ کو شکاری کتا یا کوئی دوسرا جانور کھا نہ لے، تم کھا سکتے ہو۔

حضور ایدہ اللہ نے ایک روایت پیش فرمائی جس میں کہا گیا ہے کہ آنحضرتؐ نے کتوں کو ہلاک کرنے کا حکم دیا تھا سوائے شکاری کتوں، بکریوں کی حفاظت کرنے والے اور جانوروں کی رکھوالی کرنے والے کتوں کے۔ اس پر حضور نے فرمایا کہ اس سے مجھے یاد آیا کہ حضرت مسیح موعودؑ کے زمانہ میں بھی کسی کو کتوں کے مارنے کے لئے بھجوایا گیا تھا۔ لوگوں نے انہیں ”پیر کتے مار“ کہنا شروع کر دیا۔ انہوں نے حضرت مسیح موعودؑ کے حضور شکایت کی کہ مجھے اس طرح نام دے دیا گیا ہے تو حضورؑ نے فرمایا کہ کیا ہم ”سؤر مار“ نہیں ہیں؟

باقی اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نصائح پر عمل کرنے سے صرف روحانی شفا ہی نہیں ملتی بلکہ جسمانی طور پر بھی شفاء حاصل ہوتی ہے

یقیناً جنت میں بالاخانے ہونگے جن کے اندرونے باہر سے اور خارجی حصے اندر سے نظر آتے ہونگے

(خلاصہ خطبہ جمعہ ۱۷/دسمبر ۱۹۹۹ء)

لندن (۱۷/دسمبر): سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ مسجد فضل لندن میں ارشاد فرمایا جو سیٹلائٹ کی وساطت سے دنیا کے مختلف حصوں میں (Live) دیکھا اور سنا گیا۔ حضور انور ایدہ اللہ نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سورۃ البقرہ کی آیت ۱۸۶ کی تلاوت کر کے اس کا ترجمہ فرمایا۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ امسال رمضان المبارک کا یہ دوسرا خطبہ ہے جس میں مَیں آنحضور ﷺ کی چند احادیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض اقتباسات رمضان اور روزوں کی فضیلت کے بارہ میں پیش کروں گا۔ اس سے قبل میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ آنحضرت ﷺ کی نصائح پر عمل کرنے سے صرف روحانی شفاء ہی نہیں ملتی بلکہ جسمانی طور پر بھی شفاء حاصل ہوتی ہے۔ اگر سہو ہو جائے تو جسمانی طور پر سزا بھی ملتی ہے۔ چنانچہ چند روز قبل افطاری کے وقت پانی پیتے ہوئے میری سانس کی نالی میں کچھ پانی چلا گیا جس کی وجہ سے اُچھو آ گیا۔ اس سے گلے پر اثر ہے اور اب بھی آواز میں فرق پتہ چلتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ یہ بتانے کی دو وجوہات ہیں۔ پہلی یہ کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے شفا عطا فرمائے اور کوئی پیچیدگی نہ رہ جائے اور دوسری یہ کہ

باقی صفحہ نمبر ۸ پر ملاحظہ فرمائیں

ھوالشافی

آجکل کے پھیلے ہوئے شدید فلو کے تدارک کے لئے

ایک کار آمد نسخہ

لندن (۲۳/دسمبر): آج سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درس قرآن کریم کے آخر پر ان دنوں جو شدید قسم کا فلو (Flue) پھیلا ہوا ہے اس کے بارہ میں فرمایا کہ بچوں کی ضِدّی کھانسی وغیرہ کے لئے ایک نسخہ ہومیو پیتھک کا تجربے سے کافی مفید ثابت ہوا ہے۔ آج کل کا فلو (Flue) اسی قسم کا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ میں نے تجربہ کیا ہوا ہے ان دواؤں کے ساتھ Paracetamol استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں بلکہ اسے بھی ساتھ استعمال کرنے میں جلد فائدہ ہو سکتا ہے۔ ہومیو پیتھک نسخہ درج ذیل ہے:

1.Arnica 2. Arsenic Alb. 3.Baptisia
4.Nat.Sulph 5.Ipecoc 6.Hepar Sulph

ان سب دواؤں کو ۳۰ کی طاقت میں ملا کر استعمال کرنا چاہئے۔ نیز اس کے علاوہ پیراسیٹامول (Paracetamol) بھی استعمال کرنی چاہئے۔

بقیہ:درس القرآن از صفحہ اول

حضرت خلیفة المسیح الاولؓ نے فرمایا ہے کہ مَا ذَااُحِلَّ لَهُمْ سے مراد یہ ہے کہ "ہم نے حرام بتا دئے ہیں، باقی سب حلال ہیں۔ مگر شرط یہ ہے کہ طیب ہوں"۔ طیبات کے متعلق حضورؑ فرماتے ہیں "جن سے تمہارے بدن اور اخلاق و مذہب کو ضرر نہ پہنچے"۔

حضرت مسیح موعودؑ اس آیت کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ "اگر یہ لوگ پوچھیں کہ پھر کھائیں کیا؟ تو جواب یہ دے کہ دنیا کی تمام چیزیں کھاؤ، صرف مُردار اور مُردار کے مشابہ اور پلید چیزیں مت کھاؤ"۔ پھر فرماتے ہیں "اصل، اشیاء میں حلت ہے، حرمت جب تک نصِ قطعی سے ثابت نہ ہو تب تک نہیں ہوتی"۔

آیت نمبر ۶۔ "اَلْيَوْمَ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ.........مِنَ الْخَاسِرِيْنَ"۔ حضور نے فرمایا کہ اس سے قبل حلال و حرام کے ذکر میں حلال کے ساتھ طیب کی شرط لگائی گئی ہے۔ اب اس آیت میں ازدواجی تعلقات کا بھی ذکر کر کے فرمایا گیا ہے کہ اگرچہ مسلمانوں کے علاوہ بھی بعض عورتوں سے شادی کی اجازت ہے لیکن وہاں بھی طیب اور پاکیزگی کی شرط کو مد نظر رکھنا چاہئے۔ یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ آج کل آشنا یا مسٹریس (Mistress) رکھنے کا جو رواج ہوتا جارہا ہے اسکے بارہ میں وَلَامُتَّخِذِيْٓ اَخْدَانٍ کہہ کر اس کی سختی سے ممانعت فرمائی گئی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ مجھے کئی خط بھی لکھتے رہتے ہیں اور میرا مشاہدہ بھی ہے کہ بعض اپنی بیویوں کو بدشکل کہہ کر طعنہ دیتے ہیں۔ یہ نہایت بری حرکت ہے۔ اگر وہ بدصورت تھی اور تمہیں پسند نہیں تھی تو تم نے شادی ہی اس سے کیوں کی تھی؟ دوسری طرف ایسے جوڑے بھی ہیں کہ اگر ان کی بیویاں یا خاوند بدشکل بھی ہوں تب بھی تقویٰ کو مد نظر رکھتے ہوئے وہ آپس میں بہت خوش رہتے ہیں اور اچھا سلوک کرتے ہیں، انہیں دیکھ کر مجھے بہت راحت پہنچتی ہے۔

اہل کتاب کے کھانوں کے بارہ میں حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ تمدن کے طور پر ہندوؤں کی چیز بھی کھالیتے ہیں۔ اسی طرح عیسائیوں کا کھانا بھی درست ہے مگر بایں ہمہ یہ خیال ضروری ہے کہ برتن پاک ہو، کوئی ناپاک چیز نہ ہو۔

حضور ایدہ اللہ نے حضرت مسیح موعودؑ کا ایک حوالہ پیش فرمایا جس میں تحریر ہے کہ شبہ پڑ سکتا ہے کہ "بسکٹ اور دودھ وغیرہ جو ان کے کارخانوں میں بنے ہوئے ہوں ان میں سؤروں کی چربی اور سؤر کے دودھ کی آمیزش ہو اس لئے ہمارے نزدیک ولایتی بسکٹ اور اس قسم کے دودھ اور شوربے وغیرہ استعمال کرنے بالکل خلاف تقویٰ اور ناجائز ہیں.........۔ ہمارے نزدیک نصاریٰ کا وہ طعام حلال ہے جس میں شبہ نہ ہو اور از روئے قرآن مجید کے وہ حرام نہ ہو"۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ خلاصہ یہی ہے کہ اگر فی ذاتہ چیز اچھی ہے اور طیب و پاک ہو تو کھانے میں حرج نہیں لیکن اگر حرام چیز ہو تو پھر بہرحال نہیں کھانی۔ جن برتنوں کے متعلق پتہ ہو کہ ان میں سؤر پکایا جاتا ہے اور ان ہی میں دیگر کھانے بنائے جاتے ہیں تو احتیاط بہر صورت ضروری ہے۔ اسی طرح ان برتنوں میں پکایا گیا کھانا بھی حرام ہوگا۔ حضور نے پیزا (Pizza) کے بارہ میں بتایا کہ بعض سمجھتے ہیں کہ ان میں لازماً سؤر کی چربی وغیرہ استعمال ہوتی ہے۔ میں نے ایک دفعہ پتہ کروایا تھا جب مجھے شک پڑا کہ پیزا پر جو سرخ چٹنی تھی کہ کہیں اس میں سؤر کا استعمال نہ ہوتا ہو تو تحقیق پر پتہ چلا کہ یہ درست تھا۔ لیکن لندن میں میں نے اچھی طرح پتہ کروایا ہے یہاں یہ استعمال نہیں کیا جاتا بلکہ سرخ چیز جو استعمال کی جاتی ہے وہ ٹماٹر وغیرہ کی سرخی ہوتی ہے لیکن تاہم اگر کسی کو اس کے برخلاف پتہ چلے تو مجھے بھی ضرور بتائیں۔ بسکٹوں کے بارہ میں بھی حضور نے فرمایا کہ اب بسکٹوں کے پیکٹوں پر ان ممالک میں قانوناً لکھا جاتا ہے کہ ان میں کیا کیا چیز استعمال کی گئی ہے اس لئے اگر یقین ہو اور پتہ لگ جائے کہ اس میں سؤر استعمال ہوا ہے تو ہرگز استعمال نہ کریں ورنہ تجسس میں پڑنے کی ضرورت نہیں۔

مُحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسَافِحِيْنَ کے بارہ میں حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں "چاہئے کہ تمہارا نکاح اس نیت سے ہو کہ تا تم تقویٰ اور پرہیزگاری کے قلعہ میں داخل ہو جاؤ۔ ایسا نہ ہو کہ حیوانات کی طرح محض نطفہ نکالنا ہی تمہارا مطلب ہو اور مُحْصِنِيْنَ کے لفظ سے یہ بھی پایا جاتا ہے کہ جو شادی نہیں کرتا وہ نہ صرف روحانی آفات میں پڑتا ہے بلکہ جسمانی آفات میں بھی مبتلا ہو جاتا ہے۔ سو قرآن شریف سے ثابت ہوتا ہے کہ شادی کے تین فائدے ہیں۔ ایک عفت اور پرہیزگاری، دوسری حفظ صحت اور تیسری اولاد"۔

آیت نمبر سات۔ "يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ.........": حضور نے فرمایا اس سے قبل پاکیزگی کا بیان تھا جس کے بعد کھانوں کا اور ازدواجی تعلقات کے بارہ میں پاکیزگی کا ذکر تھا اور اب اسی تسلسل میں جسمانی طہارت اور پاکیزگی کا بیان ہے جس کے ساتھ ہی تیمم کا بھی ذکر آجاتا ہے۔ تیمم پاکیزگی کا قائم مقام نہیں ہو سکتا سوائے مجبوری کے۔ یہ یاددہانی کے طور پر رکھا گیا ہے کہ اگر پانی موجود ہوتا تو ضرور اسے ہی استعمال کیا جاتا۔

لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ کے سلسلہ میں فرمایا کہ اگرچہ لمس سے مراد اعضاء کی بالائی کھال کے ساتھ کسی چیز کو چھونا ہی مراد ہوتی ہے لیکن استعارةً اور اشارةً بیویوں کے ازدواجی تعلقات کے قیام کے لئے لمس کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ یہاں یاد رکھنا چاہئے کہ صرف اپنی بیویوں کو چھونے سے غسل واجب نہیں ہوتا بلکہ اس سے مراد یہی ہے کہ ان سے جنسی تعلقات قائم ہوں تو پھر غسل واجب ہوتا ہے اور ان ہی معنوں میں یہ لفظ یہاں استعمال ہوا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ نے ایک حدیث پیش کی جس میں آنحضورؐ کے بارہ میں آتا ہے کہ آپؐ نے فتح مکہ کے موقع پر ایک ہی وضو سے پانچ نمازیں ادا فرمائیں۔ حضور نے فرمایا کہ میرا اپنا بھی تجربہ ہے کہ وقف جدید کے زمانہ میں جب دوروں پر جاتا تھا تو میں نے ایک ہی وضو سے پانچ نمازیں پڑھی ہوئی ہیں۔ اور آنحضرت ﷺ تو کھانے وغیرہ میں بہت احتیاط فرمایا کرتے تھے اس لئے آپؐ کے لئے تو ایک ہی وضو سے پانچوں نمازیں ادا کرنا مشکل نہ تھا۔ لیکن یاد رکھنا چاہئے کہ یہ مجبوری کی باتیں ہیں۔ اگر ہر نماز سے پہلے تازہ وضو کیا جاسکتا ہو تو یہ بہرحال افضل اور بہتر ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں "نماز کا پڑھنا اور وضو کرنا طبی فوائد بھی اپنے ساتھ رکھتا ہے۔ اطباء کہتے ہیں کہ اگر کوئی ہر روز منہ نہ دھوئے تو آنکھ آجاتی ہے اور یہ نزول الماء کا مقدمہ ہے اور بہت سی بیماریاں اس سے پیدا ہوتی ہیں"۔

بورڈ نے حضرت مصلح موعودؓ کا جو نوٹ لکھا ہے اس میں ہے کہ "وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ، پگڑی پر مسح اس صورت میں جائز ہے جبکہ کچھ نہ کچھ حصہ سر کا بھی لیا جائے اور اس پر بھی مسح کیا جائے۔ حضرت مسیح موعودؑ کا طریق یہی تھا کہ آپ سر کے کچھ حصہ کو بھی چھوتے اور باقی مسح پگڑی پر کرتے جس سے معلوم ہوا کہ رؤوس سے سارا سر مراد ہے۔ پگڑی کو سر کے قائم مقام بنایا گیا ہے"۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ جرابوں پر مسح کے متعلق یاد رکھنا چاہئے کہ پہلے زمانہ میں موزے چمڑے کے ہوتے تھے اور ان میں گند وغیرہ جانے کا خطرہ نہیں ہوتا تھا۔ اب اس کا بدل جرابیں ہیں اس لئے اگر تو صاف ہوں اور بوٹ وغیرہ محفوظ ہوں تو پھر جرابوں پر مسح ہو سکتا ہے لیکن اگر جرابیں پھٹی ہوئی ہوں، جن میں سے پیر کی انگلیاں اور تلے وغیرہ نظر آتے ہو تو پھر احتیاط کی ضرورت ہے۔ اس صورت میں جرابیں اتار کر پاؤں اچھی طرح سے دھونے چاہئیں۔

آیت نمبر ۸۔ "وَاذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ....": علامہ زمخشری کے نزدیک اس آیت میں اس عہد کا ذکر ہے جو مسلمانوں سے اس وقت لیا گیا جب انہوں نے ہر حال میں خواہ مشکلات ہوں یا آسانی، خوشی ہو یا ناگواری، سننے اور اطاعت کرنے پر رسول کریمؐ کی بیعت کی تھی۔ انہوں نے اسے قبول کیا اور عرض کی کہ ہم نے سنا اور اطاعت کی۔

حضور نے فرمایا کہ شیعہ حضرات میں سے بعض یہاں حضرت علیؓ اور دیگر آئمہ کی ولایت کے فرض ہونے کے بارہ میں مراد لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے کہ ہر بات کو بغیر کسی وجہ کے حضرت علیؓ کی طرف لے جاتے ہیں۔

آیت نمبر ۹۔ "يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ لِلّٰهِ.........": کے متعلق حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ "حق اور انصاف پر قائم ہو جاؤ اور چاہئے کہ ہر ایک گواہی تمہاری خدا کے لئے ہو......اور چاہئے کہ کسی قوم کی دشمنی تمہیں سچی گواہی سے نہ روکے"۔

حضور نے فرمایا کہ یہاں عمومی دشمنی مراد لی گئی ہے کہ اس وقت بھی عدل کو ہاتھ سے نہیں جانے دینا جبکہ اس سے قبل بیان تھا کہ اگر خانہ کعبہ سے بھی روکا جاتا ہے تب بھی تم نے ان لوگوں کے متعلق انصاف اور عدل کو ہاتھ سے نہیں جانے دینا۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں "پس خدا تعالیٰ نے اس آیت میں محبت کا ذکر نہ کیا بلکہ معیار محبت کا ذکر کیا کیونکہ جو شخص اپنے جانی دشمن سے عدل کرے گا اور سچائی اور انصاف سے درگزر نہیں کرے گا وہی ہے جو سچی محبت بھی کرتا ہے"۔ (مرتبہ: منیر الدین شمس)

(باقی اگلے شمارہ میں انشاء اللہ)

رمضان المبارک میں درس قرآن مجید

حسب سابق امسال بھی ماہ رمضان کے بابرکت ایام میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفة المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد فضل لندن میں روزانہ (ماسوائے جمعة المبارک کے) نماز ظہر سے قبل قریباً سوا گیارہ بجے سے ساڑھے بارہ بجے دوپہر تک قرآن مجید کا درس ارشاد فرماتے ہیں۔ یہ درس ایم ٹی اے (MTA) انٹرنیشنل کے مواصلاتی رابطوں کے ذریعہ براہ راست تمام دنیا میں نشر ہوتا ہے اور مختلف زبانوں میں اس کے رواں ترجمہ کا بھی انتظام ہے۔

احباب کرام نہ صرف خود اپنے افراد خاندان کے ساتھ اس عالمی درس میں باقاعدگی سے شمولیت کر کے اس کی برکات سے فیضیاب ہوں بلکہ اپنے غیر از جماعت شریف النفس دوست احباب کو بھی اس پاکیزہ مجلس میں شامل کر کے ثواب حاصل کریں۔

دعاؤں کی تاثیر آب و آتش سے بڑھ کر ہے

حضرت مسیح موعودؑ کی متضرعانہ دعائیں

(انتصار احمد نذر)

حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت کا مطالعہ کرنے سے یہ بات نمایاں طور پر سامنے آتی ہے کہ آپ کا اوڑھنا بچھونا گویا دعا ہی تھا اور آپ کا سارا انحصار محض اپنے رب کریم کی ذات پر تھا۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

"دعا میں خدا تعالیٰ نے بڑی قوتیں رکھی ہیں۔ خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار بذریعہ الہامات کے یہی فرمایا ہے کہ جو کچھ ہوگا دعا ہی کے ذریعہ ہوگا"۔

(ملفوظات جدید ایڈیشن جلد ۵ صفحہ ۳۶)

آپ نے اپنے ذاتی تجربات کی بنا پر دعا کی تاثیرات دنیا کے سامنے پیش کیں اور فرمایا:

"میں اپنے ذاتی تجربہ سے بھی دیکھ رہا ہوں کہ دعاؤں کی تاثیر آب و آتش کی تاثیر سے بڑھ کر ہے بلکہ اسباب طبعیہ کے سلسلہ میں کوئی چیز ایسی عظیم التاثیر نہیں جیسا کہ دعا ہے"۔

(برکات الدعا، روحانی خزائن مطبوعہ لندن ۱۹۸۴ء جلد ۶ صفحہ ۱۱)

آپ کو یہ یقین کامل تھا کہ "دعا ایسی چیز ہے کہ خشک لکڑی کو بھی سرسبز کرسکتی ہے اور مردہ کو زندہ کرسکتی ہے اس میں بڑی تاثیریں ہیں"۔

(ملفوظات جلد ۳ صفحہ ۱۰۰)

دعا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی کا عنوان تھا۔ آپ نے اپنی جماعت کو بھی دعائیں کرنا سکھایا اور اس کی حقیقت سمجھائی اور فرمایا کہ دعا جنتر منتر کی طرح الفاظ پڑھنے کا نام نہیں بلکہ اس کی حقیقت کو سمجھنا چاہئے اور اس میں رقت اور اضطراب پیدا کرنا چاہئے۔ آپ فرماتے ہیں:

"دعا کے لئے رقت والے الفاظ تلاش کرنے چاہئیں۔ یہ مناسب نہیں کہ انسان مسنون دعاؤں کے ایسا پیچھے پڑے کہ ان کو جنتر منتر کی طرح پڑھتا رہے اور حقیقت کو نہ پہچانے......... اپنی زبان میں جس کو تم خوب سمجھتے ہو، دعا کرو تاکہ دعا میں جوش پیدا ہو"۔(ملفوظات جلد ۱ صفحہ ۵۳۸)

خود آپ کو اپنی دعاؤں میں جوش حاصل تھا چنانچہ فرماتے ہیں:

"خدا نے مجھے دعاؤں میں وہ جوش دیا ہے جیسے سمندر میں ایک جوش ہوتا ہے"۔

(ملفوظات جلد ۳ صفحہ ۱۲۷)

یہ تمام گواہیاں روز روشن کی طرح عیاں کر دیتی ہیں کہ دعا کے ساتھ آپ کا گہرا تعلق تھا۔ آپ نے دعا کرنے کا صحیح طریق اپنی جماعت کو بتایا اور اس کی قدر و قیمت کا احساس دلایا کہ یہ کسی نسخہ کیمیا سے کم نہیں۔

دعا کی اہمیت، فضیلت اور اس کی برکات کا مضمون تو بہت تفصیلی ہے۔ سردست ان دعاؤں کا ذکر کرنا پیش نظر ہے جو آپ خود بھی کرتے رہے اور اپنی جماعت کو بھی دعائیں سکھائیں ۔ بہت سی دعائیں تو خدا نے آپ کو الہام کیں لیکن پہلے یہ ذکر کرتا چلوں کہ آپ دعا کا کیا طریق بالعموم اختیار فرماتے تھے۔

کیسے دعا کرتے تھے

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحبؓ فرماتے ہیں کہ جب حضرت صاحب مجلس میں بیعت کے بعد یا کسی کی درخواست پر دعا فرمایا کرتے تھے تو آپ کے دونوں ہاتھ منہ کے نہایت قریب ہوتے تھے اور پیشانی اور چہرہ مبارک ہاتھوں سے ڈھک جاتا تھا اور آپ آلتی پالتی مار کر دعا نہیں کیا کرتے تھے بلکہ دوزانو ہو کر دعا فرماتے تھے۔ اگر دوسری طرح بھی بیٹھے ہوں تب بھی دعا کے وقت دوزانو ہو جایا کرتے تھے۔ یہ دعا کے وقت حضور کا ادب الٰہی تھا۔

(سیرت المہدی حصہ سوم صفحہ ۱۶۱۔ روایت نمبر ۷۳۶)

حضرت مسیح موعودؑ فرمایا کرتے تھے کہ سورۃ فاتحہ قرآن کا خلاصہ اور اس کا مغز ہے اور اس سورۃ کو کثرت کے ساتھ پڑھنا چاہئے۔ اگر کوئی آپ سے یہ پوچھتا کہ کوئی وظیفہ بتائیں تو آپ اسے نماز پڑھنے کے ساتھ ساتھ سورۃ فاتحہ کثرت سے پڑھنے کی ہدایت فرماتے اور آپ کا خود بھی یہ معمول تھا کہ ہر دعا سے پہلے سورۃ فاتحہ پڑھتے تھے۔ حضرت یعقوب علی صاحب عرفانیؓ اپنی کتاب "سیرۃ مسیح موعودؑ" میں تحریر کرتے ہیں:

"حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ فرمایا کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں میں ہمیشہ یہ کوشش کرتا تھا کہ ہر مجلس میں اور ہر موقع پر حضرت صاحب کے قریب ہو کر بیٹھوں ۔ بعض دفعہ جب کوئی دوست حضرت مسیح موعود کی خدمت میں دعا کی تحریک کرتے اور حضور اس مجلس میں دعا کے لئے ہاتھ اٹھاتے تو میں بہت قریب ہو کر یہ سننے کی کوشش کرتا کہ حضور کیا الفاظ منہ سے نکال رہے ہیں۔ بار بار کے تجربہ سے مجھے یہ معلوم ہوا کہ حضرت مسیح موعودؑ ہر دعا میں سب سے پہلے سورہ فاتحہ ضرور پڑھتے تھے اور بعد میں کوئی اور دعا کرتے تھے۔

(سیرۃ مسیح موعودؑ از حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی صفحہ ۵۲۱)

بعض دعاؤں کے بارہ میں تو یہ ذکر ملتا ہے کہ حضور انہیں التزاماً کیا کرتے تھے۔ خود فرماتے ہیں:

"میں التزاماً چند دعائیں ہر روز مانگا کرتا ہوں:

اول: اپنے نفس کے لئے دعا مانگتا ہوں کہ خداوند کریم مجھ سے وہ کام لے جس سے اس کی عزت وجلال ظاہر ہو اور اپنی رضا کی پوری توفیق عطا کرے۔

دوم: پھر اپنے گھر کے لوگوں کے لئے دعا مانگتا ہوں کہ ان سے قرۃ عین عطا ہو اور اللہ تعالیٰ کی مرضیات کی راہ پر چلیں۔

سوم: پھر اپنے بچوں کے لئے دعا مانگتا ہوں کہ یہ سب دین کے خدام بنیں۔

چہارم: پھر اپنے مخلص دوستوں کے لئے نام بنام۔

پنجم: اور پھر ان سب کے لئے جو اس سلسلہ سے وابستہ ہیں خواہ ہم انہیں جانتے ہیں یا نہیں جانتے۔

(ملفوظات جلد ۱ صفحہ ۳۰۹)

سب سے عمدہ دعا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ حقیقت بھی ہم پر آشکار فرمائی کہ اصل دعا تو رضائے الٰہی کے حصول کی دعا ہے اور زندگی کا اصل مقصود بھی یہی ہے۔ اسی لئے اس مقصد کے حصول کے لئے دعا کرنی چاہئے۔ زندگی کے باقی معاملات خدا خود ہی حل فرما دیتا ہے۔ فرمایا:

"سب سے عمدہ دعا یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی رضامندی اور گناہوں سے نجات حاصل ہو کیونکہ گناہوں ہی سے دل سخت ہو جاتا اور انسان دنیا کا کیڑا بن جاتا ہے ۔ ہماری دعا یہ ہونی چاہئے کہ خدا تعالیٰ ہم سے گناہوں کو جو دل کو سخت کر دیتے ہیں دور کر دے اور اپنی رضامندی کی راہ دکھلائے"۔

(ملفوظات جلد ۴ صفحہ ۳۰)

عاجزانہ دعائیں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت نواب محمد علی خان صاحب کے نام مکتوب میں دعا کی تلقین کرتے ہوئے تحریر فرمایا:

"دعا بہت کرتے رہو اور عاجزی کو اپنی خصلت بناؤ۔ جو صرف رسم اور عادت کے طور پر زبان سے دعا کی جاتی ہے کچھ بھی چیز نہیں۔ جب دعا کرو تو بجز صلوٰۃ فرض کے یہ دستور رکھو کہ اپنی خلوت میں جاؤ اور اپنی نماز میں نہایت عاجزی کے ساتھ جیسے ایک ادنیٰ سے ادنیٰ بندہ ہوتا ہے خدائے تعالیٰ کے حضور میں دعا کرو۔

اے رب العالمین تیرے احسانوں کا میں شکر نہیں کر سکتا۔ تو نہایت ہی رحیم و کریم ہے اور تیرے بے غایت مجھ پر احسان ہیں ۔ میرے گناہ بخش تا میں ہلاک نہ ہو جاؤں۔ میرے دل میں اپنی خاص محبت ڈال تا مجھے زندگی حاصل ہو اور میری پردہ پوشی فرما اور مجھ سے ایسے عمل کرا جن سے تو راضی ہو جائے۔ میں تیرے وجہ کریم کے ساتھ اس بات سے پناہ مانگتا ہوں کہ تیرا غضب مجھ پر وارد ہو۔ رحم فرما اور دنیا اور آخرت کی بلاؤں سے مجھے بچا کہ ہر ایک فضل و کرم تیرے ہی ہاتھ میں ہے۔ آمین ثم آمین"۔

(مکتوبات احمدیہ جلد پنجم نمبر ۴ صفحہ ۵)

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت مولانا نورالدین صاحب کو ان کے صاحبزادہ کی وفات پر ایک تعزیتی مکتوب میں (اگست ۱۸۸۵ء میں) اس دعا کی طرف کمال انکساری سے توجہ دلاتے ہوئے تحریر فرمایا کہ:

"یہ دعا اس عاجز کے معمولات میں سے ہے اور در حقیقت اس عاجز کے مطابق حال ہے"۔

نیز فرمایا کہ مناسب ہے کہ بروقت اس دعا کے فی الحقیقت دل کے کامل جوش سے اپنے گناہ کا اقرار اور اپنے مولیٰ کے انعام و اکرام کا اعتراف کرے کیونکہ صرف زبان سے پڑھنا کچھ چیز نہیں جوش دلی چاہئے اور رقت اور گریہ بھی۔ دعا کا طریق حضور نے یہ بیان فرمایا۔ "رات کے آخری پہر میں اٹھو اور وضو کرو اور چند دوگانہ اخلاص سے بجا لاؤ اور دردمندی اور عاجزی سے یہ دعا کرو۔

"اے میرے محسن اے میرے خدا میں ایک تیرا ناکارہ بندہ پر معصیت اور پر غفلت ہوں۔ تو نے مجھ سے ظلم پر ظلم دیکھا اور انعام پر انعام کیا اور گناہ پر گناہ دیکھا اور احسان پر احسان کیا۔ تو نے ہمیشہ میری پردہ پوشی کی اور اپنی بے شمار نعمتوں سے مجھے متمتع کیا۔ سو اب بھی مجھ نالائق اور پر گناہ پر رحم کر اور میری بے باکی اور ناسپاسی کو معاف فرما اور مجھکو میرے اس گناہ سے نجات بخش کہ بغیر تیرے کوئی چارہ گر نہیں۔ آمین ثم آمین"۔

(مکتوبات احمدیہ جلد ۵ نمبر ۲ صفحہ ۳)

خدا کو اس کی توحید کا واسطہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی رسول اللہ ﷺ کی اتباع میں خدا کو اس کی توحید کا واسطہ دے کر دعا کرتے تھے کہ جو گروہ تیری عبادت اور تیری توحید کے قیام کے لئے وقف ہے اگر وہ ہلاک ہو گیا تو تیری عبادت کون کرے گا۔ جنگ بدر کی دعا کے حوالہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: "جیسے آنحضرت ﷺ نے بدر میں دعا کی تھی کہ اے اللہ اگر تو نے آج اس گروہ کو ہلاک کر دیا تو تیری کبھی عبادت نہ ہوگی۔ یہی دعا آج ہمارے دل سے بھی نکلتی ہے"۔(ملفوظات جلد ۴ صفحہ ۲۷۸)

یہ دعا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہام بھی ہوئی۔(ملاحظہ ہو تذکرہ صفحہ ۴۳۰)

نماز میں حصول حضور کی دعا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے دوستوں کو نماز میں حصول حضور کی دعا سکھائی۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ نماز میں حصول حضور کا ذریعہ خود نماز ہے۔ اسے ذوق و شوق سے پڑھا جائے تو خدا کے فضل سے نماز میں لذت آنی شروع ہو جاتی ہے۔ یہ دعا ہمیں بکثرت پڑھنی چاہئے۔

"اے خدا تعالیٰ قادر و ذوالجلال! میں گناہ گار ہوں اور اس قدر گناہ کے زہر نے میرے دل اور رگ و ریشہ میں اثر کیا ہے کہ مجھے رقت اور حضور نماز حاصل نہیں تو اپنے فضل و کرم سے میرے گناہ بخش اور میری تقصیرات معاف کر اور میرے دل کو نرم کر دے اور میرے دل میں اپنی عظمت اور اپنا خوف اور اپنی محبت بٹھا دے تاکہ اس کے ذریعہ سے میری سخت دلی دور ہو کر حضور نماز میں میسر آوے"۔

(فتاویٰ مسیح موعود صفحہ ۷ مطبوعہ ۱۹۳۵ء)

توفیق روزہ کے حصول کی دعا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں یہ دعا بھی سکھائی کہ اگر انسان روزوں سے محروم ہو رہا

ہو تو وہ درد سے خدا سے یہ دعا کرے کہ ان روزوں سے محروم رہا جاتا ہوں اس لئے تو مجھے طاقت دے۔

فرمایا: "ایک دفعہ میرے دل میں خیال آیا کہ فدیہ کس لئے مقرر کیا گیا ہے۔ تو معلوم ہوا کہ توفیق کے واسطے ہے۔ تاکہ روزہ کی توفیق اس سے حاصل ہو۔ خدا تعالیٰ ہی کی ذات ہے جو توفیق عطا کرتی ہے اور ہر شے خدا تعالیٰ ہی سے طلب کرنی چاہئے۔ خدا تعالیٰ تو قادر مطلق ہے وہ اگر چاہے تو ایک مدقوق کو بھی روزہ کی طاقت عطا کر سکتا ہے۔ تو فدیہ سے یہی مقصود ہے کہ وہ طاقت حاصل ہو جائے اور یہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہوتا ہے۔

پس میرے نزدیک خوب ہے کہ (انسان) دعا کرے کہ الٰہی یہ تیرا ایک مبارک مہینہ ہے اور میں اس سے محروم رہا جاتا ہوں اور کیا معلوم کہ آئندہ سال زندہ رہوں یا نہ۔ یا ان فوت شدہ روزوں کو ادا کر سکوں یا نہ۔ اور اس سے توفیق طلب کرے تو مجھے یقین ہے کہ ایسے دل کو خدا تعالیٰ طاقت بخش دے گا"۔ (ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۵۶۳)

حل مشکلات کا طریق

ایک شخص نے اپنی مشکلات کے لئے عرض کی۔ فرمایا، استغفار کثرت سے پڑھا کرو اور نمازوں میں یَا حَیُّ یَاقَیُّومُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِیثُ یَاأَرْحَمَ الرَّاحِمِینَ پڑھو۔ پھر اس نے عرض کی کہ استغفار کتنی مرتبہ پڑھوں؟ فرمایا:

"کوئی تعداد نہیں۔ کثرت سے پڑھو یہاں تک کہ ذوق پیدا ہو جائے اور استغفار کو منتر کی طرح نہ پڑھو بلکہ سمجھ کر پڑھو، خواہ اپنی زبان میں ہی ہو۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ اے اللہ! مجھے گناہوں کے برے نتیجوں سے محفوظ رکھ اور آئندہ گناہوں سے بچا"۔ (ملفوظات جلد ۴ صفحہ ۲۵۰)

اسم اعظم

فرمایا: "رات کو میری ایسی حالت تھی کہ اگر خدا کی وحی نہ ہوتی تو میرے اس خیال میں کوئی شک نہ تھا کہ میرا آخری وقت ہے۔ اسی حالت میں میری آنکھ لگ گئی۔ تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک جگہ پر میں ہوں اور وہ کوچہ سربستہ سا معلوم ہوتا ہے کہ تین بھینسے آئے ہیں۔ ایک ان میں سے میری طرف آیا تو میں نے اسے مار کر ہٹا دیا۔ پھر دوسرا آیا تو اسے بھی ہٹا دیا۔ پھر تیسرا آیا اور وہ ایسا پرزور معلوم ہوتا تھا کہ میں نے خیال کیا کہ اب اس سے مفر نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ کی قدرت کہ مجھے اندیشہ ہوا تو اس نے اپنا منہ ایک طرف پھیر لیا۔ میں نے اس وقت یہ غنیمت سمجھا کہ اس کے ساتھ رگڑ کر نکل جاؤں۔ میں وہاں سے بھاگا اور بھاگتے ہوئے خیال آیا کہ وہ بھی میرے پیچھے بھاگے گا۔ مگر میں نے پھر کر نہ دیکھا۔ اس وقت خواب میں خدا تعالیٰ کی طرف سے میرے پر مندرجہ ذیل دعا القا کی گئی:

"رَبِّ كُلُّ شَيْءٍ خَادِمُكَ رَبِّ فَاحْفَظْنِي وَانْصُرْنِي وَارْحَمْنِي"۔ یعنی اے میرے رب! پس مجھے محفوظ رکھ اور میری مدد فرما اور مجھ پر رحم فرما۔

"اور میرے دل میں ڈالا گیا کہ یہ اسم اعظم ہے اور یہ وہ کلمات ہیں کہ جو اسے پڑھے گا ہر ایک آفت سے نجات ہوگی"۔

(تذکرہ صفحہ ۴۴۲، ۴۴۳)

نسیان کا علاج

اسی دعا کے حوالہ سے حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ اپنی کتاب سیرۃ المہدی میں تحریر کرتے ہیں کہ:

"مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ انہوں نے حضور سے عرض کیا کہ مجھے نسیان کی بیماری بہت غلبہ کر گئی ہے۔ اس پر حضور نے فرمایا کہ رَبِّ كُلُّ شَيْءٍ خَادِمُكَ رَبِّ فَاحْفَظْنِي وَانْصُرْنِي وَارْحَمْنِي پڑھا کرو۔ الحمد للہ کہ اس سے مجھے بہت ہی فائدہ ہوا"۔ (سیرۃ المہدی حصہ سوم صفحہ ۱۹ روایت نمبر ۴۹۰)

علوم قرآن کے حصول کی دعا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں دعا ایک بے نظیر حربہ ہے۔ وہ ہر کام دعا ہی سے لیتے تھے، دعا ہی کے ذریعہ سے عربی زبان کے ہزاروں الفاظ کا علم آپ کو دیا گیا۔ اکثر امراض کا ازالہ دعاؤں سے ہوا۔ دشمن کے مقابلہ میں اسی حربہ سے فتح حاصل کی۔ یہ زمانہ آپ کی جوانی کا تھا اور آپ اس زمانہ میں سیالکوٹ میں بسلسلہ ملازمت تھے۔ آپ کی عام عادت شروع سے یہ تھی کہ اپنا دروازہ بند کر کے خلوت میں رہتے تھے۔ سیالکوٹ میں بھی یہی طریق تھا۔ بعض لوگ اسی ٹوہ میں تھے کہ یہ دروازہ بند کر کے کیا کرتے ہیں۔ آخر ایک دن انہوں نے موقعہ پالیا اور آپ کی مخفی زندگی کا ان پر انکشاف ہوا اور وہ یہ تھا کہ آپ مصلّی پر بیٹھے ہوئے قرآن مجید ہاتھ میں لے کر دعا کر رہے تھے کہ:

"یا اللہ تیرا کلام ہے مجھے تو تو ہی سمجھائے گا تو میں سمجھ سکتا ہوں"۔

(سیرت المہدی صفحہ ۵۳۵ از حضرت یعقوب علی صاحب عرفانی)

آپ کی طرف سے خانہ کعبہ میں کی جانے والی دعا

یہ دعا آپؑ نے لکھ کر حضرت منشی احمد جان صاحبؓ مرحوم و مغفور کو دی تھی۔ جبکہ وہ حج کے لئے تشریف لے گئے تھے۔ منشی احمد جان صاحب مرحوم صاحبزادہ پیر افتخار احمد و پیر منظور محمد صاحب کے والد ماجد تھے۔ اور خود صاحب سلسلہ تھے مگر آپ نے اس حق کو پایا اور اپنے مریدین اور اولاد کو قبول حق کی وصیت کی جس کا نتیجہ یہ ہے کہ آپ کی ساری اولاد الحمد للہ اس وقت قادیان میں مہاجرین کی صورت میں رہتی ہے اور حضرت منشی صاحب سے جناب خلیفۃ المسیح الاول کی نسبت صہری تھی۔ اس ارشاد عالی کی تعمیل میں حضرت منشی احمد جان صاحب نے بیت اللہ میں جا کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں دعا کی اور باآواز بلند دعا کی اور جماعت آمین کہتی تھی۔ مقام عرفات پر بھی یہ دعا کی۔

"اے ارحم الراحمین! ایک تیرا بندہ عاجز و ناکارہ پُرخطا اور نالائق غلام احمد جو تیری زمین ملک ہند میں ہے۔ اس کی یہ عرض ہے کہ اے ارحم الراحمین تو مجھ سے راضی ہو اور میرے خطیئات اور گناہوں کو بخش کہ تو غفور اور رحیم ہے اور مجھ سے وہ کرا جس سے تو بہت ہی راضی ہو جائے۔ مجھ میں اور میرے نفس میں مشرق اور مغرب کی دوری ڈال اور میری زندگی اور موت اور میری ہر ایک قوت جو مجھے حاصل ہے اپنی ہی راہ میں کر اور اپنی ہی محبت میں مجھے زندہ رکھ اور اپنی ہی محبت میں مجھے مار۔ اور اپنے ہی کامل محبین میں اٹھا"۔

(مکتوبات احمدیہ جلد ۵ صفحہ ۱۷، ۱۸)

ایک خطرناک مرض سے شفا پانے کی دعا

۱۸۸۰ء کے قریب آپ قولنج زحیری میں مبتلا ہوئے۔ اور سولہویں دن حالت سخت نازک ہو گئی۔ تین مرتبہ سورۃ یٰسین سنائی گئی۔ آپؑ فرماتے ہیں تمام عزیزوں کے دل میں یہ پختہ یقین تھا کہ آج شام تک یہ قبر میں ہوگا۔ تب ایسا ہوا کہ جس طرح خدا تعالیٰ نے مصائب سے نجات پانے کے لئے بعض اپنے نبیوں کو دعائیں سکھلائی تھیں مجھے بھی خدا نے الہام کر کے ایک دعا سکھلائی اور وہ یہ ہے:

"سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ۔ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ"۔

(تریاق القلوب روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۰۸)

اولاد کے حق میں دعائیں

کر ان کو نیک قسمت دے ان کو دین و دولت
کر ان کی خود حفاظت ہو ان پہ تیری رحمت
دے رشد اور ہدایت اور عمر اور عزت
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِی
میری دعائیں ساری کریو قبول باری
میں جاؤں تیرے واری کر تو مدد ہماری
ہم تیرے در پہ آئے لے کر امید بھاری
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِی
اہل وقار ہوویں فخر دیار ہوویں
حق پر نثار ہوویں مولا کے یار ہوویں
بابرگ و بار ہوویں اک سے ہزار ہوویں
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِی

مرے مولیٰ مری یہ اک دعا ہے

اولاد کے حق میں آپؑ نے یہ دعا بھی کی کہ:

مرے مولیٰ مری یہ اک دعا ہے
تری درگاہ میں عجز و بکا ہے
وہ دے مجھ کو جو اس دل میں بھرا ہے
زباں چلتی نہیں شرم و حیا ہے
مری اولاد جو تیری عطا ہے
ہر اک کو دیکھ لوں وہ پارسا ہے
تری قدرت کے آگے روک کیا ہے
وہ سب دے ان کو جو مجھ کو دیا ہے

(درثمین اردو)

گناہوں کی بخشش کی منظوم دعا

اے خداوند من گناہم بخش
سوئے درگاہ خویش راہم بخش
روشنی بخش در دل و جانم
پاک کن از گناہ پنہانم
دلستانی و دلربائی کن
بہ نگاہے گرہ کشائی کن
در دو عالم مرا عزیز توئی
وآنچہ میخواہم از تو نیز توئی

(درثمین فارسی)

ترجمہ: اے میرے اللہ میرے گناہ بخش اور اپنی درگاہ کی طرف میری رہنمائی فرما۔ میرے دل و جان کو روشنی عطا کر اور مجھے اپنے مخفی گناہوں سے پاک کر دے۔ میرے ساتھ محبت اور پیار کا سلوک فرما اور اپنی نگاہ کرم کے ساتھ سب عقدے کھول دے دونوں جہاں میں تو ہی مجھے پیارا ہے اور میں تجھ سے صرف تجھے ہی مانگتا ہوں۔

بیماری سے شفا یابی کی دعا

ایک وبائی بیماری میں خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ بتایا کہ ان ناموں کا ورد کیا جائے: "یا حفیظ یا عزیز یا رفیق"۔ یعنی اے حفاظت کرنے والے، اے عزت والے اور غالب، اے دوست اور ساتھی! فرمایا "رفیق خدا تعالیٰ کا نیا نام ہے جو کہ اس سے پیشتر اسمائے باری تعالیٰ میں کبھی نہیں آیا"۔ (البدر جلد ۲ نمبر ۵۳ صفحہ ۲۸ مورخہ ۱۸ ستمبر ۱۹۰۳ء)

دائمی برکت کے حصول کی دعا

قریباً ۱۸۸۳ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے الہامی طور پر ایک طرف برکت کے حصول کی یہ دعا سکھائی اور پھر کمال لطف و احسان سے اس کے منظور ہو جانے کی خبر بھی عطا فرمائی:

"رَبِّ اجْعَلْنِي مُبَارَكًا حَيْثُ مَا كُنْتُ"

کہ اے میرے رب مجھے ایسا مبارک کر کہ ہر جگہ میں بود و باش کروں برکت میرے ساتھ رہے"۔

(براہین احمدیہ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۶۲۱)

ہمیں اپنی روز مرہ زندگی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ارشاد فرمودہ یہ دعائیں کثرت سے کرنی چاہئیں خاص طور پر وہ دعائیں جو الہاماً آپ کو سکھائی گئیں اور کثرت سے ان کی قبولیت کے وعدے دیئے گئے۔

IMMIGRATION LAW, ASYLUM,
NATIONALITY, IMMIGRATION APPEALS
& EMPLOYMENT LAW MATTERS
THAMES LAW CHAMBERS
Immigration & Employment
Argyll House All Saints Passage
Wandsworth High Street
London SW18 1EP
Tel: 020 8874 7008 + 8877 9393
Fax: 020 8874 0665. Mobile: 0958 440790

الفضل انٹرنیشنل میں اشتہار دے کر
اپنی تجارت کو فروغ دیں (مینیجر)

بسم الله الرحمن الرحیم ——— نحمده و نصلی علی رسوله الکریم

البشارت

"طس. تِلْكَ ايٰتُ الْقُرْاٰنِ وَ كِتَابٍ مُّبِيْنٍ هُدًى وَّ بُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ". (النمل:۲،۳)

بشریٰ لکم یامجمع الاخوان
طوبیٰ لکم یا معشر الخلان

خدا کے حبیبِ لبیب سرور کائنات حضور محمد رسول اللہ ﷺ نے ایک پیشگوئی فرمائی تھی جس کی بنا پر عالم اسلامی بڑے شوق سے ایک مبارک اور عظیم الشان ہستی کا منتظر و مشتاق تھا۔ پس بشارت ہو کہ ؎

خبر تھی جن کے آنے کی وہ آئے
جو رونق ہیں زمانے کی وہ آئے

یعنی فضل خدا کے ہاتھوں نے حضرت مسیح موعود امام مہدی معہود خلیفہ نبی آخر زمان کو مبعوث فرمایا جن کا نام نامی اور اسم گرامی حضرت میرزا غلام احمد ہے (علیہ و علی مطاعہ محمد الصلوۃ والسلام) جو دلائل و براہین کے ساتھ انبیائی شان و شوکت سے پنجاب کے ایک مبارک قریہ قادیاں میں ظہور فرما ہوئے اور دنیا میں صحیح اسلام کی تبلیغ و اشاعت فرمائی شکستہ دل مسلمانوں کو حقیقی چشمہ اسلام کے روحانی پانی سے سیر اب کیا اور ایک تازہ زندگی بخشی، تازہ نشانات کے ذریعہ اسلام کو تمام دنیا کے مذاہب پر غالب کر دکھایا اور دنیا کے تمام مذاہب کو اس کے مقابلہ میں عاجز کر دیا۔ اب کوئی نہیں جو اسلام کے سامنے ٹھہر سکے۔ جبکہ اس کا آخری سپہ سالار مسیح موعود و امام مہدی علیہ السلام آگیا۔

کیا واقعی یہ سچ ہے؟ اِیْ وَرَبِّیْ اِنَّهٗ لَحَقٌّ۔ خدا کی قسم یہ سچ ہے پھر کس طرح سمجھا جائے کہ یہ حق ہے؟

ان تقوموا لِلّٰه مثنیٰ وفرادیٰ ثم تتفکروا۔ غور کرو، دلائل دیکھو، اس امر کو قرآن سے جانچو، منہاج نبوت پر پرکھو۔ اگر ان کے مطابق ہو تو ضرور تسلیم کرو۔

کیا قرآن میں سے بھی حضرت میرزا صاحب کے سچے ہونے پر دلائل ملتے ہیں۔ بے شک قرآن پاک نے جو معیار سچے ملہم کی شناخت کیلئے مقرر کیے ہیں وہ سب میرزا صاحب کے سچے ہونے کے دلائل ہیں۔ ذیل میں کچھ ان میں سے تحریر کیے جاتے ہیں۔

پہلی آیت

"وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ"

(سورہ انعام آیت ۲۲)

رب العزت جل جلالہ فرماتا ہے کہ اس شخص سے بڑا ظالم کون ہے جو خدا پر جھوٹ باندھے۔ یعنی قَالَ اُوْحِيَ اِلَيَّ وَلَمْ يُوْحَ اِلَيْهِ شَيْءٌ. (سورہ انعام آیت ۹۴)۔ یہ کہے کہ میری طرف وحی کی گئی، مجھ پر الہام ہوا۔ حالانکہ اس کی طرف کوئی وحی والہام نہیں ہوا۔

اور اس سے بڑا ظالم کون ہے جو خدا کی آیات کی تکذیب کرے یعنی ان آیات سے جو امر ثابت ہوتا ہے اسے تسلیم نہ کرے۔ بے شک وحی والہام کا جھوٹا مدعی اور خدا کی آیتوں کو جھٹلانے والا یہ دونوں ظالم ہیں۔ اور ظالم اپنی مراد میں کامیاب نہیں ہوا کرتے۔ پس جیسا کہ اس آیت میں فرمایا گیا ہے۔ جھوٹا مدعی وحی والہام کبھی کامیاب نہیں ہوا کرتا۔ اگر حضرت میرزا صاحب اپنے دعویٰ الہام و وحی و دعویٰ منصب مسیح و مہدی میں جھوٹے اور مفتری ہوتے تو ہرگز ہرگز کامیاب نہ ہوتے۔ اور سینکڑوں ہزاروں لاکھوں عاقل و دانا انسان اور فاضل و لائق آدمی ان کو کبھی قبول نہ کرتے۔ اس سے ثابت ہوا کہ آپ اپنے دعویٰ میں سچے اور خدا کی طرف سے تھے۔ پھر جہاں اس آیت سے یہ ثابت ہوا کہ حضرت مرزا صاحب سچے اور خدا کی طرف سے ہیں وہاں یہ بھی معلوم ہو گیا کہ آپ کے جھٹلانے والے جھوٹے اور ظالم ہیں۔ کیونکہ حضرت اقدس کی بعثت سے لیکر آج تک واقعات نے دنیا کو دکھا دیا کہ حضرت اقدس کے منکرین ایڑی چوٹی کا زور لگا کر بھی ناکام رہے اور لوگوں کو آپ کو قبول کرنے سے نہ روک سکے۔ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ کے ماتحت ظالم ناکام ہوئے اور سچا کامیاب فوقع الحق و بطل ما کانوا یعلمون۔

دوسری آیت

'وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِيْنَ. اِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُوْرُوْنَ. وَاِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ'۔ (الصافات:۱۷۲۔۱۷۴)

یعنی خدا نے یہ مقرر فرمایا ہوا ہے کہ اس کے فرستادہ بندے مظفر و منصور ہوا کرتے ہیں۔ خدا کا لشکر جو صادق مرسلوں کا مصدق اور ماننے والا ہوتا ہے وہی دنیا میں غالب رہتا ہے اور اس سے مقابلہ کرنے والا مغلوب۔

اب واقعات کا مطالعہ کرو تو نہایت عمدگی کے ساتھ محقق ہوتا ہے کہ حضرت اقدس میرزا صاحب اپنے اعداء کے مقابلہ میں ہمیشہ مظفر و منصور ہوئے۔ طرح طرح کے منصوبے ان کے خلاف سوچے گئے مگر سب خاک میں مل گئے۔ خدا نے اپنے پیارے اور مقبول مرسل کو ہر آفت سے محفوظ و مامون رکھا اور اپنے وعدہ کے مطابق اس کا ایسا بول بالا کیا کہ دشمنوں کو منہ دکھانے کی جگہ نہ رہی۔

پس اس سے بالیقین یہی ثابت ہوا کہ حضرت اقدس میرزا صاحب اپنے دعویٰ میں سچے اور خدا کی طرف سے تھے۔

تیسری آیت

"و قد خاب من افتریٰ". (طٰہٰ:۶۲)

یعنی جو خدا پر افترا کرے وحی والہام کا جھوٹا دعویٰ کرے وہ بالضرور خائب و خاسر و ذلیل و رسوا ہو جاتا ہے دنیا میں بھی مقبول نہیں ہوتا۔ پس اگر حضرت میرزا صاحب مفتری ہوتے تو خدائی قانون کے تحت رسوا ہو جاتے حالانکہ ہم دیکھتے ہیں کہ ان کا مرتبہ خدا نے ایسا بڑھایا کہ آج اطراف و اکناف عالم میں ان کے نام کا شہرہ ہے۔ اور ہر ملک اور ہر طبقہ میں ان کے شیدائی موجود ہیں۔ ان کے مصدقین اور سچے خدام تمام دنیا میں پائے جاتے ہیں اور یَوْمًا فَیَوْمًا ان کی تعداد ترقی پزیر ہے اس صدی میں تو کسی بڑے سے بڑے آدمی یا کسی عالم کسی درویش بزرگ ولی کو بھی وہ عزت، وقعت خدا نے نہیں دی جو حضرت اقدس مرزا صاحب کو عطا فرمائی ہے۔ اس سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ بے شک حضرت مرزا صاحب اپنے دعویٰ میں سچے اور خدا کی طرف سے ہیں۔

چوتھی آیت

كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ (مجادلہ:۲۲)

یعنی خدا کا قانون ہے کہ خدا اور اس کے فرستادہ ہی غالب رہا کرتے ہیں پس چونکہ خدا کے فضل نے حضرت اقدس مرزا صاحب کو ہر میدان میں فتح دی۔ مناظرے، مباہلے، روحانی مقابلے میں ہر جگہ اور ہر وقت آپ ہی غالب رہے۔ اس لئے یہی ثابت ہوا کہ حضرت اقدس مرزا صاحب اپنے دعویٰ میں سچے اور خدا کی طرف سے ہیں۔

پانچویں آیت

"فَاِلَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ فَاعْلَمُوْا اَنَّمَا اُنْزِلَ بِعِلْمِ اللّٰهِ". (سورہ ہود:۱۵)

یعنی اگر یہ منکر لوگ اس اعجازی کلام کا مقابلہ نہ کر سکیں تو۔ "اے طالبان حق"۔ تم اس نتیجہ کو سمجھ لو کہ یہ اعجازی کلام بشری طاقتوں کا نتیجہ نہیں بلکہ علم الٰہی سے ظاہر ہوا۔ اس آیت کے ماتحت غور کیجئے کہ جن کتابوں کو حضرت اقدس میرزا صاحب نے اعجازی رنگ میں پیش کیا ان کا جواب دنیا میں کوئی نہ بنا سکا۔ بطور مثال اعجاز احمدی کو لیجئے جسے حضرت اقدس نے مولوی ثناء اللہ کے مقابلہ میں لکھا۔ اور اس میں بڑے زور کے ساتھ یہ بھی لکھ دیا:

فَاِنْ اَكُ كَذَّابًا فَيَاتِيْ بِمِثْلِهَا
وَاِنْ اَكُ مِنْ رَبِّيْ فُيُغْشٰى فَيُثْبَرُ

فرمایا: اگر میں اپنے دعوی میں جھوٹا ہوں تو مولوی ثناء اللہ صاحب اس کی مثل ضرور بنا لائیں گے۔ لیکن اگر میں اپنے رب کی طرف سے ہوں تو مولوی صاحب کی سمجھ پر پردہ ڈال دیا جائے گا۔ اور انہیں مثل لانے سے روک دیا جائے گا۔

اب دیکھ لیجئے آج تک مولوی ثناء اللہ سے اعجاز احمدی کی مثل نہ بن سکی۔ اور نہ آئندہ امید کیونکہ اس غریب مولوی کی ترکی بتمام ہو چکی ہے۔ دوستو غور کرو، للہ غور کرو تا کہ تم کامیابی کی راہ پاؤ۔

چھٹی آیت

"فَقَدْ لَبِثْتُ فِيْكُمْ عُمُرًا مِنْ قَبْلِهٖ اَفَلَاتَعْقِلُوْنَ"

(یونس:۱۷)

اس آیت کے اندر یہ معیار پیش کیا گیا ہے کہ یہ مدعی وحی والہام تم لوگوں میں ایک عمر گزار چکا ہے۔ مگر اس نے پہلے کبھی ایسا دعویٰ ہرگز نہیں کیا تھا۔ اور وہ ہر طرح اعمال میں صالح اور مخلص رہا۔ کسی انسان پر کبھی جھوٹ نہیں باندھا۔ تو اب کیونکر ہو سکتا ہے کہ ایک ساتھ خدا پر افتراء کرنے لگے۔ پس اس معیار کے ماتحت حضرت اقدس میرزا صاحب کی زندگی پر ایک نظر ڈالو قادیان میں آؤ۔ اور موافق چھوڑ مخالفوں سے بھی دریافت کرو کہ حضرت اقدس کی زندگی دعویٰ سے پہلے بھی کیسی تھی۔ اگر آپ ایسا کریں گے، تو حق واضح ہو جائے گا۔ اور آپ بھی اس نتیجہ پر پہنچیں گے کہ بیشک حضرت اقدس میرزا صاحب اپنے دعویٰ میں سچے اور خدا کی طرف سے ہیں۔ جس طرح ہم تحقیق کے بعد اس نتیجہ پر پہنچے ہیں۔ لیکن انصاف شرط ہے۔ اِبْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰه کیلئے یہ کام کچھ بھاری نہیں ہے۔

ساتویں آیت

"وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ. لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ. ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ"۔

(الحاقہ:۴۵،۴۷)

یعنی اگر یہ مدعی وحی والہام کچھ باتیں ہم پر یوں ہی جھوٹ باندھ دے تو ہم اس کو اپنے قہر کے نیچے لاکر برباد و نامراد کر دیں۔ وہ ہرگز نہ پھلے پھولے نہ اس کی جماعت قائم ہو، نہ وہ کامیاب ہو۔ اس آیت نے صاف طور پر بتا دیا کہ جھوٹے مدعی وحی والہام کو خدا تعالیٰ خود سزا دیتا ہے۔ اور بحقیقت اگر خدا ایسا نہ کرے تو اس کی سلطنت میں ایک فسادِ عظیم برپا ہو جائے۔ اور صدق و کذب کا امتیاز بھی اٹھ جائے۔ ہدایت و ضلالت کا معاملہ بھی سراسر مشتبہ ہو جائے۔ اور اس طرح دنیائے مذہب سے یکلخت امن جاتا رہے۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے یہ قانون مقرر فرما دیا ہے کہ جھوٹے مدعی وحی والہام کو وہ خود اپنے فعل سے جھوٹا ثابت کر دیا کرتا ہے۔ اور سچے کو سچا۔ پس اب دنیا دیکھ رہی ہے کہ اس قانون کے مطابق خدا تعالیٰ نے اپنے فعل سے (حضرت اقدس میرزا صاحب کی تائید کر کے انہیں ترقی و کامیابی دے کر) لاریب ثابت کر دیا ہے کہ یقیناً حضرت اقدس اپنے دعویٰ میں سچے اور خدا کی طرف سے تھے۔

نان ——— نان ——— نان

ہمارے آٹومیٹک پلانٹ پر حفظان صحت کے اصولوں کے مطابق اعلیٰ اور معیاری نان تیار کئے جاتے ہیں
اور پلاسٹک کی فلم میں seal کئے جاتے ہیں۔ شادی بیاہ اور فیملی پیک پر خاص رعایت۔
برطانیہ اور یورپ میں ڈسٹری بیوٹرز کی ضرورت ہے۔ فری نمونہ کے لئے رابطہ کریں

Shalimar Foods

Tel: 01420 488866 Fax: 01420 474799

آٹھویں آیت

"وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا"

(بنی اسرائیل:۱٦)

ربّ العزت فرماتا ہے کہ دنیا میں ہم عذاب نہیں بھیجا کرتے جب تک کہ پہلے کوئی رسول معبوث نہ فرمالیں۔ اب اس آیت کے ساتھ ایک اور آیت ملحوظ خاطر رکھئے جو یہ ہے:

وَاِنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اِلَّا نَحْنُ مُهْلِكُوْهَا قَبْلَ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اَوْ مُعَذِّبُوْهَا عَذَابًا شَدِيْدًا۔ كَانَ ذٰلِكَ فِي الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا۔ (بنی اسرائیل :۵۹)۔

یعنی کوئی بستی نہیں جسے ہم روز قیامت سے پہلے ہلاک نہ کریں یا سخت عذاب نہ دیں۔ یہ بات خدا کی کتاب میں لکھی ہوئی ہے۔ آیت ہذا کے مطابق ضرور ہے کہ قبل یوم قیامت ہر بستی پر عذاب آئے یا وہ ہلاک کردی جائے اور پہلی آیت سے معلوم ہوا کہ عذاب نہیں آتا جب تک خدا کا کوئی فرستادہ نہ آجائے پس معلوم ہوا کہ عذاب کا آنا رسول کے آنے کی دلیل ہے۔ اب یہ تو ظاہر ہے کہ حضرت اقدس میرزا صاحب نے دعویٰ کیا اور ساتھ ہی یہ بھی کہہ دیا کہ دنیا اگر مجھے تسلیم نہ کرے گی تو بہت کچھ عذاب آئیں گے زلزلے آئیں گے۔ نئی نئی وبائیں پڑیں گی۔ اور خدا کی طرف سے فرمایا کہ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کردے گا۔ اب غور کیجئے کہ دنیا کیسے کیسے عذابوں میں مبتلا ہے۔ خشک سالی، قحط، گرانی، نئی نئی بیماریاں دنیا پر محیط ہیں۔ پس خدائی قانون کے موافق ضرور یہ عذاب خدا کے مامور حضرت اقدس میرزا صاحب کے انکار کے باعث ہے۔ لہذا وہی امر تسلیم کرلینا ان عذابوں سے خلاصی کا موجب ہو سکتا ہے۔ جس کو خدا تعالیٰ ان عذابوں کے ذریعہ ثابت کر رہا ہے۔ وہ یہی کہ حضرت اقدس میرزا صاحب اپنے دعویٰ میں سچے اور خدا کی طرف سے ہیں۔

نویں آیت

"عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ"۔ (الجن:۲۸،۲۷)

یعنی خدا تعالیٰ غیب کا جاننے والا ہے کسی کو اظہار علی الغیب نہیں دیتا ہاں جس کو مقبول اور رسول بناتا ہے اسے اظہار علی الغیب عطا فرماتا ہے۔ پس چونکہ خداوند رب العزت نے حضرت اقدس میرزا صاحب کو اظہار علی الغیب عطا فرمایا ہزاروں اخبار غیب پر مطلع کیا چنانچہ حضرت اقدس نے بہت سی پیشگوئیاں فرمائیں جو پوری ہوئیں اور ہو رہی ہیں۔ جن کا بیان خود حضرت اقدس کی تصانیف میں موجود ہے۔ طالبان حق کو وہ کتابیں دیکھنا چاہئیں۔ آریوں کے پنڈت لیکھرام کے متعلق کسقدر زبردست پیشگوئی تھی کہ اس کی موت کا سال اور دن اور وقت تک بتادیا اور وہ اسی کے مطابق مر بھی گیا۔ زار روس کے متعلق پیشگوئی، بنگال کی دلجوئی کے متعلق پیشگوئی، کیسی صاف طور سے پوری ہوئی۔ اپنی کامیابی کے متعلق پیشگوئی يَاْتُوْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ کسقدر کھلے کھلے طریق پر پوری ہوئیں اسی طرح کثرت سے پیشگوئیاں پوری ہوئی اور ہو رہی ہیں۔ پس مذکورہ بالا آیت کے ماتحت یہی ثابت ہوا کہ حضرت اقدس میرزا صاحب اپنے دعویٰ میں سچے اور خدا کی طرف سے تھے۔

دسویں آیت

"مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ اَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ"۔ (الفتح:۳۰)

اس آیت میں حضور نبی کریم ﷺ کی صداقت پر ایک دلیل پیش کی گئی ہے۔ وہ یہ کہ حضور کے صحابہ اور ماننے والوں کے حالات بیان فرما کر بتایا ہے کہ آپ کے ماننے والوں میں یہ خوبیاں ہیں اور یہ خوبیاں ضرور صادق کی صحبت اور اس کی روشنی اور تعلیم سے ان میں پیدا ہوئی ہیں۔ پس جبکہ پاس بیٹھنے والوں اور تسلیم کرنے والوں کے حالات بہترین حالات ہیں تو اس سے یہ نتیجہ بآسانی نکل سکتا ہے کہ ضرور ان لوگوں کا مقتدا اور امام، راستباز اور صادق ہے کیونکہ مفتری اور جھوٹے کے پاس یہ فیوض و برکات کہاں۔ جھوٹوں پر تو خود خدا بھی لعنت کرتا ہے۔ اسی طرح یہ بھی معلوم ہونا آسان ہے کہ حضرت اقدس میرزا صاحب کی جماعت کے حالات کیا ہیں۔ پس آپ انصاف کی آنکھ سے دیکھیں کہ یہی جماعت ہے جو اشاعت اسلام میں سرگرم سعی کر رہی ہے۔ یہی جماعت لغو رسوم اور بے سروپا خیالات سے جدا ہے۔ یہی جماعت ایک منظم اور مستحکم نظام کے ماتحت اسلام کی خدمت کر رہی ہے۔ اخلاقی حالت بھی قابل شکر ہے اور یہ تمام خدا کا فضل واحسان ہے ولا فخر۔

پس جبکہ یہی جماعت آج حقیقی اصلاح سے بہرہ یاب ہے تو کیونکر اس کے مقتدا کے متعلق یہ خیال ہو سکتا ہے کہ وہ مفتری تھا۔

جماعت کی تمام تر خوبیاں اس کے مقتدا و امام کے برکات ہیں اس لئے چونکہ "درخت اپنے پھلوں سے پہچانا جاتا ہے"۔ ادنیٰ تامل و غور سے ثابت ہو جاتا ہے کہ بے شک حضرت اقدس میرزا صاحب اپنے دعویٰ میں سچے اور خدا کی طرف سے تھے۔

پس ہم دنیا کو بشارت دیتے ہیں کہ خدائی نوشتے پورے ہوگئے۔ انبیاء کی پیشگوئیاں اور بشارتیں آشکار ہوگئیں دنیا کی چہاردہم صدی کا مجدد اکبر مصلح اعظم امام مہدی و مسیح موعود آگیا۔

دوستو! اب انتظار کی گھڑیاں ختم ہوگئیں زیادہ خیالات پراگندہ نہ کرو۔ پریشان نہ پھرو۔ آنے والے امام کی جماعت میں شامل ہو کر زندگی حاصل کرو۔ آؤ اور اس کے خلیفہ برحق کے دست حق پرست پر بیعت کر کے خدائی لشکر کے سپاہی اور الٰہی دربار کے درباری بن جاؤ اور جوش مسرت کے ساتھ دنیا کو سنادو۔

دربار عام گرم ہوا اشتہار دو
جنّ و بشر سلام کو آئیں پکار دو

(ماخوذ از ریویو آف ریلیجنز اردو۔ جلد ۱۸۔ شمارہ نمبر ۹)

❁ ❁ ❁

ربوہ کا حسین نام سدا ربوہ رہے گا

اللہ کا احسان ہے ربوہ کی زمیں پر — اِک سایۂ رحمان ہے ربوہ کی زمیں پر
ہوتی ہے یہاں صبح و مسا نور کی بارش — انوار کا باران ہے ربوہ کی زمیں پر
کھلتے ہیں یہاں پھول محبت کے، وفا کے — اُلفت کا گلستان ہے ربوہ کی زمیں پر
ہر گھر سے صدا اُٹھتی ہے یاں لاالٰہ کی — ہر دل ہی ثناخوان ہے ربوہ کی زمیں پر
دن رات یہاں ملتی ہے قرآن کی تعلیم — ہر ہاتھ میں قرآن ہے ربوہ کی زمیں پر
ہر شخص ہے اس بستی کا اِک داعی اِلی اللہ — ہر شخص ہی برہان ہے ربوہ کی زمیں پر
انسان یہاں جمع ہیں ہر رنگ و نسل کے — ہر ملک کا انسان ہے ربوہ کی زمیں پر
خوشبو سے مہکتی ہیں سدا اِس کی فضائیں — مہدیؑ کا گلستان ہے ربوہ کی زمیں پر
تکفیر کے فتووں سے نہیں ڈرتے ہیں مومن — ہر شخص مسلمان ہے ربوہ کی زمیں پر
طوفان سے محفوظ ہے یہ دین کی کشتی — اللہ نگہبان ہے ربوہ کی زمیں پر
لاریب یہ گہوارہ ہے اک امن و سکوں کا — جنت کا سا سامان ہے ربوہ کی زمیں پر
ہے طاہر☆ ذیشان اُولی الامر ہمارا — جو صاحب فرمان ہے ربوہ کی زمیں پر
ربوہ کا حسیں نام سدا ربوہ رہے گا — یہ نام ہی شایان ہے ربوہ کی زمیں پر
کیوں اس پہ ملائک کا نہ ہو سایہ ہمیشہ — جب اللہ مہربان ہے ربوہ کی زمیں پر

ایمان کا حصہ ہے سراجؔ اس کی محبت
قربان میری جان ہے ربوہ کی زمیں پر

☆ (ایدہ اللہ تعالیٰ)

(سراج الحق قریشی)

امام وقت کی فرمانبرداری سے متعلق

ایک لطیف سبق

سلسلہ احمدیہ کے فرشتہ سیرت بزرگ حضرت مولانا شیر علی صاحب بی۔اے (وفات نومبر ۱۹۴۷ء) ترجمہ قرآن مجید انگریزی کی تکمیل کے لئے ۲٦ر فروری ۱۹۳٦ء کو قادیان دارالامان سے انگلستان روانہ ہوئے تو راستہ میں آپ کا بمبئی میں بھی مختصر قیام ہوا۔ مقامی جماعت کی درخواست پر آپ نے نماز جمعہ پڑھائی اور دوران خطبہ فرمایا:

"آپ سب جانتے ہیں کہ میں اس جگہ کی مقامی جماعت سے تعلق نہیں رکھتا۔ میرا آپ لوگوں میں سے کسی کے ساتھ کوئی تعلق یا شناسائی نہیں حتی کہ میں آپ لوگوں سے ذاتی طور پر متعارف بھی نہیں لیکن بایں ہمہ آپ نے نماز جمعہ کے لئے مجھے اپنا امام بنانا پسند کیا ہے۔ میری یہ درخواست ہرگز نہ تھی۔ آپ لوگوں نے ازخود میرا انتظام کیا ہے۔ اس لئے اب آپ پر فرض عائد ہوتا ہے کہ اس نماز میں درد دل کے ساتھ پورے طور پر میری پیروی کریں۔ آپ سب کو لازمی طور پر میری اقتدا کرنا ہوگی۔ کسی کو چون وچرا کی مجال نہ ہوگی۔ میری کسی غلطی پر آپ زیادہ سے زیادہ سبحان اللہ کہہ سکتے ہیں لیکن اگر میں نماز میں کوئی غلطی کر جاؤں تو آپ لوگوں کو بھی لازمی طور پر میری اقتدا میں وہ غلطی کرنا ہوگی کسی کو نکتہ چینی کرنے کا حق نہ ہوگا۔

اس بات کے بیان کرنے سے میری غرض آپ کو یہ نصیحت کرنا ہے کہ ہمارے مذہب اسلام میں جب ایک معمولی آدمی جس کو صرف وقتی طور پر امام بنایا جائے اس کی اطاعت کا یہ تقاضا ہے تو اس سے بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ امام وقت حضرت خلیفۃ المسیح جن کے ہاتھ پر ہم سب نے بیعت کی ہوئی ہے۔ ان کی بہ دل وجان اطاعت اور فرمانبرداری کرنا کس قدر ضروری اور اس سے روگردانی کتنا بڑا گناہ ہے"۔

(الفضل ۲۳/اگست ۱۹۴۳ء، بیان خواجہ عبدالرحمن صاحب ایم۔اے۔ لاہور)

الفضل خود بھی پڑھئے اور اپنے زیر تبلیغ دوستوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیجئے۔
یہ بھی دعوت الی اللہ کا ایک مفید ذریعہ ہے۔ (مینجر)

رمضان

قادیان کی پرانی یادیں

(عبدالباسط شاھد)

رمضان کا مبارک مہینہ اپنے ساتھ بہت سی پرانی یادوں کا سلسلہ لے کر آتا ہے۔ میں اپنی خوش قسمتی اور سعادت سمجھتا ہوں کہ میری ان یادوں کا سلسلہ قادیان کی مبارک بستی اور وہاں کے بہت پیارے ماحول سے شروع ہوتا ہے۔ غالبًا پہلے روزے جو میری ہوش میں آئے وہ گرمیوں میں آئے تھے۔ اور یہی وجہ ہے کہ روزہ میں ہمیشہ ہی لسی رہی اور شربت کا تصور ضرور رہا۔ گھر میں روزوں کا تذکرہ بڑی خوشی سے ہوتا اور یوں لگتا کہ چھوٹے بڑے اس مبارک مہینہ کا خوشی سے انتظار کر رہے ہیں۔ گرمیوں کی چھوٹی راتوں اور بچپن کی گہری نیند کے باوجود روزوں کے اس ذوق و شوق کی وجہ سے ہی گھر کے سبھی افراد سحری کے وقت بخوشی جاگتے تھے۔ بلکہ رات کو یہ اہتمام کر لیا جاتا تھا اور اپنے بڑوں سے یہ وعدہ بھی لیا جاتا تھا کہ وہ ہمیں ضرور جگائیں گے۔ قادیان کے رمضان کی نمایاں بات جو ذہن میں سب سے پہلے آتی ہے وہ مسجد اقصیٰ میں حضرت میر محمد اسحاق صاحب کا درس حدیث تھا۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے والد صاحب مرحوم کو انہیں ان باتوں کا بہت چسکا تھا اور وہ ضروری سمجھتے کہ ان کے بچے بھی اس سے محروم نہ رہیں لہذا سحری ختم کرتے ہی مسجد اقصیٰ کیلئے روانگی ہوتی۔

بچپن میں تو گھر سے مسجد اقصیٰ کا فاصلہ بہت زیادہ لگتا تھا۔ مگر وہاں پر تو عشاق اس سے بھی بہت زیادہ فاصلوں سے آتے تھے۔ حضرت میر صاحب جس عقیدت، محبت، پیار اور اخلاص سے حدیث سناتے تھے اس کو سمجھنے کیلئے میرا بچپن روک نہیں بنتا تھا۔ وہ علمی نکات جو آپ بیان فرماتے تھے وہ یقینًا میری رسائی سے باہر ہوتے ہوں گے، مگر عقیدت و پیار تو اس طرح چھلک رہا ہوتا تھا کہ میرا ناپختہ اور خام ذہن اس کا گہرا نقش حاصل کرتا۔ ابھی تک بعض حدیثیں سنتے اور پڑھتے ہوئے یوں لگتا ہے کہ یہ حدیثیں حضرت میر صاحب سے سنی تھیں جبکہ ان کی آواز میں رقت تھی، آنکھیں ڈبڈبائی ہوئی تھیں اور یوں لگتا تھا کہ وہ اپنے محبوب آقا کی مجلس میں پہنچ کر اپنا سب کچھ اس پر نثار کر رہے ہوں۔ خدا کا شکر ہے اس کیفیت کو سمجھنے کیلئے کسی علم کی ضرورت نہ تھی اور اس درس کی برکت سے علم حدیث سے لگاؤ اور محبت اس طرح میرے جسم میں رچ بس گئی کہ اور کسی بھی طرح ممکن نہ ہوتی۔ خاکسار کو درس حدیث دینے کی سعادت مسجد اقصیٰ قادیان اور مسجد مبارک ربوہ میں بھی ملتی رہی اور خاکسار نے حضرت میر صاحب کے ذکر خیر اور دعا کی درخواست میں کبھی کوتاہی نہیں کی۔ مسجد اقصیٰ قادیان میں درس قرآن مجید وہاں کے رمضان کی ایک اور بہت ہی نمایاں، بہت ہی مفید اور بہت ہی پیاری یاد ہے۔

حضرت خلیفہ المسیح الاولؓ کا قرآن مجید سے بیمثال تعلق اور عشق احمدیہ لٹریچر میں پڑھا ہے وہ روزانہ کئی درس دیتے تھے۔ حضرت حافظ روشن علی صاحب کا درس سننے کی سعادت تو حاصل نہیں ہوئی کیونکہ حضرت حافظ صاحب کا سن وفات میرا سن پیدائش ہے۔ تاہم ان کے درس کا ذکر اس کثرت اور محبت سے ان کے شاگردوں اور خاص طور پر اپنے استاد محترم حضرت مولانا ابو العطاء صاحب سے سنا کہ یوں لگتا ہے کہ ان کا درس بھی سنا ہوا ہی ہے۔

حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحب کے درس قرآن کا ذکر بھی قادیان کے خوش قسمت باسی بڑی محبت اور عقیدت سے کیا کرتے تھے۔ میں نے اپنی ہوش میں جن بزرگوں کو قادیان میں درس دیتے ہوئے دیکھا ان میں استاذی المکرم حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب مرحوم کی شخصیت بڑی نمایاں تھی۔ اسی زمانہ میں حضرت مولوی ظہور حسین صاحب، حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمسؓ، حضرت مولوی عبدالغفور صاحب، حضرت مولانا غلام احمد صاحب آف بدوملہی، حضرت مولانا قریشی نذیر احمد صاحب اور حضرت مولانا قاضی محمد نذیر صاحب بھی درس دیا کرتے تھے۔ (حضرت مولانا راجیکی صاحب بالعموم قادیان سے باہر درس دیتے تھے۔ اسلئے اس سلسلہ میں ان کا ذکر نہیں ہے) یہ درس بالعموم نماز ظہر کے بعد شروع ہو کر نماز عصر تک جاری رہتا۔ ہر بزرگ کے درس میں وہ علم و عرفان نمایاں ہوتا جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی برکت سے حاصل ہوا ہے۔ تاہم ہر بزرگ کا اپنا رنگ ہوتا۔ اور یہ رنگارنگ گلدستہ رمضان کے مہینہ میں دس دس دن درس دیکر قرآن مجید کا دور مکمل کرتا۔ ان میں سے کوئی بزرگ قرآن مجید کے معارف کو بیان کرنے کیلئے عربی زبان کے پرانے اشعار اور امثلہ بیان کرتا، کوئی بزرگ تبلیغی و تربیتی تجربات سے مزین کرتا، کوئی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اشعار اور ملفوظات سے اپنی بات کو زیادہ موثر بناتا۔ اس طرح تھوڑے وقت میں زیادہ سے زیادہ فوائد حاصل کرنے کا نہایت عمدہ موقع میسر آتا۔

نماز تراویح کا بھی بہت اہتمام ہوتا تھا بلکہ یہ عجیب بات ہے کہ وہ بچے بھی جنہیں عام دنوں میں نماز کی رغبت دلانے کیلئے ان کے والدین کو خاص جتن کرنے پڑتے تھے وہ بھی بڑے ذوق شوق سے اس عبادت میں شامل ہوتے اور اس سے استفادہ کرنے کی کوشش کرتے۔ قادیان میں اس زمانہ میں متعدد حفاظ اور قراء حضرات موجود تھے۔ اور اس وجہ سے اس بابرکت پروگرام میں بڑی رونق رہتی۔ حضرت حافظ روشن علی صاحب کا ذکر اوپر آچکا ہے۔ آپ سارا رمضان روزانہ ایک پارہ کا درس دیتے تھے۔ نماز تراویح میں بھی قرآن مجید سنایا کرتے تھے۔ اسی طرح حضرت حافظ محمد رمضان صاحب بھی بہت بلند آواز میں قرآن مجید سناتے اور نماز تراویح کے بعد جس حصہ کی تلاوت کی ہوتی تھی اس کے ترجمہ و مطالب کا خلاصہ بیان کرتے۔ ان کی آواز بہت بلند تھی اور حافظہ بہت اچھا تھا۔ پرانے عربی اشعار اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام ایک خاص انداز سے پڑھتے اور وجد کی کیفیت طاری کر دیتے۔ حضرت حافظ روشن علی صاحب کے متعلق بھی یہی سنا ہوا ہے کہ ان کا حافظہ بہت اچھا تھا اور اسی وجہ سے حضرت خلیفہ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ ان کو چلتی پھرتی لائبریری کہا کرتے تھے۔ اور حضور یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ تقریر کے دوران بھی اگر کسی خاص مضمون کی آیت کے متعلق حافظ صاحب سے پوچھا جاتا تو فوراً متعلقہ آیت کی تلاوت کر دیا کرتے تھے۔ غالبًا ان کی اس خوبی کی وجہ سے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ اکثر اپنے سفروں میں آپ کو اپنے ہمراہ رکھتے تھے۔ حضرت حافظ صاحب کو حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے پہلے سفر یورپ میں ہمرکابی کا بھی شرف حاصل ہوا تھا۔

قادیان کے زمانہ میں "رؤیت ہلال کمیٹیوں" کی قسم کی کوئی چیز نہیں ہوتی تھی۔ چھوٹے بڑے سب رمضان کا چاند بڑے شوق سے دیکھتے۔ اس کیفیت کو پوری طرح بیان نہیں کیا جاسکتا۔ بچے مجسم شوق بنے ہوتے ایک دوسرے سے پہلے چاند دیکھنے کی کوشش کرتے اور جو پہلے دیکھ لیتا وہ قدرے فخر و مسرت سے دوسروں کو چاند دکھانے کی کوشش کرتا۔ بچپن کی یہ یاد بھی بہت بھلی لگتی ہے۔

قادیان میں صبح کی نماز کے بعد تلاوت کلام پاک کا بہت اہتمام ہوتا تھا۔ یہاں تک کہ کئی دوکاندار اکثر قرآن مجید پڑھتے ہوئے نظر آتے بلکہ جس اخلاص اور توجہ سے وہ تلاوت کرتے تھے اس سے یہی معلوم ہوتا تھا کہ دوکانداری ان کی مجبوری ہے اصل کام تلاوت و عبادت ہے۔ رمضان میں یہ اہتمام عام دنوں سے بہت زیادہ ہوتا قریبًا ہر گلی اور ہر گھر سے قرآن مجید کی آوازوں کا بلند ہونا ایک ایسا روح پرور نظارہ تھا کہ اسے الفاظ میں بیان نہیں کیا جاسکتا۔ سحری کیلئے جگانے کا بھی اہتمام ہوتا تھا اس میں وہ رسمی طریق بھی شامل تھا کہ ڈھول بجا کر یا خالی "پیپے" کو کھڑکا کر لوگوں کو جگایا جاتا۔ ایسا کرنے والے قادیان کے بعض غیر مسلم بھی تھے جو عید کے موقع پر انعام پانے کیلئے اس کام کو کرتے تھے۔ قادیان کی خاص بات یہ تھی کہ وہاں جگانے والوں میں بعض ایسے عشاق بھی شامل ہوتے تھے جو اس کام کو بھی ایک عبادت کا رنگ دے دیا کرتے تھے۔ کوئی بآواز بلند تلاوت کرتا ہوا نکل جاتا، کوئی درود شریف پڑھتے ہوئے اور کوئی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پاکیزہ منظوم کلام پڑھتے ہوئے۔

۲۹ر رمضان کو درس قرآن مجید کا دور مکمل ہونے پر اجتماعی دعا کا بھی خاص رنگ ہوتا تھا۔ قادیان کے رہنے والے بہت اہتمام سے دعاؤں کی اس خصوصی تقریب سے بہت اخلاص سے استفادہ کرنے کی کوشش کرتے تھے۔ اس دعا سے قبل یا آخری افطاری سے قبل حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا خاص درس ہوتا تھا۔ علم و عرفان اور روحانی مائدہ کی اپنی خاص ایک شان ہوتی تھی دعا میں رقت اور سوز و گداز کا بھی اپنا ہی انداز ہوتا تھا۔ اس طرح ہمارا رمضان مکمل ہوتا کہ اگلے سال کے رمضان کا انتظار بھی ساتھ ہی شروع ہو جاتا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو مقبول عبادات اور مستجاب دعاؤں کی توفیق مرحمت فرمائے اور جماعت میں یہ ذوق و شوق ہمیشہ ہی روز افزوں رہے۔ آمین۔

بغیر کسی کارڈ کے استعمال سے جرمنی میں رہنے والوں کے لئے سستی ٹیلیفون کی سہولت

پاکستان 39فینی/30سیکنڈ

امریکہ اور یورپ وغیرہ 6فینی/30سیکنڈ

آپ کے اپنے گھر کے فون سے۔

ہمارے پاس ٹیلی فون کارڈز بھی موجود ہیں۔ کیشن پر دس عدد سے زیادہ منگوا سکتے ہیں

Tel: 06233 480056 Fax: 06233 480057

Mobile: 0171 9073453

Earlsfield Properties

Landlords & landladies

Guaranteed rent

your properties are urgently required

Tel: 0181-265-6000

fozman foods

BUYING GROUP FOR GROCERS & C.T.N. SHOPS

2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX

TEL: 0181-553-3611

فدیہ ـــــ احساس محرومی کا ایک علاج

رمضان کے روزے فرض ہیں البتہ بعض مجبوریوں کی بنا پر اگر روزے نہ رکھے جا سکیں، اس کی طاقت نہ ہو تو ارشاد خداوندی ہے کہ "فدیہ" دیا جا سکتا ہے۔ اس کی تفسیر کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"یہاں فدیہ کی بات میں سمجھانا چاہتا ہوں کہ فدیہ کیا ہے؟ فرمایا "فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ" ایک مسکین کا کھانا ہے فدیہ۔ یعنی جو تم میں سے غرباء میں نسبتاً مالی لحاظ سے کم توفیق رکھنے والے ہیں اور ان کے اندر مانگنے کی عادت نہیں خصوصیت سے وہ لوگ مساکین کہلاتے ہیں۔ مانگنے والے بھی اس حکم سے باہر نہیں جائیں گے مگر خاص طور پر نظر رکھنے کا حکم ہے۔

"فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ" کا مطلب ہے تم نگاہ رکھو کہ ایسے مساکین جو تمہارے ارد گرد رہتے ہیں جن کو مانگنے کی عادت نہیں مگر تمہارا فرض ہے کہ ان تک پہنچو، ان کی تلاش کرو، ان کو یہ کھانا پہنچاؤ۔ یہ تمہارا فدیہ ہو جائے گا۔ فدیہ دراصل ایک چیز کو کسی مصیبت سے چھڑانے کے لئے دیا جاتا ہے۔ جب ان کے دشمنوں کے قیدی جب ان پہ فتح پاتے ہیں ان کے ہاتھ آ جاتے ہیں تو ان کے پچھلے عزیز رشتے دار وغیرہ کچھ رقم دے کر ان کو چھڑاتے ہیں تو کو کسی مصیبت سے جان چھڑانے کے لئے جو کچھ دیا جائے اسے فدیہ کہتے ہیں۔ اور جو چیز ضائع ہو جائے اور انسان کسی وجہ سے کسی نیکی سے محروم رہ جائے تو اس کی جو بلا پڑتی ہے انسان پر، نیکی کا مہینہ آیا اور نیکیوں سے محروم رہ گیا، اس بلا سے بھی تو جان چھڑانی ہے کہ جو محرومی کا احساس ہے اور محرومی کے نتائج ہیں وہ تو پڑیں گے بہر حال۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے یہ فدیہ مقرر فرمایا ہے کہ تم بھوکے رہ کر خدا کی رضا کمانا چاہتے تھے۔ تمہیں خواہش کے باوجود خود بھوکے رہ کر خدا کی رضا کمانے کی توفیق نہیں مل سکی تو اس کا علاج دیکھیں کیسا عمدہ تجویز فرمایا۔ فرمایا بھوک میں کوئی بات نہیں ہے اصل تو تقویٰ ہے۔ اور اگر تم خدا کی خاطر کسی بھوکے کو کھانا کھلاؤ تو یہ تمہارے روزے چھٹنے کا فدیہ ہے۔ یعنی بظاہر انسان یہ سمجھتا ہے اس کا فدیہ یہ ہو کہ کسی کو روزے رکھواؤ لیکن روزے رکھوانا فدیہ نہیں بھوکے کو کھانا کھلانا فدیہ بن گیا۔

پس اس نیکی کو بھی نہ صرف اس مہینے میں رواج دینا ہے بلکہ اپنے بچوں کو خصوصیت سے بتانا چاہئے اور اس رمضان کے مہینے میں فدیہ کا مضمون چونکہ بھوک سے تعلق رکھتا ہے بھوک کے حوالے سے سمجھانا چاہئے۔ اپنی اگلی نسلوں کو بتائیں کہ دیکھو تم خدا کی خاطر بھوکے رہے تھے تو کبھی یہ بھی سوچا کہ خدا کے بہت سے ایسے بندے ہیں جن کو روزمرہ ہی کھانے کی وہ توفیق نہیں ملتی جو تمہیں ملتی ہے۔ تم صبح اٹھ کر کھاتے ہو، دوپہر کو بھی کھاتے ہو، شام کو بھی، پھر اس کے علاوہ بھی جب توفیق ملے۔ جو صاحب حیثیت لوگ ہیں یا ان ملکوں میں رہتے ہیں جیسے انگلستان کے رہنے والے ہیں ان کے بچوں کو تو ہر وقت چرنے کی عادت ہوتی ہے۔ کوئی جیب میں چیونگم ڈال لیا، کوئی چاکلیٹ خرید لیا۔ کوئی بازار سے چپس لے لئے، فرائز خرید لیں۔ ہر وقت کچھ نہ کچھ ان کو ملتے رہنا چاہئے اور اکثر مل ہی جاتا ہے اور سب بچوں نے اپنی اپنی چیزیں سنبھال کے رکھی ہوتی ہیں اپنے تھیلوں میں، کہ ہم یہ کھائیں گے۔ تو ان کو سمجھانا چاہئے کہ رمضان، آج کل کے مہینے مین تو روزے چھوٹے ہیں مگر بڑے سخت بھی آ جایا کرتے ہیں۔ مگر آج کل بھی بچوں کو جو پابندی کا احساس ہے یہ نہیں کھانا، یہ تکلیف ضرور پہنچاتا ہے۔ پس آپ فدیہ کے حوالے سے ان کو سمجھائیں کہ خدا تعالیٰ نے دیکھو اگر روزہ کا تعلق غریبوں کی بھوک سے بھی ہے اور ساتھ یہ بھی فرمادیا فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ۔ کہ یہ صرف ان لوگوں کے لئے نہیں ہے جن کے روزے چھٹ گئے ہیں۔ غریب کو کھانا کھلانا تو ایک دائمی مضمون ہے اور رمضان کے مہینے میں تو یہ خصوصیت سے غریب کو کھانا کھلانا ایک بہت بڑی نیکی بن جاتا ہے"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۷/جنوری ۱۹۹۷ء
مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل ۷/مارچ ۱۹۹۷ء)

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ اول

لوگ مجھے خطوط نہ لکھنے شروع کر دیں۔ مجھے تو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے بیماری برداشت کرنے کا بہت حوصلہ عطا فرمایا ہے لیکن آپ کو میری بیماری برداشت کرنے کا بہت کم حوصلہ ہے۔

اس کے بعد حضور نے فضیلت رمضان اور روزوں کی فضیلت کے بارہ میں آنحضور ﷺ کی احادیث اور حضرت مسیح موعودؑ کے بعض اقتباسات پیش فرمائے۔ حضور نے فرمایا کہ احادیث تو اکثر نے سنی ہوتی ہیں لیکن بار بار سننے پر ایک تو یاددہانی ہو جاتی ہے اور دوسرے بعض بچے جوان ہو رہے ہوتے ہیں اور بعض نئے ہوتے ہیں اس لئے ان کے لئے بہت فائدہ ہوتا ہے۔ حدیث ہے کہ آنحضورؐ نے فرمایا کہ "یقیناً جنت میں بالاخانے ہونگے جن کے اندرونے باہر سے اور خارجی حصے اندر سے نظر آتے ہونگے"۔ حضور نے فرمایا کہ اس سے یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ جو ظاہری نقشہ جنت کا پیش کیا گیا ہے اس سے مراد ظاہری گیٹ وغیرہ ہیں کیونکہ جنت تو زمین و آسمان پر حاوی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ تمثیل دے کر ترغیب دلائی جائے اور اس طرح آپ بھی روزے زیادہ سنجیدگی سے رکھنے والے ہوں۔

حدیث میں آنحضورؐ نے جو بالاخانوں کا ذکر فرمایا ہے اسکے بارہ میں حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہ تو واضح ہے کہ اس میں اندر سے باہر نظر آئے گا لیکن آنحضورؐ نے فرمایا ہے کہ باہر سے بھی اندر نظر آئے گا اس کی وجہ یہ ہے کہ مومن کی زندگی میں کوئی عمل ایسا نہیں ہوتا جس پر وہ شرمندہ ہو اور لوگ اس کے ظاہر و باہر میں فرق محسوس کر سکیں۔ یہ بھی عارفانہ کلام ہے اور تمثیلاً بیان ہوا ہے۔

ایک حدیث میں حضرت عائشہؓ سے نماز کے بارہ میں مروی ہے کہ آنحضورؐ "رمضان ہو یا غیر رمضان آپ گیارہ رکعت سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے"۔ حضور انور نے فرمایا کہ آنحضورؐ سے بڑھ کر کوئی نیک اور پارسا نہیں ہو سکتا اس لئے جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ رات کو ۲۰ یا ۴۰ یا ۱۰۰ رکعات پڑھ کر بہت ثواب کما سکتے ہیں انہیں آنحضورؐ کے اسوہ کو سامنے رکھنا چاہئے۔

اس کے بعد حضور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض حوالہ جات پیش فرمائے۔ حضورؑ فرماتے ہیں "جب میں نے چھ ماہ روزے رکھے تھے تو ایک دفعہ ایک طائفہ انبیاء کا مجھے (کشف میں) ملا اور انہوں نے کہا کہ تو نے کیوں اپنے نفس کو اس قدر مشقت میں ڈالا ہوا ہے، اس سے باہر نکل۔ اسی طرح جب انسان اپنے آپ کو خدا کے واسطے مشقت میں ڈالتا ہے تو وہ خود ماں باپ کی طرح رحم کر کے اسے کہتا ہے کہ تو کیوں مشقت میں پڑا ہوا ہے"۔

نیز فرماتے ہیں: "حدیث شریف میں آیا ہے کہ دو بڑے بد قسمت ہیں۔ ایک وہ جس نے رمضان پایا پھر رمضان گزر گیا اور اس کے گناہ بخشے نہ گئے اور دوسرا وہ جس نے والدین کو پایا اور والدین گزر گئے اور گناہ بخشے نہ گئے"۔ حضور نے فرمایا کہ بعض لوگ اپنے بوڑھے والدین سے اچھا سلوک نہیں کرتے۔ بعض اس وجہ سے کہ وہ پرانے زمانہ کے ہیں اور کپڑے وغیرہ اچھے نہیں پہنتے۔ اس لئے شرم محسوس کرتے ہیں۔ انہیں اس حدیث کو خاص طور پر مد نظر رکھنا چاہئے۔ کہتے ہیں کہ ایک امیر آدمی کا بچہ پرانے کپڑے اور چیتھڑے جمع کرتا رہتا تھا۔ اس کا والد بہت امیر تھا۔ اس نے کہا کہ تو یہ کیوں کرتا ہے تو اس نے کہا کہ میں نے دیکھا ہے کہ آپ اپنے والد کو اسی قسم کے پرانے چیتھڑے دیا کرتے تھے اس لئے میں بھی آپ کے لئے یہ جمع کر رہا ہوں کہ جب آپ بوڑھے ہونگے اور آپ کو ضرورت ہو گی تو آپ کو دے سکوں۔

حضور نے فرمایا کہ ہے تو یہ بہت دردناک واقعہ لیکن اس سے سبق سیکھنا چاہئے اور خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

لقاءِ الٰہی رمضان کا سب سے اعلیٰ پھل

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے رمضان المبارک کی فضیلت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

"جو رمضان کا سب سے بلند مقصد اور سب سے اعلیٰ پھل ہے وہ یہ ہے کہ اللہ مل جاتا ہے۔ چنانچہ اس کے معاً بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ ۔ آنحضرت ﷺ کو مخاطب کر کے فرمایا ہے اے رسول! یعنی رسول کا نام تو نہیں مگر مخاطب آنحضورؐ ہی ہیں۔ وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ جب میرے بندے تجھ سے سوال کریں، عَنِّيْ میرے بارے میں، فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ تو میں قریب ہوں۔ اس دعا میں جس کی طرف اشارہ ہے یہاں دنیا کی ضرورتیں پوری کرنے کا کوئی حوالہ نہیں۔ وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ یعنی جب میرے بندے مجھے ڈھونڈتے پھریں، مجھے چاہتے ہوں اور تجھ سے پوچھیں کیسے ہم اپنے رب کو پالیں تو اس وقت یہ نہیں فرمایا فَقُلْ اِنِّيْ قَرِيْبٌ تُو ان سے کہہ دے اِنَّ اللّٰهَ قَرِيْبٌ۔ کہ اللہ قریب ہے یا میں قریب ہوں۔ فوری جواب ہے فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ۔ قریب والا بعض دفعہ دوسرے کا حوالہ بھی نہیں دیتا، کسی دوسرے کو یہ نہیں بتائے گا کہ اس کو بتا دو کہ میں قریب ہوں۔ تو اس میں سوال کرنے والے کی نیت کے خلوص کا ذکر ہے۔ اگر واقعۃً کوئی اللہ کو چاہتا ہے تو اے رسولؐ جب بھی وہ تجھ سے پوچھے گا میں اس کو سن رہا ہونگا۔ مجھے بتانے کے لئے اس وقت تیرے حوالے کی ضرورت نہیں۔ اِنِّيْ قَرِيْبٌ میں تو ساتھ کھڑا ہوں، رگِ جاں سے بھی زیادہ قریب ہوں۔ لیکن اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ. میں پکارنے والے کی دعوت کو سنتا ہوں جب وہ مجھے پکارے۔ یعنی میرا شوق رکھتا ہو، دنیا طلبی کی خاطر نہ میں یاد آؤں۔ یہ عجیب منظر ایک کھینچا گیا ہے اِذَا دَعَانِ. جس کا رمضان میں آپ کو زیادہ دیکھنے کا موقع ملے گا، بہت ہی دل کش منظر ہے۔ کئی لوگ ہیں جنہوں نے زندگیاں وقف کر دیں، جنگلوں میں ڈھونڈتے پھرے، اللہ اللہ پکارتے پھرے اور پھر بھی ان کو اللہ نہیں ملا۔ کئی لوگ ہیں جو بعض دفعہ بے اختیار ہو کر اللہ کہتے ہیں تو اللہ ان کو مل جاتا ہے۔ اس مضمون کا فرق کیا ہے۔ یہ فرق اب یہاں بیان کیا جائے گا۔

فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ ان پکارنے والوں کا فرض ہے کہ میری بات بھی تو مانا کریں۔ مجھے اس طرح نہ پکاریں جیسے نوکروں کو پکارا جاتا ہے۔ جب ضرورت پیش آئے آواز دو وہ کہے گا حاضر سائیں!۔ ایسے بندے جو میری باتوں کی طرف دھیان دیتے ہیں جو میری باتوں کے اوپر عمل کرتے ہیں وہ پہلے میرے بندے بنتے ہیں پھر جب وہ پکاریں گے تو ان کو جنگلوں میں جانے کی ضرورت نہیں رہتی جہاں بھی پکاریں گے اِنِّيْ قَرِيْبٌ میں ان کے پاس ہونگا"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۶/دسمبر ۱۹۹۷ء
مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل ۱۳/فروری ۱۹۹۸ء)

متقی کی زبان اور دل صداقت کا مصدق ہوتا ہے
(حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ)

قرآن حکیم کے فضائل اور امتیازات

(شیخ عبدالقادر)

قرآن شریف کا نزول آج سے چودہ سو سال پہلے غار حرا میں "اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ......" کی آیت جلیلہ سے شروع ہوا۔ ماہ رمضان کا آخری عشرہ تھا۔ ۲۵ویں یا ۲۷ویں رات کو جو لیلۃ القدر کہلاتی ہے لوح محفوظ سے قرآن قلب محمد عربی ﷺ پر اترنا شروع ہوا۔ روح القدس یا جبرئیل کے توسط سے قرآن حکیم کی ۱۱۴ سورتیں ایک مرتبہ نہیں بلکہ تھوڑا تھوڑا کر کے نازل ہوئیں۔ ۲۳ سال میں جو وحی اتری، ان ٹکڑوں کی ترتیب خود آنحضرت ﷺ نے خدائی ہدایت کے ماتحت کی۔ قرآن کریم دنیا کا سب سے بڑا اور ہمیشہ رہنے والا زندہ معجزہ ہے۔ قرآن کے اسماء میں ان خصوصیات، فضائل اور امتیازات کا ذکر ہے جو خاتم الکتب کو حاصل ہیں۔ یہ سب نام قرآن حکیم میں بیان ہوئے ہیں۔

(۱)

اس کا پہلا نام قرآن ہے۔ جو لفظ قَرَاَ سے مشتق ہے جس کے معنی ہیں اکٹھا کیا، جمع کیا۔ دوسرے معنی ہیں پڑھا، اعلان کیا۔ گویا یہ کتاب آسمانی صداقتوں کی جامع یا انہیں اکٹھا کرنے والی، بہت پڑھی جانے والی اور خدائی پیغام کی منادی کرنے والی ہے۔ (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو "قرآن کی وجہ تسمیہ" الفرقان، اکتوبر ۱۹۶۷ء میں میرا مقالہ)

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ کے فقرہ سے شروع ہونے والی اور اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ کے فقرہ پر اختتام پذیر ہونے والی وحی دونوں معنوں کے لحاظ سے قرآن ہے۔

فِیْهَا کُتُبٌ قَیِّمَةٌ کے لحاظ سے بھی اور اِنَّ عَلَیْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ کے لحاظ سے بھی۔ دونوں معنوں کے پیش نظر اس کو جملہ کتب سماوی پر بیّن فضیلت حاصل ہے۔ آسمانی صداقتوں کا اتنا بڑا گلدستہ، اتنا مکمل نظام کہاں مل سکتا ہے؟ پھر لاکھوں سینوں میں قرآن محفوظ ہے اور شب و روز اس کی تلاوت جاری ہے۔ فضائے عالم میں تیرہ سو سال سے ہر وقت اور ہر گھڑی قرآن کریم کی تلاوت سے صوتی لہریں پیدا ہو رہی ہیں۔ اتنے وسیع پیمانے پر پڑھی جانے والی کتاب اور کوئی نہیں۔ فلپ حِتّی اپنی کتاب تاریخ عرب میں رقمطراز ہیں:

"اگرچہ قرآن مجید عہد آفریں کتابوں میں سب سے کم عمر ہے لیکن دنیا میں جتنی کتابیں لکھی گئی ہیں ان میں سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب ہے"۔ فی الجملہ قرآن کے سر فہرست معنی اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ کے فقرہ سے شروع ہونے والی وحی کے ہیں۔

(۲)

دوسرا نام "الکتاب" ہے یعنی ایسی تحریر جو اپنے اندر کمالیت کا جوہر لئے ہوئے ہے۔

قرآن حکیم منفرد کتاب ہے جس میں ایک حرف بھی انسان کا نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی انگلی سے یہ کتاب لوح محفوظ میں لکھی گئی۔

(۳)

قرآن کریم کا ایک نام "الفرقان" ہے یعنی حق و باطل میں فرق کرنے والا آسمانی کلام۔ کتب سماوی محرف و مبدل ہو چکی تھیں۔ اسی سے اندازہ لگائیں کہ تورات میں حیات بعد الآخرت کا ذکر مفقود ہے۔ قرآن حکیم نے باطل کی آمیزش دور کر دی۔ اور اصل تعلیمات سے دنیا کو روشناس کیا۔ معرکۂ حق و باطل میں قرآن حکیم کی راہنمائی بیمثال ہے۔ یہ کتاب شب تاریک میں مینارِ نور ہے۔

(۴)

اسی طرح الذِّکر، اَلْمَوعِظَة، اَلْحِکْمَة، اَلْحَکَمْ، اَلشِّفَاء، اَلْهُدیٰ، اَلتَّنْزِیْل، اَلرَّحْمَة، اَلرُّوْح، اَلْخَیْر، اَلْبَیَان، اَلنِّعْمَة، اَلْبُرْهَان، اَلْقَیِّم، اَلْمُهَیْمِنْ، اَلنُّوْر، اَلْحَق، حَبْلُ اللّٰه، اَلْمُبِیْن، اَلْکَرِیْم، اَلْمَجِیْد، اَلْحَکِیْم، عَرَبِی، اَلْعَزِیْز، مکرمَة، مَرْفُوْعَة، مُطَهَّرَة، اَلْکِتَابُ الْمَکْنُوْن، عَجَبْ، مُبَارَك، مُصَدِّق. قرآن حکیم کے گوناگوں صفاتی نام اللہ تعالیٰ نے گنوائے ہیں۔ ہر نام کی تفصیل کے لئے دفتر درکار ہیں۔ ان ناموں میں قرآنی فضائل اور امتیازات کی طرف حکیمانہ اشارے موجود ہیں۔

(۵)

قرآن حکیم کی خصوصیات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں درج ذیل ہیں:

اول......وہ بے مثل اور بے مانند کتاب ہے۔

دوم......وہ جامع حکمت مع کمال ایجاز و اختصار ہے۔

سوم......وہ لاکھوں آدمیوں کو حفظ ہے۔

چھارم...... یہ کتنا بڑا معجزہ ہے کہ کوئی صفحہ اس کا ذکر اللہ سے خالی نہیں۔......اول سے آخر تک اللہ ہی اللہ بھرا ہوا ہے اور ہر ایک کلمہ کا مرجع خدا ہے۔

پنجم......خوبی قرآن کریم میں یہ ہے کہ جس قدر نام پروردگار کا قرآن کریم میں ہے کسی کتاب میں نہیں اور بقول مَنْ اَحَبَّ شَیْئًا اَکْثَرَ ذِکْرَهٗ اس کلام کا خدا سے علاقۂ محبت ثابت ہوتا ہے۔

ششم......خوبی قرآن مجید میں یہ ہے کہ جس قدر ستائش اور تعریف خدا تعالیٰ کی بانواع محامد و بکثرت تکرار اس کتاب میں ہے دنیا میں اور کسی کتاب میں نہیں۔

ھفتم......فرمایا اللہ تعالیٰ نے:

قُلْ لَئِنِ اجْتَمَعَتِ الْجِنُّ وَالْاِنْسُ عَلٰی اَنْ یَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا یَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَ لَوْ کَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِیْرًا۔

اس آیہ شریفہ سے یہ امر بھی متعلق ہے کہ تعلیم حقّہ حکمت اور معانی میں کوئی انسانی تعلیم، قرآن کریم کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔

(الحکم ۱۷/جنوری ۱۹۰۶ء)

قرآن حکیم کے فضائل انبیاء بنی اسرائیل نے بھی بیان کئے ہیں۔ سلسلہ موسوی کے آخری پیغمبر حضرت مسیح ناصری علیہ السلام تھے۔ آپ اور آپ کے حواری اس آسمانی کتاب کی تعریف میں رطب اللسان نظر آتے ہیں۔ حضرت مسیح ناصری اور ان کے ماننے والوں کی سریانی نظمیں بیسویں صدی کے شروع میں آثار سے منکشف ہوئیں۔ ۴۲ نظموں کی یہ درثمین شائع ہو کر آج ہمارے سامنے موجود ہے۔ (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو الفرقان جنوری/فروری ۱۹۶۵ء میں سریانی مناجات پر دو مقالے)۔ نظم ۲۳ میں ایک آسمانی کتاب کے نزول کی بشارت بایں الفاظ دی گئی۔

"اللہ تعالیٰ کا ارادہ ایک خط کی مانند تھا۔ اس کی مرضی آسمان سے اتری۔ اور وہ اس تیر کی طرح بھیجی گئی جو نہایت تیزی سے کمان سے چھوڑا گیا۔ یہ خط سر بمہر تھا۔ لوگوں کو اجازت نہیں دی گئی کہ وہ اس کی مہر کو کھول سکیں کیونکہ وہ طاقت جو مہر پر محیط تھی وہ لوگوں کی طاقت سے بہت بڑی تھی۔ بالآخر ایک (خدائی) چکر نے اس خط کو جالیا اور وہ اس پر محیط ہو گیا۔ اس چکر کے پاس ایک بادشاہت اور ایک سلطنت کا نشان تھا۔ ہر وہ چیز جس نے اس چکر کو ہٹانے کی کوشش کی اسکو اس نے درانتی کی طرح ٹکڑے ٹکڑے کر کے پھینک دیا...... یہ خط ایک حکم اور فرمان تھا جس میں تمام کے تمام علاقے مخاطب تھے۔...... یہ خط دراصل ایک بڑی کتاب تھا جس کا ہر ہر حرف خدا کی انگلی نے لکھا تھا"۔

(The lost Books of the Bible by World Publishing Co. New York . Odes of Soloman Ode No.23).

اس نظم پر عیسائی علماء نے مندرجہ ذیل نوٹ دیا ہے:

"ایک مختوم خط کا بیان جو کہ خدا نے (بندوں کے نام) بھیجا۔ یہ خط اس صحیفہ کے اسرار میں سے ایک بڑا راز ہے"۔

قرآن حکیم نے اس راز سے پردہ اٹھا دیا۔ یہی وہ کتاب ہے جس کا ذکر قرنِ اوّل کے عیسائیوں کی درثمین میں کیا گیا۔

آج سے دو ہزار آٹھ سو سال پہلے اللہ تعالیٰ کے ایک بزرگ نبی یسعیاہ برپا ہوئے۔ قرآن حکیم نے ان کا نام اَلْیَسَع بتایا ہے۔ اس نبی کے صحیفہ میں ریگزار عرب میں نزول وحی کا ذکر ہے۔ صاف لکھا ہے کہ یہ وحی "اِقْرَاْ" کے لفظ سے شروع ہو گی۔ حضرت الیسع علیہ السلام کے الفاظ درج ذیل ہیں:

"پکارنے والے کی آواز! بیابان میں خداوند کی راہ درست کرو۔ عَرَبَہ (یعنی صحرائے عرب) میں ہمارے خدا کے لئے شاہراہ ہموار کرو۔ ہر ایک نشیب اونچا کیا جائے۔ اور ہر ایک پہاڑ اور ٹیلہ پست کیا جائے اور ہر ایک ٹیڑھی چیز سیدھی اور ہر ایک ناہموار جگہ ہموار کی جائے۔ خداوند کا جلال آشکارا ہو گا اور تمام نوع انسان اسے دیکھے گی۔ کیونکہ خداوند نے اپنے منہ سے کلام کیا ہے۔ سنو! کوئی کہہ رہا ہے 'قراء' ایک شخص نے جواب میں کہا 'اقرا'۔ دیکھو خداوند بڑی قدرت کے ساتھ آئے گا......اور اس کا بازو اس کے لئے سلطنت کرے گا"۔

(یسعیاہ باب ۴۰ آیت ۱ تا ۱۰۔ نیو ورلڈ ٹرانسلیشن)

یہ عظیم الشان بشارت سید الانبیاء ﷺ کی شاندار فتوحات اور آپ کے ذریعہ برپا ہونے والے روحانی انقلاب کی آئینہ دار ہے۔ اس بشارت میں بتایا گیا کہ یہ انقلاب ایک غیبی آواز کے نتیجہ میں پیدا ہو گا۔ کوئی پکارنے والا کہے گا 'قرأ' زور سے پکار یا منادی کر، جواب میں موردِ وحی کہتا ہے 'اقرأ' کیا پڑھوں؟، کونسا اعلان کروں، میں کیا منادی کروں؟ پیغمبر خدا ﷺ کو پہلی وحی میں اسی قسم کا تجربہ ہوا۔ تاریخ ابن ہشام میں جو کہ آج سے بارہ سو سال پہلے لکھی گئی لکھا ہے:

"رمضان کا مہینہ تھا کہ حضور مع اہلیہ کے غار حرا میں تشریف لے گئے جیسے کہ ہمیشہ تشریف لے جاتے تھے۔ یہاں تک کہ جب وہ رات آئی جس میں آپ رسول ہوئے تو آپ فرماتے ہیں کہ میں سوتا تھا جو میرے پاس جبرائیل آئے اور دیباج کے کپڑے میں لپٹی ہوئی ایک کتاب ان کے پاس تھی۔ مجھ سے کہا "اِقْرأ" تو آپ نے فرمایا "ما ذا اقرأ" جبرائیل نے مجھ کو بھینچا یہاں تک کہ میں سمجھا کہ دم نکل جائے گا۔ پھر چھوڑ دیا اور کہا "پڑھ"۔ میں نے کہا "کیا پڑھوں" اور یہ میں اس واسطے کہتا تھا کہ پھر یہ میرے ساتھ وہی کریں جو پہلی بار کیا ہے۔ تب انہوں نے کہا "پڑھ۔ اقرأ باسم ربك الذی خلق . خلق الانسان من علق . اقرأ وربك الاکرم الذی علم بالقلم . علم الانسان ما لم یعلم"۔

حضورؐ فرماتے ہیں کہ میں نے اس کو پڑھا اور جبرائیل میرے پاس سے چلے گئے اور میری آنکھ کھل گئی۔ پس گویا یہ آیت میرے دل پر لکھی ہوئی تھی۔ فرماتے ہیں:

پس میں اٹھ کر چلا یہاں تک کہ جب بیچ پہاڑ کے پہنچا تو آسمان سے مجھ کو ایک آواز آئی کہ اے محمدؐ تم خدا کے رسول ہو اور میں جبرائیل ہوں۔ فرماتے ہیں میں نے اوپر سر کیا تو دیکھا کہ جبرائیل ایک انسان کی صورت میں آسمان و زمین کے درمیان معلق کھڑے ہوئے ہیں اور مجھ سے کہا کہ اے محمدؐ! آپ خدا کے رسول ہیں اور میں جبرائیل ہوں۔ فرماتے ہیں جب میں اپنی نگاہ ادھر ادھر پھراتا تھا ان کو اپنے پیش نظر دیکھتا تھا اور اسی حالت میں کھڑا تھا۔ نہ آگے بڑھتا تھا نہ پیچھے ہٹتا تھا۔ یہاں تک کہ خدیجہ نے میری تلاش میں آدمی بھیجے .... آخر جبرائیل میرے سامنے سے چلے گئے اور میں خدیجہ کے پاس آیا۔ (اردو ترجمہ صفحہ ۱۱۸، ۱۱۹)

یہاں یہ واضح کر دوں کہ بخاری اور ابن ہشام کی روایت میں معمولی اختلاف ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا "مَا اَنَا بِقَارِیٍ" کہ میں نہیں پڑھ سکتا یعنی میں تو اُمّی ہوں۔ اتنی بڑی ذمہ داری کس طرح اٹھا سکتا ہوں۔ دوسری

باقی صفحہ نمبر ۱۲ پر ملاحظہ فرمائیں

رمضان کا آخری عشرہ

رمضان کے آخری عشرہ کے بہت سے فضائل بیان ہوئے ہیں۔ آیئے دیکھتے ہیں کہ سنت رسول ﷺ کی رو سے ہمیں یہ عشرہ کس طرح گزارنا چاہئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"ایک ہے "قَالَتْ عَائِشَۃُ رَضِیَ اللّٰہ عَنھَا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَجتَھِدُ فِی العَشرِ الاَوَاخِرِ مَا لاَ یَجتَھِدُ فِی غَیرِہ" (صحیح مسلم کتاب الاعتکاف باب الاجتھاد فی العشر الاواخر من شھر رمضان)۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ آخری عشرہ میں آنحضرت ﷺ عبادات میں اتنی کوشش فرماتے تھے جو اس کے علاوہ دیکھنے میں نہیں آئی۔ تو رمضان میں وہ کوشش کیا ہوتی ہوگی جو عام طور پر حضرت عائشہ صدیقہؓ کے دیکھنے میں بھی نہیں آئی۔ اور آپ کی روایات جو رمضان کے علاوہ ہیں وہ ایسی روایات ہیں کہ ان کو دیکھ کر دل لرز اٹھتا ہے کہ ایک انسان اتنی عبادت بھی کر سکتا ہے۔ ساری ساری رات بسااوقات خدا کے حضور بلکتے ہوئے ایک سجدہ میں گزار دیتے تھے۔ جس طرح کپڑا انسان اتار کر پھینک دیتا ہے اسی طرح آپ کا وجود گرے ہوئے کپڑے کی طرح پڑا ہوتا تھا۔ اور عائشہ صدیقہؓ سمجھا کرتی تھیں کہ کسی اور بیوی کے پاس نہ چلے گئے ہوں، تلاش میں گھبرا کر باہر نکلتی ہیں اور رسول اللہ ﷺ کو ایک ویرانے میں پڑا ہوا دیکھتی ہیں اور جوش گریاں سے جیسے ہانڈی ابل رہی ہو ایسی آواز آرہی ہوتی تھی۔ وہ عائشہ جب گھر کو لوٹتی ہوگی تو کیا حال ہوتا ہوگا۔ کیا سمجھا تھا اپنے آقا اور محبوب کو اور کیا پایا۔ یہ عام دنوں کی بات ہے، یہ رمضان کی بات نہیں ہے۔ عام دنوں میں یہ پایا ہے حضرت عائشہؓ نے۔ آپ گواہی دیتی ہیں کہ محمدؐ رسول اللہ پر آخری عشرہ میں ایسے وقت آتے تھے کہ ہم نے پہلے کبھی دوسرے دنوں میں نہیں دیکھے۔ ان کیفیات کو بیان کرنا انسان کی طاقت میں نہیں ہے۔ نہ میری طاقت میں ہے نہ کسی اور انسان کی طاقت میں ہے۔ لیکن آپ نے خود ان کیفیات سے کہیں کہیں پردہ اٹھایا ہے اور بتایا ہے کہ میں کس دنیا میں پہنچا ہوا تھا، میں کس دنیا میں بسر کرتا رہا ہوں وہ احادیث بھی ابھی میں آپ کے سامنے کھول کر بیان کرتا ہوں۔ ایک روایت وہ ہے جس کے متعلق ہماری کتب میں اور بالعموم روایتاً جو معنے بیان کئے جاتے ہیں وہ میرے نزدیک درست نہیں ہیں وہ واقعہ اپنی ذات میں تو درست ہے کہ ایسا ہوا کرتا تھا کہ رسول اللہ ﷺ رمضان میں پہلے سے زیادہ صدقہ و خیرات کیا کرتے تھے اس میں کوئی شک نہیں مگر جو روایت میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں اس کے ترجمہ کو محدود کر دیا گیا ہے اور وہ ترجمہ اس سے بلند اور وسیع تر ہے جو عام طور پر آپ کے سامنے رکھا جاتا ہے۔ وہ روایت یہ ہے:

عن عبداللہ بن عتبۃ عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال کان النبی ﷺ اجود الناس بالخیر و کان اجود ما یکون فی رمضان حین یلقاہ جبریل وکان جبریل علیہ السلام یلقاہ کل لیلۃ فی رمضان حتی ینسلك یعرض علیہ النبی ﷺ القرآن فاذا لقیہ جبریل علیہ السلام کا ن اجود بالخیر من الریح المرسلۃ۔ یہ جو آخری حصہ ہے اس میں وہ معنی پوشیدہ ہیں جو میں بیان کرنا چاہتا ہوں۔ اور جو عموماً ترجموں میں دکھائی نہیں دے سکتے۔ اس حدیث سے اجود کا معنی یہ لیا گیا ہے کہ وہ بہت زیادہ سخی غریبوں پر خرچ کرنے میں اور خیر کا معنی یہ لیا گیا ہے دنیا کا مال اور کہا جاتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ رمضان کے دنوں میں اتنا زیادہ خرچ کیا کرتے تھے جیسے تیز ہوائیں اور بھی تیزی آجائے اور وہ ہوا جھکڑ میں تبدیل ہو جائے۔ یہ معنی دل پسند معنی ہیں، اچھے معنی ہیں مگر اس روایت میں اس موقع پر یہ معنی مناسب نہیں بلکہ اس کے کچھ اور معنی بنتے ہیں۔

جبرئیل ہر رات کو اترا کرتے تھے رسول اللہ ﷺ کو تنہا پاتے تھے اس وقت اس روایت کا یہ معنی لینا کہ جبرائیل ایسی حالت میں ملتے تھے کہ آپ سخاوت میں اور لوگوں میں خرچ کرنے میں بہت تیزی دکھایا کرتے تھے وہ وقت ہی ایسا نہیں ہے جس میں باہر نکل کر غریبوں کو ڈھونڈا جائے اور ان پر کثرت سے خرچ کیا جائے۔ راتیں تو آنحضرت ﷺ اور خدا کے درمیان کی راتیں تھیں۔ ان راتوں میں یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ جبرائیل جب قرآن کریم لے کر آئیں تو آپ کو اس حال میں پائیں، یہ ناممکن ہے۔ لیکن اجود کا وہ معنی جو اعلیٰ درجہ کی لغات امام راغب وغیرہ سے ثابت ہے اور خیر کا وہ معنی جو اعلیٰ درجہ کی لغات سے ثابت ہے وہ کچھ اور مفہوم بھی اپنے اندر رکھتا ہے۔

اجود اس شخص کو کہیں گے جو نیکیوں میں سب سے آگے بڑھ جائے اور خیر حسنہ کو کہتے ہیں صرف مال کو نہیں کہتے۔ ہر بھلی بات جس کی مومن توقع رکھتا ہے اور خدا سے دعا کرتا ہے کہ یہ بھلائی مجھے نصیب ہو اسے خیر کہا جاتا ہے۔ پس ان معنوں میں جب اس حدیث کو آپ دوبارہ پڑھیں تو بالکل ایک اور مضمون، ایک نیا جہان آپ کی آنکھوں کے سامنے ابھرے گا۔ آنحضرت ﷺ کو جب بھی جبرئیل نے دیکھا ہے رات کو آپ ان نیکیوں میں غیر معمولی آگے بڑھنے والے تھے تمام کائنات کے وجودوں سے آگے بڑھنے والے تھے جن نیکیوں میں دوسرے لوگ ان میدانوں میں سفر کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔ رات کو اپنے خدا کی یاد میں غرق ہونے میں سب سے زیادہ تھے۔ رات کے وقت اجود تھے ان معنوں میں کہ ذکر الٰہی میں اپنے آپ کو گم کر دیا اور خیر کے جتنے بھی اعلیٰ پہلو ہیں مال کے علاوہ، ان سارے پہلوؤں میں محمد رسول اللہ ﷺ میں ایسی تیزی آئی ہوتی تھی جیسے جھکڑ چل رہا ہو۔ یہ حقیقی معنی ہیں اور لغت سے میں نے اچھی طرح دیکھ لئے ہیں۔ یہ موقع نہیں کہ لغت کی تفصیل میں جایا جائے لیکن آپ یقین کریں کہ ہر پہلو سے چھان بین کے بعد میں آپ کو مطلع کر رہا ہوں کہ ان معنوں میں جبرئیل نے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو جب بھی دیکھا اس حال میں دیکھا ہے۔ ہر نیکی میں اتنی تیزی آئی ہوتی تھی کہ جیسے جھکڑ چل رہا ہو اور یہ تیزی ذکر الٰہی کی تیزی تھی خدا کی ذات میں ڈوب جانے کی تیزی تھی۔

پس اس پہلو سے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کی پیروی کر کے دیکھ لیں تو پھر اندازہ ہوگا کہ کتنی مشکل مگر کتنی لازمی پیروی ہے۔ مشکل تو ہے کیونکہ یہ سفر بہت طویل ہے۔ ایک عام انسان کے لئے اس سفر کی آخری منازل کے لئے تصور بھی ممکن نہیں ہے۔ لیکن یہ چند دن تو ہیں۔ ان دنوں میں اللہ خود قریب آجاتا ہے۔ یہ وہ دن ہیں جن میں رسول اللہ ﷺ کی پیروی آسان کر دی جاتی ہے۔ پس ان دنوں سے فائدہ اٹھائیں اور ان دنوں کا حقیقی معنوں میں استقبال کریں۔ ان کو وداع کرنے کے لئے نہ رمضان کا وقت گزاریں بلکہ ان کے استقبال کے لئے اپنے بازو دراز کر دیں، اپنے سینے کے در وا کر دیں اور پوری کوشش کریں کہ رمضان کی برکتیں ہر طرف سے آپ کو گھیر لیں اور آپ کے اندر اس طرح داخل ہو جائیں جیسے سورج طلوع ہو جاتا ہے"۔

اسی طرح فرمایا: "ایک حدیث مسند احمد بن حنبل جلد ۲ صفحہ ۷۵ مطبوعہ بیروت سے لی گئی ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، عمل کے لحاظ سے ان دس دنوں یعنی آخری عشرہ سے بڑھ کر خدا تعالیٰ کے نزدیک عظمت والے اور محبوب اور کوئی دن نہیں ہیں۔ عمل کے لحاظ سے جو ان دنوں میں برکت ہے ایسے اور کسی عشرے اور کسی اور دن میں برکت نہیں ہے۔ پس مبارک ہو کہ ابھی کچھ دن باقی ہیں اور یہ برکتیں کلیۃً ہمیں وداع کہہ کر چلی نہیں گئیں۔ آپ ان کا استقبال کریں تو آپ کے گھر اتر کر ٹھہر بھی سکتی ہیں اور یہی حقیقی نیکی کا مفہوم ہے۔ نیکی وہ جو آکر ٹھہر جائے اور پھر رخصت نہ ہو۔

ان ایام میں خصوصیت سے رسول اللہ ﷺ نے جس ذکر الٰہی کی تاکید فرمائی ہے وہ ایک ہے تہلیل۔ تہلیل سے مراد ہے لَاۤاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ، دوسرے تکبیر اَللّٰہُ اَکْبَر، اَللّٰہُ اَکْبَر، تیسرے تحمید، اَلحَمْدُلِلّٰہ، اَلحَمْدُلِلّٰہ۔ تو یہ تین سادہ سے ذکر ہیں جو بآسانی ہر شخص کو توفیق ہے کہ ان پر زور ڈالے"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۳/جنوری ۱۹۹۸ء۔ مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل لندن ۱۳/مارچ ۱۹۹۸ء)

اے بے خبر ....

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"پس یقین رکھیں کہ لازماً ایک خدا ہے جس نے آپ کو پیدا کیا ہے۔ آپ کو بے فکری کی حالت میں مزید زندگی نہیں گزارنی چاہئے۔ یہ جہالت ہے، لاعلمی ہے۔ اور یاد رکھیں مرنا ضرور ہے۔ اب کون کہہ سکتا ہے کہ اگلے رمضان سے پہلے ہم سب لوگ زندہ رہیں گے۔ لازماً ہم میں سے وہ معین لوگ موجود ہیں جو اس وقت اس خطبے میں حاضر ہیں مگر بعید نہیں کہ ان کو اگلا خطبہ بھی نصیب نہ ہو۔ بعید نہیں کہ اگلے مہینے کا خطبہ بھی نصیب نہ ہو یا نمازیں نصیب نہ ہوں، اگلے سال کی بات تو بہت دور کی بات ہے۔ پس اس پہلو سے خدا تعالیٰ نے جو یہ توجہ دلائی شروع میں کہ تم نے مرنا ہے، پیش ہونا ہے یہ خیال آپ کو تقویت بخشے گا اور نیکی کے ارادے کرنے میں آپ کی مدد کرے گا۔ جب موت کا وقت آجائے گا پھر کچھ نہیں ہو سکے گا اور سب پر آنا ہے۔ اس لئے وہ لوگ جو دنیا کی زندگی سے خوش ہیں وہ سوچ کر تو دیکھیں کہ جب موت کا وقت آئے گا تو ایسی بے قراری ہوگی کہ کچھ پیش نہیں جائے گی۔ وہ چاہیں گے کہ ہم واپس ہوں تو پھر کچھ کریں لیکن اللہ تعالیٰ اس خیال کو ردّ فرما دے گا اور یہ ساری زندگی ہاتھ سے نکل جائے گی اور دارالجزاء آگے لامتناہی سامنے کھڑا ہوگا۔ تو مرنے سے پہلے کچھ کرو۔ اور موت کا نہ دن معین ہے نہ وقت معین ہے، اس لئے اپنی زندگی کو عبادتوں سے بھرنے کی کوشش کرو اور عبادت کے ساتھ ساتھ دوسری نیکیاں ضرور نصیب ہوتی ہیں اس لئے جب آپ نمازیں پڑھتے ہیں تو نمازوں کے ساتھ بنی نوع انسان کی ہمدردی میں خرچ کرنے کی بھی توفیق ملتی ہے، دوسری نیکیوں کی بھی توفیق ملتی ہے"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۷/فروری ۱۹۹۷ء بحوالہ الفضل انٹرنیشنل ۲۸/مارچ ۱۹۹۷ء)

THOMPSON & CO SOLICITORS
Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality,
Conveyancing & Employment,
Welfare Benefits, Personal Injury,
Family & Ancillary Proceedings,,
Wills & Probate, Criminal Litigation
Contact: Anas Ahmad Khan
204 Merton Road London SW18 5SW
Tel: 0181-333-0921 \ 0181-448-2156
Fax: 0181-871-9398

جمعۃ الوداع یا جمعۃ الاستقبال

اصل تقدس جمعہ کا ہے یا نمازوں کا؟

بے شمار لوگوں کے لئے ایک فکر انگیز تحریر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ان بھولے بھالے اور گم کردہ راہ انجانوں کی، جو سارے سال میں صرف "جمعۃ الوداع" کو اہمیت دیتے ہوئے جمعہ پڑھتے ہیں، راہنمائی کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"جمعۃ الوداع کے متعلق جو یہ تقدس کا تصور ہے یہ میں نہیں جانتا کب سے شروع ہوا لیکن جمعۃ الوداع کے تقدس کا جو تصور ہندوستان اور پاکستان میں پایا جاتا ہے اس کی تاریخ بہت گہری دکھائی دیتی ہے۔ ایک لمبے عرصہ سے روایتاً اس تقدس کے قصے چل رہے ہیں۔ اس خیال سے میں نے سوچا کہ اس دفعہ جب رمضان المبارک کے جمعۃ الوداع پر آپ سے بات کروں تو احادیث میں سے اس جمعہ کی برکتوں کا ذکر نکال کر بطور خاص تحفہ آپ کے سامنے بیان کروں لیکن بہت علماء بٹھائے، بہت کتابیں حدیثوں کی دیکھیں، اشارۃً بھی کہیں جمعۃ الوداع کا ذکر نہیں ملتا۔ جمعہ کی برکتوں سے متعلق مضامین احادیث میں بکثرت ملتے ہیں لیکن ہر جمعہ کی برکت سے متعلق وہ مضامین ملتے ہیں۔ مگر یہ تصور کہ گویا مسلمان ایک آخری جمعہ کا انتظار کر رہے ہیں اور اس جمعہ میں برکتیں ڈھونڈنے کے لئے بے چین اور بے قرار ہیں، یہ تصور احادیث نبویؐ میں، سنت میں، کہیں اشارۃً بھی مذکور نہیں۔

ہاں آخری عشرہ کی برکتوں کا ذکر بہت کثرت سے ملتا ہے اور جمعہ کی برکتوں کا سارے سال میں، جہاں بھی، جب بھی جمعہ آئے اس کی برکتوں کا ذکر ملتا ہے۔ پس یہ بات میں آپ کے ذہن نشین کرنا چاہتا ہوں کہ وہ مسلمان بھائی خواہ وہ جماعت سے تعلق رکھتے ہیں یا نہیں رکھتے، جن کو بدنصیبی سے نماز پڑھنے کی عادت نہیں، جو سال میں ایک ہی مقدس دن کی تلاش میں تھے اور آج اس دن کی خاطر غیر معمولی طور پر مساجد میں اکٹھے ہو گئے ہیں ان تک میری یہ آواز پہنچے گی اور آج پہنچے گی پھر شاید نہ پہنچے کیونکہ اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ دوبارہ ان کو پھر مسجدوں میں آنے کی توفیق ملتی ہے کہ نہیں۔ لیکن اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے میں ان کو بتاتا ہوں کہ جمعۃ الوداع کا کوئی خاص تقدس نہ قرآن میں مذکور ہے نہ احادیث میں مذکور ہے۔ نہ سنت سے ثابت ہے، نہ صحابہ کرام کے عمل سے بعد میں ثابت ہے۔ پس جس دن کا آپ نے انتظار کیا تھا وہ تو اس پہلو سے خالی نکلا۔ لیکن جمعۃ المبارک کے تقدس کا بہت ذکر ملتا ہے۔ قرآن میں بھی ملتا ہے، احادیث میں بھی ملتا ہے اور یہ ہر جمعہ ہے جو ہر ہفتہ آپ کے سامنے آتا ہے۔ اس کے علاوہ نمازوں کے تقدس کے ذکر سے تو قرآن بھرا پڑا ہے۔

جمعۃ الوداع تو سال میں ایک دفعہ آتا ہے۔ جمعۃ المبارک ہر ہفتہ آتا ہے اور نماز دن میں پانچ مرتبہ آتی ہے اور اس پانچ مرتبہ آنے والی چیز کا اس کثرت سے قرآن میں ذکر ہے کہ کسی اور عبادت کا اس طرح ذکر نہیں ہے۔ تو برکتوں سے بھرا ہوا نیک اعمال کا خزانہ ہے اس سے تو منہ موڑ لیتے ہو اور سارا سال ایک جمعہ کا انتظار کرتے ہو۔ جیسا کہ میں نے بتایا ہے کہ اس جمعہ کی کوئی اہمیت کہیں مذکور نہیں تو کم سے کم اس جمعہ سے یہ برکت تو حاصل کر جاؤ۔ یہ جان لو کہ عبادت ہی میں برکت ہے، عبادت ہی میں خدا تعالیٰ کے فضل ہیں، عبادت ہی سے ان کی رضا وابستہ ہے، عبادت ہی سے دنیا کی خیر اور آخرت کی خیر وابستہ ہے اور مومن کے لئے عبادت ہر روز پانچ مرتبہ فرض کی گئی ہے۔ روزمرہ کی زندگی میں جب آپ مساجد کے پاس سے گزرتے ہیں تو اکثر آپ دیکھتے ہیں کہ مساجد بہت بڑی ہیں اور یوں لگتا ہے کہ جیسے بے وجہ اتنی بڑی مساجد بنادی گئی ہیں لیکن آج وہ دن ہے جب آپ کسی مسجد کے پاس سے گزر کر دیکھیں تو آپ یہ دیکھ کر حیران ہونگے کہ مسجدوں سے نمازی چھلک چھلک کر باہر آگئے ہیں۔ گلیاں بھر گئی ہیں۔ بعض بازار بند کرنے پڑے ہیں۔ لاہور ہو، کراچی ہو یا دنیا کے اور بڑے بڑے شہر وہاں مساجد کے باہر جو بازار یا ملحقہ گلیاں ہیں وہاں بعض دفعہ دیکھیں گے کہ سائبان لگائے گئے ہیں اور جگہ جگہ بلاک کر کے سڑکوں کو بند کیا گیا ہے کہ آج یہاں نمازی نماز پڑھ رہے ہیں۔ یہ وہ نمازی ہیں جن کے متعلق خدا تعالیٰ کو توقع ہے کہ ہر روز پانچ وقت جہاں مسجد میسر آئے وہاں جاکر نماز پڑھیں گے۔ اب اس سے آپ اندازہ کریں کہ ایک وہ تصور ہے جو قرآن اور سنت کا ہے عبادتوں کے متعلق، رحمتوں اور برکتوں کے متعلق، رضوان اللہ کے متعلق۔ اور ایک وہ ہے جو عام دنیا میں رائج ہے اور مسلمان سمجھتے ہیں کہ یہی وہ ایک گر ہے نجات پانے کا۔ ان دونوں میں کتنا فرق ہے۔

حقیقی نجات خدا کی اطاعت میں ہے اور خدا کی اطاعت عبادت کے بغیر نصیب نہیں ہو سکتی۔ عبادت پہلا دروازہ ہے جو اطاعت کے لئے قائم فرمایا گیا ہے۔ اس دروازہ سے داخل ہو گے تو پھر ساری اطاعتوں کی توفیق میسر آسکتی ہے۔ جس نے یہ دروازہ اپنے پر بند کر لیا اس کے لئے کوئی اطاعت نہیں ہے۔ نماز کی اہمیت کے اوپر حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ نے اتنا زور دیا ہے اور پھر نماز باجماعت کی اہمیت پر کہ ایک موقع پر صبح کی نماز کے بعد آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ دیکھو اس وقت بھی (صبح کی نماز کے وقت) کچھ لوگ ہیں جو گھروں میں سوئے پڑے ہیں اور اگر خدا کی طرف سے مجھے اجازت ہوتی تو میں یہ باقی جو نمازی تھے ان کے سروں پر لکڑیوں کے گٹھے اٹھواتا اور ان کو ان کے گھروں میں جلا دیتا۔ مگر مجھے اس کی اجازت نہیں ہے۔ میں داروغہ نہیں بنایا گیا۔

اب حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے بڑھ کر شفیق دل آپ کو دنیا میں ڈھونڈنے سے کہاں ملے گا۔ تصور میں نہیں آسکتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ یہ فرما کر فرمایا بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ۔ جب بھی خدا کے بندوں کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے یعنی اے لوگو! خدا کے بندو! عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ اس پر تمہاری تکلیف بہت شاق گذرتی ہے۔ یہ خطاب کا پہلا حصہ عام ہے۔ پھر فرمایا جہاں تک مومنوں کا تعلق ہے بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ وہ تو جیسے اللہ اپنے بندوں پر رؤوف اور رحیم ہے، جیسے اللہ اپنے بندوں پر مہربان ہے اور بار بار رحم لے کر آتا ہے اس طرح مومنوں پر تو یہ رسول رؤوف بھی ہے اور رحیم بھی ہے۔ اس رسول کے منہ سے یہ کلمہ نکلا ہے کہ اگر مجھے یہ اجازت ہوتی تو میں لکڑیوں کے گٹھے اٹھوا کر ان نمازیوں کو ساتھ لے کر چلتا اور جو بے نماز ہیں ان کو ان کے گھروں میں جلا دیتا۔

دراصل اس میں ایک پیغام ہے اور وہ یہ ہے کہ وہ لوگ جو عبادت نہیں کرتے وہ آگ کا ایندھن ہیں اور بہتر ہے کہ اس دنیا میں جل جائیں بہ نسبت اس کے کہ مرنے کے بعد کی آگ میں ڈالے جائیں۔ یہ حقیقی پیغام ہے۔ اور عبادت ہی ہے جس کے ساتھ ساری نجات وابستہ ہے۔

پس وہ لوگ جو آج اس جمعہ کی برکت ڈھونڈنے کے لئے جوق در جوق مساجد کی طرف آئے ہیں ان کو اندر جگہ نہیں ملی تو باہر گلیوں میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ ان سب تک، جن تک بھی یہ آواز پہنچے، میں یہ پیغام پہنچاتا ہوں کہ ہماری عبادت روزمرہ کی پانچ وقت کی عبادت ہے۔ اور ہر دفعہ جب اذان کی آواز بلند ہوتی ہے تو مومن کا فرض ہے کہ اپنے گھروں کو چھوڑے اور اس مسجد کی طرف چل پڑے جہاں سے عبادت کے لئے بلایا جارہا ہے۔ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوۃ، حَيَّ عَلَى الصَّلٰوۃ. حَيَّ عَلَى الْفَلَاح، حَيَّ عَلَى الْفَلَاح۔ پانچ مرتبہ یہ آوازیں سنتے ہو کہ دیکھو نماز کی طرف چلے آؤ، کامیابی کی طرف چلے آؤ، کامیابی کی طرف چلے آؤ۔ اور پھر بھی جواب نہیں دیتے۔ پس وہ لوگ جن کو مساجد تک پہنچنے کی توفیق ہے، اور توفیق کا معاملہ بندہ اور خدا کے درمیان ہے، کوئی نہیں کہہ سکتا کہ فلاں کو توفیق ہے یا نہیں ہے۔ بعض دفعہ ایک بیماری دوسرے کو دکھائی دے نہیں سکتی۔ ایک آدمی کہتا ہے کہ میں بیمار ہوں وہیں انسان کا قدم رک جانا چاہئے کہ ٹھیک ہے اگر تم بیمار ہو تو تمہارا معاملہ تمہارے خدا کے ساتھ اور ہمارا معاملہ ہمارے خدا کے ساتھ۔ لیکن ہر شخص خود جانتا ہے کہ اسے توفیق ہے کہ نہیں۔ پس جسے توفیق ہے اس کا فرض ہے کہ پانچ وقت مساجد میں جاکر عبادت بجا لائے اور اگر پانچ وقت مساجد میں نہیں جاسکتا تو جہاں اسے توفیق ہے وہیں مسجد بنالے۔ جہاں اس کے لئے ممکن ہو باجماعت نماز پڑھے یا پڑھائے اور اپنے ساتھ اپنے عزیزوں کو یا دوسروں کو اکٹھا کر لے تاکہ اس کی نمازیں باجماعت ہو جائیں۔ جو شخص اس بات کا عادی ہو جائے گا، جس کے دل میں ہر وقت یہ طلب اور بے قراری ہو کہ میری ہر نماز باجماعت ہو جائے اس کے لئے یہ خوشخبری ہے کہ وہ نمازیں جو باجماعت ممکن نہیں ہونگی ان کے متعلق حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا فرمان ہے کہ اگر وہ اذان دے کر باجماعت نماز کی نیت سے کھڑا ہو جائے گا تو کوئی اور اس کے ساتھ شامل ہونے والا نہ بھی ہو گا تو اللہ آسمان سے فرشتے اتارے گا۔ وہ اس کے پیچھے نماز ادا کریں گے اور اس کی نماز، نماز باجماعت ہی رہے گی۔

تو یہ وہ برکت ہے جو ہر روز پانچ دفعہ آپ کے سامنے آتی ہے، اس سے منہ موڑ لیتے ہیں اور سال میں ایک دفعہ جو جمعہ آرہا ہے اس کی طرف توجہ دیتے ہیں کہ وہی دن ہمارے گناہ بخشوانے کا دن ہے۔ اور کیا پتہ کوئی کس دن مرتا ہے یہ بھی تو سوچو! کیا ضرور جمعہ کے معاً بعد بخشوانے کے بعد ہی تم نے مرنا ہے۔ حالانکہ جمعۃ الوداع کے ساتھ کسی بخشش کا ذکر مجھے تو نہیں ملا۔ لیکن اگر ہو بھی تو سال میں جو باقی تین سو پینسٹھ دن پڑے ہیں۔ ان دنوں میں عزرائیل بے کار کب بیٹھتا ہے۔ کیا مقدر اور لازم ہے کہ تم جمعہ کے دن بخشش کروانے کے بعد مرو گے؟ پس موت تو ہر وقت آسکتی ہے۔ اس کا کوئی وقت مقرر نہیں۔ کوئی دن مقرر نہیں تو روزمرہ کی پانچ وقت کی نمازیں اس لئے آتی ہیں کہ

شمالی جرمنی کی گائے کے بہترین گوشت سے تیار شدہ

سلامی اور شنکن

(SALAMI & SHINKEN)

عمدہ کوالٹی اور پورے جرمنی میں بروقت ترسیل کے لئے ہمہ وقت حاضر۔ پیزا (PIZZA) کے کاروبار میں آپ کے معاون

احمد برادرز

خالص گائے کے گوشت سے تیار شدہ سلامی اور شنکن کے خواهشمند حضرات بذریعه ٹیلیفون فری سروس سے فائده اٹھا کر بازار سے بارعایت اور تازه مال حاصل کر سکتے ھیں

آج ھی رابطه کیجئے

CH.IFTIKHAR & BROTHERS

TEL: 04504-201 FAX: 04504-202

تم بخشی ہوئی حالت میں، دھلی ہوئی حالت میں یہاں سے روانہ ہو۔

پس اس پہلو سے جماعت کو میں نماز باجماعت کی طرف متوجہ کرتا ہوں اور وہ دوسرے مسلمان بھائی بھی جو رفتہ رفتہ ہمارے جمعہ میں ٹیلی ویژن کے ذریعہ شامل ہو رہے ہیں اور یہ رجحان دن بدن بڑھتا چلا جا رہا ہے، ان کو بھی یہ نصیحت کرتا ہوں کہ آپ خود بھی اس طرف توجہ فرمائیں اور اپنے بھائی بندوں کو، دوسروں کو بھی یہ پیغام پہنچا دیں کہ روزمرہ کی پانچ وقت کی نمازوں کا قیام کرنا یہ قرآن کریم کے پیغامات کی جان ہے اور اگر مسلمان اس بات پر قائم ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ تمام دنیا میں مسلمانوں کی اصلاح کا ایک ایسا نظام جاری ہو جائے گا جس سے خدا کے فضل سے اسلام کو وہ پرانی کھوئی ہوئی ظاہری عظمت اور شوکت بھی مل جائے گی کیونکہ ظاہری عظمت اور شوکت کا اصل تعلق اندرونی روحانی عظمت اور شوکت سے ہے۔ اگر اندرونی عظمت اور شوکت بحال ہو جائے تو ظاہری عظمت نے پیچھے آنا ہی آنا ہے۔ اگر اندرونی روحانی عظمت اور شوکت بحال نہ ہو تو ظاہری شوکت کے پیچھے آپ جتنا چاہیں چکر لگائیں کچھ حاصل بھی کر لیں گے تو بے معنی ہوگی، بے روح جسم ہوگا۔ خدا کے نزدیک اس کی کوئی حقیقت نہیں ہوگی۔ پس اپنے اندرونوں کو سنواریں اور اندرونی عظمت کے پیچھے دوڑیں۔ اللہ تعالیٰ وہ عظمت عطا فرمائے جس کے متعلق خدا تعالیٰ خود فرماتا ہے اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ تم میں سب سے معزز انسان وہ ہے، سب سے عظیم شخص وہ ہے اور اللہ کی نظر میں ہے جو زیادہ متقی ہو۔ پس تقویٰ کے تقاضے تو عبادت کے بغیر پورے نہیں ہو سکتے۔ میں امید رکھتا ہوں کہ انشاء اللہ اس طرف توجہ فرمائیں گے۔

جمعہ کے دن جو برکتوں کا ذکر ملتا ہے وہ میں آپ کے سامنے ایک حدیث سے اس کی مثال رکھتا ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا یہ روایت ابولبابہ بن عبدالمنذر کی۔ سنن ابن ماجہ باب فی فضل الجمعة سے لی گئی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا کہ "جمعہ تمام دنوں کا سردار ہے اور اللہ کے پاس اس کی بڑی عظمت ہے اور وہ اللہ کے نزدیک یوم الاضحیٰ اور یوم الفطر سے بھی زیادہ عظمت والا ہے"۔

اب یہ وہی بات ہے کہ جمعة الوداع کے علاوہ عیدین کی بڑی عظمت ہے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں کہ عیدین سے زیادہ ہر جمعہ کی عظمت خدا تعالیٰ کے نزدیک ہے اور اس میں پانچ خوبیاں ہیں.........اسی دن وہ ساعت ہے کہ بندہ اللہ سے سوال نہیں کرتا مگر اللہ اسے وہ سب کچھ عطا کرتا ہے جب تک کہ وہ کسی حرام کے متعلق نہیں مانگتا۔ جمعہ کے دن ایک ایسی گھڑی آتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہ فیض عام کی گھڑی ہے۔ اس گھڑی میں خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی انکار نہیں ہوتا مگر حرام مطالبے کا۔ حرام دعا کا۔ پس اگر تمہاری دعائیں نیک ہیں تو جمعہ کے دن خصوصیت سے دعائیں کیا کرو اور یہ پیغام ان کے لئے ہے جو جمعہ پر حاضر ہوتے ہیں۔ جمعہ کی اہمیت کو سمجھتے ہیں اور ہر وقت کوشش رہتی ہے کہ ان موانع کو جو جمعہ کے رستے میں حائل ہیں یعنی ان روکوں کو جن کی وجہ سے وہ جمعہ نہیں پڑھ سکتے کس طرح دور کریں"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۱/مارچ ۱۹۹۳ء مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل۔لندن۔یکم اپریل ۱۹۹۳ء)

جمعة الوداع کا غلط تصور

اسی طرح حضور ایدہ اللہ نے فرمایا:

"پس اگر انسان جن کو بڑا سمجھتا ہو ان کے ساتھ یہاں تک سلوک کرتا ہے اگر واقعتاً خدا پر یقین ہو اور خدا کو حقیقتاً بڑا سمجھتا ہو تو کیسے ممکن ہے کہ خدا کی بڑائی سے تو منہ موڑے رکھے اور خدا کی طرف ہمیشہ روزانہ جب بھی نماز کا وقت آئے پیٹھ پھیر کر دنیا کی طرف چلا جائے اور پھر بھی اس کا خدا پر یقین قائم، اور خدا کو بڑا سمجھ رہا ہے۔ پس یہ جھوٹ ہے۔ یہ جھوٹ کی زندگی ہے۔ اس کی طرف متوجہ ہونا اس لئے ضروری ہے کہ امر واقعہ یہ ہے کہ جانا پھر وہیں ہے جس خدا نے ہمیں پیدا کیا ہے، جہاں سے ہم آئے ہیں اور جو نعمتیں ہمیں عطا ہوئیں، اسی خدا نے عطا فرمائیں جو رب العالمین ہے اور ان نعمتوں کے حصول کے باوجود ناشکری کی زندگی تو بہت ہی ناپسندیدہ زندگی ہے۔

ایک طرف دنیا کا انسان جو تمہیں کچھ دے سکتا ہے بسا اوقات نہیں بھی دیتا تو اس کی چوکھٹ پر سر پٹکتے چلے جاتے ہو۔ کتنے سیاستدان ہیں جنہوں نے دنیا کو، واقعتاً اپنے پیچھے چلنے والوں کو کچھ عطا کیا ہے؟ صرف ایک فخر ہی کا احساس ہے۔ یہ یقین ہے کہ ہم بڑے ہیں کیونکہ ہمارا دوست بڑا ہے۔ ہم اس کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں مگر دیتے کب ہیں کچھ۔ اللہ تعالیٰ جو رب العالمین ہے جس نے تمہاری زندگی کے سارے سامان پیدا فرمائے اس کا شکر کا تصور تک تمہارے دل میں پیدا نہیں ہوتا۔ اس کی عبادت کو یہ سمجھتے ہو کہ اتنا بوجھ ہے کہ مصیبت پڑ گئی ہے اس لئے سال کا ایک جمعہ بھی اس لئے پڑھا جاتا ہے کہ چلو سارا سال نہ سہی اس ایک جمعہ سے ہی خدا تعالیٰ راضی ہو جائے گا۔ نہ کوئی خرچ کرنا پڑا نہ کوئی مصیبت اٹھانی پڑی مفت کا یار کمایا گیا اور کیا چاہئے۔

اور دراصل بہت سے علماء بدقسمتی کے ساتھ لوگوں کو اس طرف ان غلط راہوں کی طرف لے جاتے ہیں یہ تصور پیش کرتے ہیں کہ خدا تو بڑا رحیم و کریم ہے کیا مصیبت پڑی ہے اس کی راہ میں محنتیں کرنے کی۔ جمعة الوداع میں اگر تم چلے جاؤ اور جمعہ کے بعد عصر تک دعائیں کرو تو تمہارے سارے سال کی خطائیں ہی نہیں، ساری زندگی کی خطائیں معاف ہو جائیں گی۔ پس جمعة الوداع کی برکتیں، اس کی عظمتیں بیان کر کر کے وہ بے وقوفوں کی عقلیں مار دیتے ہیں، جو کچھ تھوڑی سی عقل ہے اس کا بھی ستیاناس کر دیتے ہیں اور قرآن کریم کے اس مضمون سے بالکل منافی تعلیم دے رہے ہیں۔

قرآن کریم فرماتا ہے کہ یاد رکھو عارضی طور پر اگر تم میرے پاس آؤ گے میں سن بھی لوں گا تو یاد رکھنا اس کی کوئی حقیقت نہیں ہوگی۔ میرے پاس آ کر اگر میرے ساتھ تعلق پیدا ہو جائے تو پھر تم دائمی میرے ہو کر رہو گے۔ لیکن آئے اور چلے گئے، یہ قطعی اس بات کی دلیل ہے کہ تم اپنے وقتی فائدہ کی خاطر آئے تھے۔ تمہارا میری ذات سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ ان کے متعلق فرمایا یُنَبِّئُکُمْ بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ۔ اللہ تعالیٰ تمہیں بتائے گا پھر کہ تمہارے اعمال کیا تھے۔ اور آخر دوسری آیت میں یہ نتیجہ نکالا ہے۔ اے ایسے انسان اِنَّکَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ تو آگ کا ایندھن ہے اس کے سوا تیرا کوئی مقدر نہیں ہے۔ تو اللہ تعالیٰ تو یہ نقشہ کھینچ کر آگ کا انجام دکھا رہا ہو اور مولوی کہہ رہے ہوں کہ کوئی فکر کی بات نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے محبت کا دعویٰ کر لو پھر جو چاہے کرتے پھرو سب کچھ اجازت ہے۔ اور وہ گناہ جو خدا نہیں بخش سکتا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم بخشوا لیں گے۔ یہ تصور جس قوم کو دے دیا جائے اس کا دین بھی گیا، اس کی دنیا بھی گئی۔ کچھ بھی باقی نہیں رہتا۔

پس بحیثیت احمدی آپ بیدار ہوں۔ اگر آپ نمازیں نہیں پڑھتے رہے تو یہ جمعہ خدا کرے آپ کے لئے مگر آئے گا اس طرح کہ اس جمعہ کے بعد آپ کی کیفیت بدل جائے پھر آپ ہمیشہ خدا ہی کے ہو جائیں یا ہونا شروع ہو جائیں۔ خدا کا ہو جانا تو ایک بہت بڑا کام ہے۔ بہت بڑا دعویٰ ہے لیکن شروع ہو جانا تو کوئی مشکل کام نہیں۔ ایک سمت آپ کچھ قدم اٹھائیں، تھوڑا بہت اس کی طرف رجوع کریں تو باقی کام پھر اللہ خود سنبھال لیتا ہے۔ پس میں آپ کو سمجھاتا ہوں کہ اللہ کی راہ میں سفر بڑا مشکل کام نہیں ہے۔ آج کے جمعہ کی برکت سے آج اپنے لئے دعائیں کریں۔ ایک اپنے لئے لائحہ عمل تجویز کریں اور اس فکر کے ساتھ۔ آج جمعہ سے فارغ ہوں کہ ہم اس جمعہ کی برکتوں کو باقی سال میں سنبھالنے کے لئے کیا کریں گے"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۷/فروری ۱۹۹۷ء بحوالہ الفضل انٹرنیشنل لندن ۲۸/مارچ ۱۹۹۷ء)

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا:

"یہ سارے مضامین سمجھیں اور اس سال یہ فیصلہ کریں کہ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ برائیوں کے شہر کو چھوڑ کر نیکیوں کے شہر کی طرف حرکت شروع کر دیں گے۔ پھر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ جس حال میں بھی تم جان دو گے وہ خدا کے حضور مقبول انجام ہوگا اور خدا کی رضا پر جان دو گے مگر لازماً نیکیوں کی طرف حرکت کرنا ہے چاہے گھسٹتے ہوئے کرتے چلے جاؤ۔ ایسا شخص جس کی مثال آپ نے دی ہے وہ ہے جس کی جان نکل رہی ہے، جسم میں طاقت نہیں، موت کے نرغہ میں مبتلا ہے اور پھر بھی گھٹنوں کے بل اور کہنیوں کے بل کوشش کر رہا ہے کہ دم نکلے تو خدا کے پاک لوگوں میں نکلے۔ یہ وہ نظارہ ہے جس کے بعد یہ ناممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے معاف نہ فرمائے۔ پس یہ کیفیت اپنے اوپر طاری کریں تو یہ جمعة الوداع آپ کے لئے ایک اور معنی میں جمعة الوداع بن جائے گا۔ یہ بدیوں کے لئے وداع کا جمعہ بن جائے گا، نیکیوں کے لئے نہیں۔ ان معنوں میں وداع نہیں رہے گا کہ آپ نے آج پڑھا اور چھٹی ہوئی اور پھر اگلے سال تک آپ کو کسی جمعہ یا نیکی کی توفیق نہ ملی"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۷/فروری ۱۹۹۷ء مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل لندن ۲۸/مارچ ۱۹۹۷ء)

نماز جنازہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفة المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۸/دسمبر بروز بدھ قبل از نماز ظہر مسجد فضل لندن کے احاطہ میں مکرم ملک ریاض احمد صاحب آف لندن کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔ آپ کی وفات چار دسمبر کو ہوئی تھی۔

اس موقعہ پر مکرمہ فہمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد اکرم صاحب پٹواری (دہلی گیٹ لاہور) کی نماز جنازہ غائب بھی ادا کی گئی۔ آپ حضرت قاضی حبیب اللہ شاہ صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیٹی تھیں۔ بہت دعا گو، نیک اور بزرگ خاتون تھیں۔ آپ نے اپنے حلقہ کے سینکڑوں احمدی اور غیر احمدی بچوں کو قرآن کریم پڑھایا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومین کی مغفرت فرمائے اور انہیں اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

کیا آپ نے الفضل انٹرنیشنل کا سالانہ چندہ خریداری ادا کر دیا ہے؟ اگر نہیں تو براہ کرم اپنی مقامی جماعت میں ادائیگی فرما کر رسید حاصل کر لیں اور اپنے ملک کے مرکزی شعبہ اشاعت کو مطلع فرمائیں۔ رسید کٹواتے وقت اپنا AFC نمبر کا حوالہ ضرور درج کروائیں۔ شکریہ

فرانکفورٹ میں خواتین اور بچیوں کے سلے اور ان سلے ملبوسات کی ورائٹی کا مرکز
بیلہ بوتیک
ہر موسم کی مناسبت سے ہر موقع کے لئے: جلسہ، اجتماع، عید، سالگرہ، شادی بیاہ
شادی بیاہ کی خریداری پر خصوصی رعایت
عید کی خصوصی پیشکش —— سٹاک حاضر ہے
Tel: 069-24279400 & 0170-2128820 Kaiserstr.64 - Laden 29 Frankfurt
Bahnhof سے صرف تین منٹ کے فاصلہ پر

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

بعض احباب اپنے بزرگوں کے حالات یا دیگر مضامین "الفضل ڈائجسٹ" میں اشاعت کے لئے براہ راست ارسال کر دیتے ہیں۔ براہ کرم نوٹ فرمالیں کہ اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم اور دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیر انتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ مضمون نگار حضرات سے درخواست ہے کہ وہ اپنے مضامین براہ راست اخبارات و رسائل کو بھجوایا کریں اور وہاں اشاعت کی صورت میں اُس شمارہ کا ایک نسخہ ذیل کے پتہ پر ارسال فرمائیں

AL-FAZL DIGEST,6 HARDWICKS WAY,
LONDON SW18 4AJ U.K.

اردو یا انگریزی کے علاوہ دیگر زبانوں میں اخبارات و رسائل بھجوانے والوں سے درخواست ہے کہ اہم مضامین اور اعلانات کا خلاصہ اردو یا انگریزی میں بھی ارسال فرمایا کریں۔

ذیل میں ۱۹۹۹ء میں "الفضل ڈائجسٹ" کی زینت بننے والے مضامین کا مکمل انڈیکس پیش کیا جارہا ہے۔ اس انڈیکس کی تیاری میں ہر ممکن احتیاط برتی گئی ہے تاہم کسی فروگذاشت کی صورت میں ادارہ معذرت خواہ ہے۔

یکم جنوری ۹۹ء - جلد ۶ شمارہ ۱

- صحابہ رسول ﷺ کی پاکیزہ تمنائیں از مکرم مسعود سلیمان صاحب

۸ر جنوری ۹۹ء - جلد ۶ شمارہ ۲

- سلطان صلاح الدین ایوبی از مکرم سید ظہور احمد شاہ صاحب
- محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب از مکرم قمر سلیمان صاحب
- مکرم یوسف صالح اچھا صاحب آف ماریشس از مکرم صدیق منور صاحب

۱۵ر جنوری ۹۹ء - جلد ۶ شمارہ ۳

- حضرت مسیح موعودؑ اور سر سید احمد خان از مکرم مرزا خلیل الرحمن قمر صاحب
- ربوہ میں فری ہومیوپیتھک ڈسپنسریاں از مکرم یوسف سہیل شوق صاحب
- حضرت مسیح موعودؑ کی محبت الٰہی از محترم عبدالمالک خانصاحب مرحوم
- حضرت مسیح موعودؑ کے شمائل و سیرت از حضرت صاحبزادہ پیر افتخار احمد صاحبؓ
- محترم مولانا نذیر احمد مبشر صاحب از مکرم صوفی محمد اسحاق صاحب
- رسالہ "النور" امریکہ کا تعارف

۲۲ر جنوری ۹۹ء - جلد ۶ شمارہ ۴

- حضرت شہزادہ عبداللطیف صاحبؓ شہید از مکرم اسامہ منظور صاحب
- حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ از مکرم عبدالسمیع نون صاحب
- "بیوت الحمد" کے ثمرات از مکرم فضیل عیاض احمد صاحب
- آنحضور ﷺ کی تعدد ازدواج کی وجہ از مکرمہ نبیلہ رفیق صاحبہ

۲۹ر جنوری ۹۹ء - جلد ۶ شمارہ ۵

- ہڑپہ کے کھنڈرات از مکرم نعیم احمد طاہر صاحب
- حضرت سید مختار احمد صاحب شاہجہانپوریؓ از حضرت شیخ محمد احمد مظہر صاحب
- ذیابیطس از مکرمہ ڈاکٹر فریحہ ظہیر صاحبہ

۵ر فروری ۹۹ء - جلد ۶ شمارہ ۶

- بنی اسرائیل میں لوہے اور تانبے کا دور از مکرم ڈاکٹر سلطان احمد صاحب
- عبیداللہ علیم "بقلم خود" از مکرم سلیم شاہجہانپوری صاحب
- جامعہ احمدیہ ربوہ از مکرم راجہ برہان احمد صاحب
- احمدی طلبہ و طالبات کے اعزازات

۱۲ر فروری ۹۹ء - جلد ۶ شمارہ ۷

- حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کے کارنامے از مکرم نصیر احمد انجم صاحب
- حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ از حضرت شیخ محمد احمد مظہر صاحبؓ
- مکرم ڈاکٹر محمد سعید صاحب از مکرم کرنل دلدار احمد صاحب

۱۹ر فروری ۹۹ء - جلد ۶ شمارہ ۸

- حضرت چودھری فتح محمد سیال صاحبؓ از مکرم مرزا محمد اقبال صاحب
- حضرت چودھری فتح محمد سیال صاحبؓ از اردو کلاس (بیان فرمودہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ)
- نمبردار حضرت فتح محمد صاحبؓ آف دوالسیال از مکرم ریاض ملک صاحب

۲۶ر فروری ۹۹ء - جلد ۶ شمارہ ۹

- صحابہؓ کا عشق رسول ﷺ از مکرم فہیم احمد خادم صاحب
- "ہرن مینار شیخوپورہ" از مکرم فضیل عیاض احمد صاحب

۵ر مارچ ۹۹ء - جلد ۶ شمارہ ۱۰

- حضرت مسیح موعودؑ کا عفو و درگزر از حضرت یعقوب علی عرفانی صاحبؓ
- حضرت مرزا ایوب بیگ صاحبؓ از......
- موتی مسجد از مکرم شمشاد احمد قمر صاحب
- حضرت مولانا ذوالفقار علی خانصاحب گوہرؓ از مکرم راشد متین صاحب

۱۲ر مارچ ۹۹ء - جلد ۶ شمارہ ۱۱

- حضرت قاضی محمد عبداللہ صاحبؓ از مکرم سید منصور احمد بشیر صاحب
- "مقبرہ نور جہاں لاہور" از مکرم عطاء المنان طاہر صاحب
- محترم ڈاکٹر سید برکات احمد صاحب از پروفیسر سیدہ نسیم سعید صاحبہ

۱۹ر مارچ ۹۹ء - جلد ۶ شمارہ ۱۲

- ذکرِ حبیب علیہ السلام از حضرت ڈپٹی میاں محمد شریف صاحبؓ
- خطبہ الہامیہ از مکرم احمد نیر صاحب

۲۶ر مارچ ۹۹ء - جلد ۶ شمارہ ۱۳

- احیائے موتیٰ کا حیرت انگیز نشان از محترم ڈاکٹر عبدالرشید خانصاحب
- "شاہی قلعہ لاہور" از مکرم شمشاد احمد قمر صاحب

۲ر اپریل ۹۹ء - جلد ۶ شمارہ ۱۴

- برکاتِ دعا از حضرت میر محمد اسماعیل صاحبؓ
- لیفٹیننٹ جنرل عبدالعلی ملک صاحب از مکرم آغا بابر صاحب
- "مقبرہ جہانگیر لاہور" از مکرم عطاء المنان طاہر صاحب

۹ر اپریل ۹۹ء - جلد ۶ شمارہ ۱۵

- حضرت مولانا محبوب عالم صاحبؓ از مکرم عبدالوہاب صاحب
- مسند احمد بن حنبل از مکرم محمد احمد صاحب
- اعزازات
- مکڑی از مکرم طارق محمود سدھو صاحب

۱۶ر اپریل ۹۹ء - جلد ۶ شمارہ ۱۶

- حضرت میاں عبدالعزیز صاحبؓ از مکرم عبدالرشید شاہد صاحب
- حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب از مکرم ملک منصور احمد عمر صاحب
- مکرم عبدالمنان ناہید صاحب کا منظوم کلام

۲۳ر اپریل ۹۹ء - جلد ۶ شمارہ ۱۷

- حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی یاد از مکرم نور الٰہی ملک صاحب
- حضرت لبیدؓ بن ربیعہ عامری از مکرم مقبول احمد ظفر صاحب
- حضرت میر محمد اسحٰق صاحبؓ از حضرت شیخ محمد احمد مظہر صاحب
- سونا (Gold) از مکرم محمد شکر اللہ صاحب

۳۰ر اپریل ۹۹ء - جلد ۶ شمارہ ۱۸

- حضرت ابو بکر صدیقؓ کا بلند مقام از مکرم ایم۔اے۔ ناصر صاحب
- محترم چودھری علیم الدین صاحب از مکرم مولوی محمد صدیق صاحب
- غبارہ از......

۷ر مئی ۹۹ء - جلد ۶ شمارہ ۱۹

- حضرت میر ناصر نواب صاحبؓ از مکرم سید قمر سلیمان احمد صاحب
- گلیلیو اور چرچ از مکرم مرزا سلطان احمد صاحب
- بعض نو احمدیوں کا قابل رشک اخلاص از مکرم نسیم سیفی صاحب

۱۴ر مئی ۹۹ء - جلد ۶ شمارہ ۲۰

- احمدیہ ہوسٹل لاہور کی پاکیزہ یادیں از حضرت شیخ محمد احمد مظہر صاحب
- محترم چودھری محمد شریف صاحب از مکرم عبدالقدیر قمر صاحب
- "مسجد وزیر خان لاہور" از مکرم شمشاد احمد قمر صاحب
- حضرت امام عبدالرحمٰن اوزاعیؒ از مکرم محمد احمد صاحب

۲۱ر مئی ۹۹ء - جلد ۶ شمارہ ۲۱

- حضرت حافظ روشن علی صاحبؓ از مکرم طارق اسلام صاحب
- محترم ناصرالدین عبداللہ صاحب از مکرم سلیم شاہجہانپوری صاحب
- محترم مولوی محمد صدیق صاحب کی خود نوشت "خدمت کے ۶۰ سال"

۲۸ر مئی ۹۹ء - جلد ۶ شمارہ ۲۲

- حضرت سید فضیلت علی شاہ صاحبؓ
- حضرت مصعب بن عمیرؓ از مکرم عبدالقدیر قمر صاحب

۴ر جون ۹۹ء - جلد ۶ شمارہ ۲۳

- صحابہؓ رسول ﷺ کی اطاعت از مکرم مسعود سلیمان صاحب
- حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ
- حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب از مکرم ناصر احمد ظفر صاحب
- "زمین پھیلائی گئی" از مکرم ڈاکٹر مرزا سلطان احمد صاحب
- سیل (Seal) از مکرمہ عفت مسعود صاحبہ
- محترم مولانا شیخ عبدالقادر صاحب از مکرم خالد ہدایت بھٹی صاحب

۱۱ر جون ۹۹ء - جلد ۶ شمارہ ۲۴

- حضرت منشی حبیب الرحمان صاحبؓ از مکرم مولانا بشیر احمد قمر صاحب
- حضرت ملک غلام فرید صاحبؓ

۱۸ر جون ۹۹ء - جلد ۶ شمارہ ۲۵

- لالہ آتما رام کا انجام
- "دوستی" از مکرمہ رضیہ طاہر صاحبہ
- فلورا فلورنڈا از مکرم ش۔ح۔ احمد صاحب
- دنیائے کمپیوٹر کیلئے عظیم چیلنج از مکرم ہدایت اللہ ہادی صاحب
- جماعت جرمنی کے جریدے "یوگنڈ جورنال ڈیئر جماعت" برائے سرما ۹۸ء کا تعارف
- حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ از مکرمہ آمنہ خاتون مبشر صاحبہ

۲۵ر جون ۹۹ء - جلد ۶ شمارہ ۲۶

- حضرت سید میر محمد اسحاق صاحبؓ از مکرم سید قمر سلیمان صاحب
- مسیحی فرقے از مکرم نصیب احمد صاحب

۲ر جولائی ۹۹ء - جلد ۶ شمارہ ۲۷

- حضرت جعفرؓ بن ابی طالب از مکرم حافظ مظفر احمد صاحب
- حضرت بھائی عبدالرحیم صاحبؓ از مکرم ملک صلاح الدین صاحب
- حضرت عبدالستار خانصاحبؓ از مکرم عبدالقدیر قمر صاحب
- مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کی خدمات از مکرم ڈاکٹر محمد احمد اشرف صاحب

۹ر جولائی ۹۹ء - جلد ۶ شمارہ ۲۸

- عالمگیر جنگوں کی ہولناک تباہیاں از مکرم محمود احمد اشرف صاحب
- محترم صوفی خدابخش زیروی صاحب از مکرم کریم اللہ زیروی صاحب و مکرم ڈاکٹر سلطان احمد مجاہد صاحب

۱۶ر جولائی ۹۹ء - جلد ۶ شمارہ ۲۹

- سیدنا حضرت ابو بکر صدیقؓ از مکرم فرید احمد نوید صاحب
- "الّو" از مکرم احمد مستنصر صاحب

۲۳ر جولائی ۹۹ء - جلد ۶ شمارہ ۳۰

- سیرۃ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ از مکرم حافظ محمد نصر اللہ صاحب

۳۰ر جولائی ۹۹ء - جلد ۶ شمارہ ۳۱،۳۲

- عہد نبوی کے افریقن مسلمان از مکرم محمد اشرف کاہلوں صاحب
- ۱۸۹۹ء - تاریخ احمدیت میں از مکرم محمد اشرف کاہلوں صاحب
- حضرت سید عبدالرحیم صاحب کنگیؓ از مکرم منصور احمد صاحب
- محترم چودھری محمد حسین صاحب از مکرم عبدالرشید صاحب
- بسیارخوری و سیر شکمی از مکرم ریاض محمود باجوہ صاحب
- احمدی خواتین کی عظیم الشان قربانیاں از حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

۱۳ر اگست ۹۹ء - جلد ۶ شمارہ ۳۳

- حضرت مرزا سلطان احمد صاحب کی بیعت از مکرم یوسف سہیل شوق صاحب
- چند بزرگانِ سلسلہ کا تذکرہ (حضرت مولوی فضل دین صاحب وکیل، حضرت حامد حسین خان صاحبؓ میرٹھی، محترم مرزا غلام رسول صاحب پشاوری) از حضرت شیخ محمد احمد مظہر صاحب

۲۰ر اگست ۹۹ء - جلد ۶ شمارہ ۳۴

- حضرت مسیح موعودؑ کا عشق رسول ﷺ از مکرم محمد اشرف عارف صاحب
- حضرت مولانا محمد ابراہیم بقاپوری صاحبؓ از مکرمہ امۃ الحفیظ صاحبہ
- حضرت امام راغبؒ از مکرم ا۔ان صاحب
- "کارکنانِ سلسلہ کی معجزانہ حفاظت" از مکرم سید تنویر احمد شاہ صاحب

۲۷ر اگست ۹۹ء - جلد ۶ شمارہ ۳۵

- محترم شیخ امری عبیدی صاحب از مکرم عبدالحمید چودھری صاحب
- عمر خیام از مکرم سید ظہور احمد شاہ صاحب
- گلہری اور اس کی اقسام از......

۳ر ستمبر ۹۹ء - جلد ۶ شمارہ ۳۶

- عیسائی گورنر پیلاطوس کی شہادت از مکرم نصیر احمد انجم صاحب
- حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹیؓ از مکرم عبدالقدیر قمر صاحب
- مکرم شیخ محمد اقبال صاحب پراچہ از مکرم عبدالسمیع نون صاحب
- حضرت امام ابن تیمیہؒ از مکرم وارث احمد فراز صاحب
- محترم چودھری محمد علی صاحب کا منظوم کلام

۱۰ر ستمبر ۹۹ء - جلد ۶ شمارہ ۳۷

- حضرت سید امیر علی صاحب سیالکوٹیؓ از مکرم ملک محمد اکرم صاحب
- علامہ زمخشری از مکرم غلام مصباح صاحب
- جنوبی افریقہ از مکرمہ ڈاکٹر عالیہ عصمت صاحبہ

۱۷ر ستمبر ۹۹ء - جلد ۶ شمارہ ۳۸

- حضرت امام فخر الدین رازیؒ از مکرم میر غلام احمد نسیم صاحب
- محترم ڈاکٹر نذیر احمد شہید آف ڈھونیکے از مکرم میاں قمر احمد صاحب
- حضرت قاضی تاج الدین صاحبؓ از مکرم ڈاکٹر منور احمد صاحب

۲۴ر ستمبر ۹۹ء - جلد ۶ شمارہ ۳۹

- محترم شیخ امری عبیدی صاحب از مکرم عبدالحمید صاحب
- حضرت کنفیوشس کی "کتاب الحوار" از مکرم نصیر احمد بدر صاحب
- حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے عالم شباب کا دلرباب نقشہ
- احمدی شاعر جناب فیض چنگوی صاحب از مکرم سلیم شاہجہانپوری صاحب

یکم اکتوبر ۹۹ء - جلد ۶ شمارہ ۴۰

- سیرۃ حضرت ابو طلحہ انصاریؓ از مکرم حافظ مظفر احمد صاحب
- حضرت سید محمد سرور شاہ صاحبؓ از مکرم مرزا محمد اقبال صاحب
- بادشاہی مسجد لاہور از مکرم وحید احمد صاحب
- مقبول درگاہ الٰہی سے درخواست دعا کی شرائط

۸ر اکتوبر ۹۹ء - جلد ۶ شمارہ ۴۱

- سیرۃ حضرت ابو عبیدہؓ بن الجراح از مکرم ظہور احمد صاحب
- حضرت چودھری محمد ظفر اللہ خانصاحبؓ از مکرم ملک منور جاوید صاحب
- سیرۃ حضرت میر محمد اسحاق صاحبؓ از مکرم ابو فائز صاحب

۱۵ر اکتوبر ۹۹ء - جلد ۶ شمارہ ۴۲

- آنحضور ﷺ کا عفو و درگزر از مکرم حافظ مظفر احمد صاحب
- مرشد ربانی کی توجہ کا اثر از حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ
- گولڈ کوسٹ سے غانا تک از مکرم محمد محمود طاہر صاحب
- اعزازات
- ملا اسعد مدنی کی رسوائی
- محترمہ زینب بیگم صاحبہ از مکرمہ صادقہ شفیع صاحبہ

۲۲ر اکتوبر ۹۹ء - جلد ۶ شمارہ ۴۳

- حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ اور حضرت مرزا ناصر احمد صاحبؒ کا دورِ اسیری از مکرم محمد بشیر زیروی صاحب
- بلڈ پریشر از ڈاکٹر عطاء الرحمان صاحب
- مکرم سعید احمد اعجاز صاحب کا منظوم کلام

۲۹ر اکتوبر ۹۹ء - جلد ۶ شمارہ ۴۴

- محترم الطاف حسین خانصاحبؓ از مکرم سلیم شاہجہانپوری صاحب
- "ٹائی ٹینک" جہاز کی تباہی از حضرت چودھری محمد ظفر اللہ خانصاحبؓ
- کولیسٹرول از مکرم محمد صائم صاحب

۵ر نومبر ۹۹ء - جلد ۶ شمارہ ۴۵

- سیرۃ سیدنا حضرت عثمان غنیؓ از مکرم فرید احمد نوید صاحب
- محترم نور محمد نسیم سیفی صاحب
- محترم چودھری محمد افضل صاحب از مکرم ملک سلطان احمد صاحب

۱۲ر نومبر ۹۹ء - جلد ۶ شمارہ ۴۶

- حضرت شیخ غلام نبی صاحبؓ از مکرم ملک محمد اکرم صاحب
- حضرت قاضی عبدالسلام بھٹی صاحب از مکرم شیخ مبارک احمد صاحب
- "ایک پُر معرفت بیان" از حضرت میر ناصر نواب صاحبؓ

۱۹ر نومبر ۹۹ء - جلد ۶ شمارہ ۴۷

- ذکرِ حبیب علیہ السلام از حضرت مولوی محمد حسین صاحب
- منارۃ المسیح قادیان از مکرم محمد جاوید صاحب

۲۶ر نومبر ۹۹ء - جلد ۶ شمارہ ۴۸

- حضرت شیخ محمد احمد مظہر صاحب کی دعا کا اعجاز از مکرمہ راضیہ لطف الرحمان صاحبہ
- حضرت حکیم محمد حسین قریشی صاحبؓ از مکرمہ عطیہ شریف صاحبہ
- محترم عبدالقادر بھٹی صاحب از مکرم ندیم خالد رانا صاحب

۳ر دسمبر ۹۹ء - جلد ۶ شمارہ ۴۹

- حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئیاں اور جنگ عظیم اوّل از مکرم ڈاکٹر مرزا سلطان احمد صاحب
- عیدالاضحیٰ کے موقعہ پر ربوہ میں دعوتِ طعام اور مکرم ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر صاحب کا کلام

۱۰ر دسمبر ۹۹ء - جلد ۶ شمارہ ۵۰

- صحابہؓ رسولؐ اور ذکرِ الٰہی از مکرم سید میر محمود احمد ناصر صاحب
- خلافت لائبریری میں بچوں کا سیکشن از مکرم حبیب الرحمان زیروی صاحب

۱۷ر دسمبر ۹۹ء - جلد ۶ شمارہ ۵۱

- حضرت بابو فقیر علی صاحبؓ از مکرمہ لبنیٰ اکرم چٹھہ صاحبہ
- محترم میاں عبدالحمید صاحب از مکرمہ طیبہ حبیب صاحبہ
- گلشن احمد ربوہ میں پھولوں کی نمائش از مکرم یوسف سہیل شوق صاحب

۲۴ر دسمبر ۹۹ء - جلد ۶ شمارہ ۵۲

- حضرت سیدہ امّ طاہر مریم بیگم صاحبہؓ از مکرمہ صائمہ مریم صاحبہ

۳۱ر دسمبر ۹۹ء - جلد ۶ شمارہ ۵۳

- ۱۹۹۹ء کے دوران "الفضل ڈائجسٹ" میں شائع ہونے والے مضامین کا مکمل انڈیکس۔

❁ ❁ ❁

بقیہ: قرآن حکیم کے فضائل اور امتیازات
از صفحہ نمبر ۹

روایت میں "مَا ذَا اَقرأ" کے الفاظ ہیں یعنی پڑھایئے۔ میں کیا پڑھوں۔ اس عاجز کی رائے میں یہ دونوں درست ہیں۔ پہلے الفاظ ابتداء میں کہے۔ دوسرے اس وقت جب جبرائیل نے آپ کو بھینچ کر اس عظیم ذمہ داری کے لئے تیار اور آمادہ کر لیا۔ تو آپ نے فرمایا پڑھایئے میں کیا پڑھوں؟۔

بخاری شریف کی روایت ام المومنین حضرت عائشہؓ سے مروی ہے۔ دوسری روایت کے لئے تاریخ ابن ہشام ملاحظہ ہو۔

عبید بن عمر صحابیٔ رسول نے حضرت عبداللہ بن زبیرؓ سے یہ واقعہ بیان کیا اور قدیم ترین سیرت کی کتاب میں محفوظ ہو گیا۔ اس واقعہ سے ظاہر ہے کہ یسعیاہ نبی کو نزولِ وحی کا یہ نظارہ دکھایا گیا۔ بیابان عرب میں پکارنے والے (جبرائیل) کی آواز کو اس نے سنا "قَرَاْ" اور "مَه قَرَاْ" کے الفاظ عبرانی میں بیان کئے۔ تاریخ ابن ہشام میں یہی واقعہ درج ہے۔ کتنی مشابہت ہے ۱۴۰۰ سال پہلے کی بشارت اور بشارت سے چودہ سو سال بعد کے واقعہ میں۔

الغرض قرآن حکیم ایک بے مثال اور لازوال کتاب ہے۔ اندازہ لگایئے ایک عاشق قرآن نے کس والہانہ انداز میں اپنی کیفیات قلب کا اظہار کیا ہے۔ حضرت مسیح موعود و مہدی معہود بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام فرماتے ہیں:

"میں نے قرآن کے لفظ میں غور کی تب مجھ پر کھلا کہ اس مبارک لفظ میں ایک زبردست پیشگوئی ہے۔ وہ یہ ہے کہ یہی قرآن پڑھنے کے لائق کتاب ہے اور ایک زمانہ میں تو اور بھی زیادہ یہی پڑھنے کے قابل کتاب ہو گی۔ جبکہ اور کتابیں بھی پڑھنے میں اس کے ساتھ شریک کی جائیں گی۔ اس وقت اسلام کی عزت بچانے کے لئے اور بطلان کا استیصال کرنے کے لئے یہی ایک کتاب پڑھنے کے قابل ہو گی۔ اور دیگر کتابیں قطعاً چھوڑ دینے کے لائق ہونگی۔ "فرقان" کے بھی یہی معنی ہیں یعنی یہی ایک کتاب حق و باطل میں فرق کرنے والی ٹھہرے گی اور کوئی حدیث کی یا اور کوئی کتاب اس حیثیت اور پایہ کی نہ ہو گی۔ اس لئے اب سب کتابیں چھوڑ دو اور رات دن کتاب الٰہی کو پڑھو۔ بڑا بے ایمان ہے وہ شخص جو قرآن کریم کی طرف التفات نہ کرے اور دوسری کتابوں پر ہی رات دن جھکا رہے۔ ہماری جماعت کو چاہئے کہ قرآن کریم کے شغل اور تدبر میں جان و دل سے مصروف ہو جائیں اور حدیثوں کے شغل کو ترک کر دیں۔ بڑے تعصب کا مقام ہے کہ قرآن کریم کا وہ اعتنا اور تدارس نہیں کیا جاتا جو احادیث کا کیا جاتا ہے۔ اس وقت قرآن کریم کا حربہ ہاتھ میں لو تو تمہاری فتح ہے۔ اس نور کے آگے کوئی ظلمت ٹھہر نہ سکے گی"۔

(الحکم ۱۷ر اکتوبر ۱۹۰۰ء)

❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁

MTA Muslim TV AHMADIYYA

Muslim Television Ahmadiyya
Programme Schedule for Transmission

31/12/99 - 06/01/2000

Please Note that programme and timings may Change without prior notice. Details of Programmes are Announced Every Six Hours. All times are given in British Standard Time. For more information please phone on +44 181 870 8517 or fax +44 181 874 8344

Friday 31st December 1999
22Ramadhan 1420

00.05 Tilawat, News
00.35 Children's Corner: Workshop (R)
01.10 Dars ul Quran (R)
02.30 Liqa Ma'al Arab, No.424 (R)
03.30 Urdu Class: Lesson No.139 (R)
04.30 Programme about Ramadhan
04.50 Homeopathy Class, No. 87 (R)
06.05 Tilawat, News
06.40 Children's Corner: Workshop (R)
07.05 Quiz: 'History of Ahmadiyyat No. 20 (R)
07.50 Siraiky Programme: Friday Sermon
Rec: 30.10.98
08.55 Liqa Ma'al Arab: Session No. 424 (R)
09.50 Urdu Class: Lesson No. 139 (R)
10.55 Indonesian Service: Various Programmes
11.30 Bengali Service: Various programmes
12.05 Tilawat, Dars Malfoozat, News
12.50 Darood Shareef
13.00 Friday Sermon
14.00 Documentary
14.25 Mulaqat: With Hazoor and Young Lajna
Rec: 21.11.99
15.25 Friday Sermon: With Hazoor (R)
16.25 Children's Corner: Class No.11, Part 1
16.55 German Service:
18.05 Tilawat, Ramadhan Programme
18.30 Urdu Class: Lesson No.140, Rec: 13.01.96
19.35 Liqa Ma'al Arab: No.425, Rec: 16.07.98
20.35 Belgian Programme:Children's Class No.14
21.10 Medical Matters: "Joint's pain"
21.50 Friday Sermon: (R)
22.55 Mulaqat with Huzoor and young lajna (R)
Rec: 21.11.99

Saturday 1st January 2000
23 Ramadhan 1420

00.05 Tilawat, Dars ul Hadith, News
00.40 Children's Corner: Class No. 11, Part 1 (R)
Presentation of MTA Canada
01.10 Liqa Ma'al Arab: No.425, Rec: 16.07.98 (R)
02.10 Weekly Preview
02.25 Friday Sermon: (R)
03.25 Urdu Class: Session No.140 (R)
04.25 Computers For Everyone: Part No.30
05.00 Mulaqat: Huzoor and Young Lajna (R)
06.05 Tilawat, Darsul Hadith, Preview, News
07.00 Children's Corner: No. 11, Part 1 (R)
07.30 Mauritian Programme
08.00 Liqa ma'al Arab No.425, Rec: 16.07.98 (R)
09.05 Urdu Class: Session No. 140 (R)
10.05 Indonesian Service
11.15 Dars-ul Quran LIVE
13.05 Tilawat, News, Nazm
13.50 Bengali Service: Various Items
15.00 Mulaqat: Huzoor and Atfal, Rec: 24.11.99
16.00 Tilawat, Dars ul Hadith
16.20 Quiz: Khutbat-e-Imam, Part 1
16.55 German Service
18.05 Tilawat, A talk on Ramadhan
18.30 Urdu Class: Lesson No 141, Rec: 19.01.96
19.35 Weekly Preview
19.45 Liqa Ma'al Arab: Session No. 426
Rec: 21.07.98
20.45 Philosophy of the Teachings of Islam
Presented by Munir Adilbi Sahib
21.15 Dars ul Quran (R)
Rec: 01.01.2000
22.30 Ramadhan Programme
23.00 Mulaqat: With Huzoor and Atfal (R)

Sunday 2nd January 2000
24Ramadhan 1420

00.05 Tilawat, News
00.50 Quiz: Khutbat-e-Imam (R)
01.05 Dars ul Quran (R)
Rec: 01.01.2000
02.20 Programme about Ramadhan
02.35 Canadian Horizons: Children's Class No.29
03.35 Darsul Hadith
03.50 Urdu Class: Lesson No.141 (R)
04.40 Preview of the week
04.50 Seerat-un-Nabi(saw)
05.00 Mulaqat: Huzoor and Atfal (R)
Rec: 24.11.99
06.05 Tilawat, News, Preview
06.50 Quiz: Khutbat-e-Imam (R)
07.10 Q/A Session: Rec:15.02.98
07.50 Weekly Preview
08.00 Liqa Ma'al Arab: Session No. 426(R)
Rec: 21.07.98
09.05 Urdu Class: Lesson No. 141 (R)
10.05 Indonesian Service, Various programmes
11.15 Dars ul Quran LIVE
12.30 Dars ul Hadith
13.05 Tilawat, News
13.40 Friday Sermon (R)
14.40 Bengali Service: Various Programmes
15.05 Rencontre Avec Les Francophones:
Rec: 08.11.99
16.05 Weekly Preview
16.15 Tilawat, Dars ul Hadith
16.30 Children's Class: with Huzoor
16.55 German Service
18.05 Tilawat, Programme about Ramadhan
18.30 Urdu Class: Lesson No.142
Rec: 20.01.96
19.30 Weekly Preview
19.40 Liqa Ma'al Arab: Session No. 427
Rec: 22.07.98
20.40 Moshaira
21.30 Dars ul Qur'an, Rec: 02.01.2000, (R)
22.45 Seerat-un-Nabi(saw), (R)
22.55 Rencontre Avec Les Francophones (R)
Rec: 08.11.99

Monday 3rd january 2000
25 Ramadhan 1420

00.05 Tilawat, News
00.35 Children's Class: with Huzoor, Rec: 2.12.95
01.05 Dars ul Quran (R)
02.20 Dars Malfoozat
02.35 Liqa Ma'al Arab: Session No. 427 (R)
03.35 Programme about Ramadhan
03.50 Urdu Class: Session No. 142 (R)
Rec:20.01.96
04.55 Rencontre Avec Les Francophones (R)
06.05 Tilawat, News
06.35 Children's Class: With Huzoor (R)
07.10 Q/A Session: With Huzoor
08.00 Liqa Ma'al Arab: Session No. 427 (R)
Rec: 22.07.98
09.00 Urdu Class: Lesson No.142 (R)
10.00 Indonesian Service: Friday Sermon
With Indonesian Translation
11.15 Dars ul Quran LIVE
12.30 Dars Malfoozat
12.45 Programme about Ramadhan
13.05 Tilawat, News
13.35 Documentary
14.00 Bengali Service: Various Items
15.00 Mulaqat: Huzoor and Khuddam
Rec: 27.11.99
16.00 Tilawat, Dars Malfoozat
16.25 Children's Class:With Huzoor, No.47
Rec: 16.12.95
16.55 German Service:
18.05 Tilawat, Dars Malfoozat
18.25 Urdu Class: Lesson No.143
Rec: 23.02.96
19.30 Liqa Ma'al Arab: Session No.428
Rec: 23.07.98
20.35 Turkish Programme: Talk about Fitrana
21.25 Dars ul Quran, Rec: 3.01.2000 (R)
22.40 Mulaqat: With Huzoor and Khuddam (R)
Rec: 27.11.99
23.30 Documentary

Tuesday 4th January 2000
26 Ramadhan 1420

00.05 Tilawat, News
00.30 Children's Class: with Huzoor, No. 47 (R)
01.00 Dars ul Quran (R)
02.15 Dars ul Hadith
02.30 Liqa Ma'al Arab: Session No. 428 (R)
03.35 Documentary
04.10 Urdu Class: Lesson No. 143 (R)
05.15 Mulaqat: With Huzoor and Khuddam (R)
06.05 Tilawat, News
06.35 Children's Class: with Huzoor, No.47 (R)
07.05 Pushto Programme: Friday Sermon
Rec: 10.07.98
08.05 Liqa Ma'al Arab: Session No. 428 (R)
09.10 Urdu Class: Lesson No. 143 (R)
10.10 Indonesian Service: Various Items (R)
11.15 Dars ul Quran LIVE
With Hadhrat Khalifatul Masih IV
12.30 Dars ul Hadith
13.05 Tilawat, News
13.40 Documentary
14.00 Bengali Service: Various Items
15.00 Mulaqat: Huzoor and Bengali Speakers
Rec: 23.11.99
16.00 Tilawat, Dars ul Hadith
16.25 Children's Corner: Workshop
Produced by MTA Pakistan
16.55 German Service: Various Items
18.05 Tilawat, Programme about Ramadhan
18.30 Urdu Class: Lesson No. 144
Rec: 25.02.96
19.40 Liqa Ma'al Arab: Session No. 429
Rec: 28.07.98
20.35 Norwegian Programme
21.15 Dars ul Quran (R)
Rec: 04.01.2000
22.30 Dars ul Hadith
22.45 Mulaqat: Huzoor and Bengali Speakers (R)

Wednesday 5th January 2000
27 Ramadhan 1420

00.05 Tilawat, News
00.35 Children's Corner: Workshop (R)
01.05 Dars ul Quran (R)
Rec: 04.01.2000
02.20 Shahre Ramadhan
02.35 Liqa Ma'al Arab: Session No. 429 (R)
03.30 Dars Malfoozat
03.45 Urdu Class: Lesson No. 144 (R)
05.00 Mulaqat: Huzoor and Bengali Speakers (R)
Rec: 23.11.99
06.05 Tilawat, News
06.40 Children's Corner: Workshop (R)
07.10 Swahili Programme: Muzakra, Part 1
Host: Maulana Abdul Basit Shahid Sahib
08.00 Liqa Ma'al Arab: Session No. 429 (R)
09.10 Urdu Class: Lesson No. 144 (R)
10.10 Indonesian Service: Various Programmes
11.15 Dars ul Quran LIVE
12.30 Shahre Ramadhan, Dars Malfoozat (R)
13.05 Tilawat, News
13.40 Muzakra No. 6
13.50 Bengali Service: Various Items
14.55 Majlis e Irfan: With Huzoor
Rec: 26.11.99
16.05 Dars Malfoozat
16.20 Children's Corner: Guldasta
Production of MTA Pakistan
16.55 German Service: Various Items
18.05 Tilawat, Programme about Ramadhan
18.30 Urdu Class: Lesson No. 145
Rec: 1.03.96
19.35 Liqa Ma'al Arab: Session No. 430
Rec: 29.07.98
20.35 MTA France: Ramadhan Programme
21.15 Dars ul Quran (R)
Rec: 5.01.2000
22.30 Ramadhan Programme (R)
23.10 Majlis e Irfan: (R)

Thursday 6th January 2000
28 Ramadhan 1420

00.05 Tilawat, News
00.35 Children's Corner: Guldasta (R)
01.05 Dars ul Quran (R)
02.20 Ramadhan Programme
02.30 Liqa Ma'al Arab: Session No. 402 (R)
03.35 Dars ul Hadith
03.50 Urdu Class: Lesson No.124 (R)
05.10 Majlis e Irfan (R)
06.05 Tilawat, News
06.35 Children's Corner: Guldasta (R)
07.05 Sindhi Programme: Friday Sermon
Rec: 12.03.99
08.05 Liqa Ma'al Arab: Session No. 430 (R)
09.10 Urdu Class: Lesson No. 145 (R)
10.15 Indonesian Service: Tilawat...
11.15 Dars ul Quran LIVE
With Hadhrat Khalifatul Masih IV
12.30 Ramadhan Programme, Dars ul Hadith (R)
13.05 Tilawat, News
13.35 Muzakhara No. 7
14.05 Bengali Service: Friday Sermon by Huzoor
Rec: 28.05.99
15.00 Homeopathy Class: Lesson No. 88
16.05 Tilawat, Dars ul Hadith

Translations for Huzoor's Programmes are available on the following Audio frequencies:
English: 7.02 mhz, Arabic: 7.20 mhz, Bengali: 7.38 mhz, French: 7.56 mhz, German: 7.74 mhz, Indonesian/ Russian: 7.92 mhz, Turkish: 8.10 mhz,
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8870 8517
Fax: (020)8 875 0249

Vol. 6 Friday, December 31, 1999 Issue No. 53

قرارداد تعزیت

بروفات

حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ حرم سیدنا حضرت مصلح موعودؓ

حضرت ام متین سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات پر ہمیں مختلف جماعتی اداروں، تنظیموں اور جماعتوں کی طرف سے قرار داد ہائے تعزیت کی نقول موصول ہو رہی ہیں جن میں صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان، تحریک جدید انجمن احمدیہ ربوہ، صدرانجمن احمدیہ قادیان، تحریک جدید انجمن احمدیہ قادیان، مجلس انصاراللہ پاکستان، جماعت احمدیہ انگلستان، لجنہ اماء اللہ انگلستان اور دیگر کئی جماعتیں شامل ہیں۔ طوالت کی وجہ سے سب کے ناموں کا اندراج ممکن نہیں۔

ان قراردادوں میں حضرت سیدہ موصوفہ کے خصائل حمیدہ اور خدماتِ جلیلہ کا ذکر ہے۔ ذیل میں ہم صدرانجمن احمدیہ ربوہ کی قرار داد تعزیت کا مکمل متن شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ مرحومہ کے درجات بلند سے بلند تر فرماتا چلا جائے اور آپ کی نیک یادیں آپ کے حق میں دعاؤں کا سامان کرتی رہیں اور ہم سب کو آپ کی نیک خوبیوں کو اپنانے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق بخشے۔

(ادارہ)

صدر انجمن احمدیہ پاکستان کا یہ ہنگامی اجلاس حضرت سیدہ مریم صدیقہ حرم سیدنا حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات پر گہرے رنج اور افسوس کا اظہار کرتا ہے۔

حضرت سیدہ مریم صدیقہ، حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیٹی، حضرت اماں جان رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بھتیجی، حضرت میر ناصر نواب صاحب کی پوتی اور ہم سے جدا ہونے والی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آخری بہو تھیں۔ آپ کو دِلّی کے اس خاندان سادات میں سے ہونے کا شرف حاصل تھا جسے الٰہی پیش خبریوں کے مطابق امام الزمان حضرت مسیح موعود و مہدی معہودؑ کے ساتھ رشتہ مصاہرت قائم کرنے کی سعادت عطا ہوئی۔

حضرت مریم صدیقہ صاحبہ کی پیدائش پر ہی آپ کے والد حضرت میر محمد اسماعیل صاحب نے آپ کو وقف کر دیا اور حسن تفاؤل کے طور پر آپ کا نام مریم رکھا۔ آپ کا دوسرا نام "نذر الٰہی" بھی تھا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے والد بزرگوار کی اس مخلصانہ قربانی کو قبولیت بھی خوب بخشی اور حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ کو سیدنا حضرت مصلح موعود، خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی زوجیت کا شرف عطا ہوا۔ اور یوں حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ نے ان "خواتین مبارکہ" میں شامل ہونے کا اعزاز پایا جن کی خبر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دی گئی تھی۔

آپ ۷ اکتوبر ۱۹۱۸ء کو پیدا ہوئیں۔ ایک عارف باللہ اور تقویٰ شعار بزرگ باپ کے زیر سایہ دینی ماحول میں آپ کا بچپن گزرا، عبادات اور دعاؤں کی روحانی فضا میں پاکیزہ ترانے گاتے ہوئے ان نیک تمناؤں اور معصوم جذبوں کے ساتھ آپ پروان چڑھیں۔

الٰہی مجھے سیدھا رستہ دکھا دے
میری زندگی پاک و طیب بنا دے
غنا دے، سخا دے، حیا دے، وفا دے
ہدیٰ دے، تقیٰ دے، لقا دے، رضا دے
میرا نام ابّا نے رکھا ہے مریم
خدا یا تو مجھ کو "صدیقہ" بنا دے

پھر ۳۰ ستمبر ۱۹۳۵ء کو سترہ برس کی عمر میں جب آپ سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کے عقد میں آئیں تو آپ کی تعلیم و تربیت کی ذمہ داری حضور نے خود سنبھال لی۔ شادی کے بعد آپ نے نہ صرف ایف اے سے ایم اے عربی تک کے امتحانات میں کامیابی حاصل کی بلکہ اعلیٰ دینی تعلیم کی طرف بھی خصوصی توجہ دی۔ دینیات کلاس اور "علمیہ" کے امتحانات بھی پاس کئے۔ عربی زبان اور علم صرف و نحو، قرآن مجید کا ترجمہ و تفسیر آپ نے خود سیدنا حضرت مصلح موعودؓ سے سیکھے۔ اس کے ساتھ ساتھ گھریلو ذمہ داریاں بھی بجالاتی رہیں۔ اور ۳۰ سالہ طویل دور رفاقت میں ہمیشہ اپنے عظیم شوہر کی خدمت اور معاونت پر کمربستہ رہیں۔ بلکہ حضور کی خواہش کے مطابق حضرت اماں جان کی خدمت کی توفیق بھی پاتی رہیں۔ حضرت مصلح موعود کی بہت سی تقاریر، مضامین اور تفسیر صغیر کے اکثر حصہ کے املاء کرنے کی سعادت بھی آپ کو نصیب ہوئی۔

حضرت سیدہ مریم صدیقہ کی خدمات کے دوسرے اہم حصہ کا تعلق احمدی خواتین کی تنظیم لجنہ اماء اللہ سے ہے۔ آپ نے ۱۹۴۲ء میں بعمر ۲۴ سال اس وقت کی صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ حضرت سیّدہ امّ ناصرؓ کے ساتھ بطور جنرل سیکریڑی کام کا آغاز کیا۔ اور سولہ سال تک ان کی سرکردگی میں نہایت خلوص و ایثار سے بھرپور خدمات کی توفیق پائی جن میں تقسیم ملک کے بعد لجنہ کی تنظیم نو کا کام خاص طور قابل ذکر ہے۔ ۱۹۵۸ء میں حضرت سیدہ امّ ناصرؓ کی وفات کے بعد آپ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ منتخب ہوئیں۔ اور ۱۹۹۷ء تک مسلسل ۳۹ سال آپ نے اس عہدہ جلیلہ پر فائزرہ کر گراں قدر اور تاریخ ساز خدمات انجام دیں۔

آپ کے دور صدارت کے چند اہم کاموں میں نصرت انڈسٹریل ہوم کے قیام، فضل عمر ماڈل سکول کے اجرا کے علاوہ کوپن ہیگن، ڈنمارک اور ہیگ، ہالینڈ میں خواتین کے چندے سے بیوت الذکر (مساجد) کی تعمیر بھی شامل ہے۔

دیگر علمی خدمات میں تاریخ لجنہ کی پانچ جلدوں میں ترتیب و تدوین۔ حضرت مصلح موعودؓ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے لجنہ سے متعلق ارشادات پر مشتمل دو کتب "الازہار لذوات الخمار" اور "مشکوٰۃ المصابیح" کی اشاعت، نیز لجنہ کی تنظیم کے پچاس سال پورے ہونے پر مجلّہ لجنہ کی اشاعت قابل ذکر ہے۔ جماعتی اخبارات اور جرائد میں آپ کے متعدد تربیتی مضامین اور تقاریر اس کے علاوہ ہیں۔ مرکز سلسلہ میں منعقد ہونے والی خواتین سے متعلق تقریبات درس القرآن، سالانہ اجتماع اور جلسہ سالانہ کے جملہ انتظامات آپ کی نگرانی اور رہنمائی میں نہائت خوش اسلوبی سے طے پاتے تھے۔ حسن اخلاق اور اعلیٰ کردار کے لحاظ سے بھی آپ نے احمدی خواتین کے لئے ایک عمدہ قابل تقلید نمونہ چھوڑا ہے۔ آپ کی عظمتِ کردار کا یہ منفرد پہلو بھی لائق آفرین ہے کہ حضرت مصلح موعودؓ کی دیگر ازواج کے ساتھ لجنہ کی تنظیم میں سالہا سال تک بے لوث خدمت کی توفیق پائی اور تنظیمی ڈھانچہ میں کوئی ادنیٰ سا رخنہ بھی پیدا نہ ہونے دیا اور نہ ہی تعاون علی البرّ کے مضمون پر کبھی آنچ آنے دی۔

قرآن شریف سے عشق آپ نے حضرت مصلح موعودؓ سے تعلیم قرآن کے ساتھ ہی پایا تھا۔ چنانچہ آخری بیماری سے پہلے تک گھر میں بچیوں اور عورتوں کے لئے ترجمہ قرآن کلاس باقاعدگی سے لیتی رہیں۔ اور متعدد بچیوں نے آپ سے کلام پاک کا ترجمہ سیکھا۔ آپ رمضان المبارک میں گھر میں قرآن شریف کا درس بھی دیتی تھیں جو ایم ٹی اے پر حضور کا درس شروع ہونے پر بند کر دیا۔ آپ کو خلافت احمدیہ کے ساتھ محبت، اطاعت اور وفا کا گہرا رشتہ تھا۔ بنی نوع انسان سے ہمدردی کا جذبہ بھی بہت تھا۔ اور خدمتِ خلق کے میدان میں آپ کی خدمات کا دائرہ بہت وسیع تھا۔

الغرض آپ گوناگوں صفات کی مالک تھیں قریباً نصف صدی تک آپ نہایت محنت، شفقت، عجز و انکساری، صبر و تحمل اور مادرانہ شفقت کے بہترین نمونہ کے ساتھ احمدی خواتین کی تعلیم و تربیت کے لئے کوشاں رہیں۔ گزشتہ چار پانچ برس سے آپ بستر علالت پر رہیں۔ ۳۔ نومبر ۱۹۹۹ء کو داعی اجل کو لبیک کہا انّا للہ و انّا الیہ راجعون۔ آپ کی اولاد میں صاحبزادی امتہ المتین صاحبہ اہلیہ مکرم سید میر محمود احمد صاحب ناصر پرنسپل جامعہ احمدیہ ہیں۔

حضرت سیدہ ام متین صاحبہ کی وفات بلاشبہ ایک جماعتی اور قومی صدمہ ہے۔ صدر انجمن احمدیہ اس المناک سانحہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، حضرت سیدہ موصوفہ کی صاحبزادی امتہ المتین صاحبہ اہلیہ مکرم سید میر محمود احمد صاحب ناصر پرنسپل جامعہ احمدیہ اور ان کے اہل خاندان، مرحومہ کے بھائی، تمام بہنوں اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جملہ فراد سے دلی تعزیت کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ جملہ افراد خاندان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ اور حضرت سیدہ موصوفہ کو اعلیٰ علیین میں بلند مقام عطا فرمائے۔ آمین"۔

كُلَّ عَامٍ وَ اَنْتُمْ بِخَيْر

قارئین الفضل انٹرنیشنل کو نیز تمام احباب جماعت کو نیا سال مبارک ہو۔

اللہ تعالیٰ اس نئے سال کو بھی ہمیشہ کی طرح جماعت کے لئے اور ہم سب کے لئے ہر لحاظ سے خوش خبریوں اور بے شمار برکات کا حامل ثابت فرمائے۔ آمین۔

(ادارہ)

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔